

عالمِ اسلام خصوصاً عربوں میں مقبول ترین میلاد نامہ

مولودِ نبوی

تصنیف

امام جعفر بن حسن برزنجی مدنی المتوفی ۱۱۷۹

ترجمہ و تماشہ

علامہ نور بخش توکلی

جامعہ اسلامیہ لاہور

1- فصیح روڈ، اسلامیہ پارک، لاہور، فون: 759 4003

عالمِ اسلام خصوصاً عربوں میں مقبول ترین میلاد نامہ

مولودِ برزنجی

تصنیف

إمام جعفر بن حسن برزنجی مَدَنِي المَوتُو فی ۱۱۷۹

ترجمہ و تماشہ

علامہ نور بخش ؒ توکلی

جامعہ اسلامیہ لاہور

1- فصیح روڈ، اسلامیہ پارک، لاہور، فون : 759 4003

نام کتاب : عقد الجوهرفی مولد النبی الازہر
المعروف مولود برزنجی

مصنف : امام جعفر بن حسن برزنجی مدنی ۱۱۷۹ھ

ترجمہ و حاشیہ : علامہ نور بخش توکلی

طالع : سہیل لطیف

ناشر : عالمی دعوت اسلامیہ

قیمت :

WWW.NAFSEISLAM.COM



ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مہربانی سے ہمیشہ سے یہ تمنا و آرزو رہی ہے کہ آپ کی ذات اقدس کے بارے میں خصوصاً میلاد شریف اور آپ کے شامل و فضائل پر زیادہ سے زیادہ مواد شائع کیا جاتے تاکہ اہل ایمان کے ایمان کو جلا و ضیاء نصیب رہے اور آپ کی ذات گرامی کے ساتھ اس طرح تعلق مزید مستحکم و مضبوط ہو کہ کسی اور کی بات دل ہی نہ لگے۔ دل آپ کے حسن و جمال اور کمالات کا اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ اسے آپ کی اتباع کے بغیر چین ہی نصیب نہ ہو، اسے راحت ملے تو آپ کی باتوں میں اسے سکون میسر آئے تو آپ کی اتباع میں، اس سلسلہ میں بحمد اللہ حضرت ملا علی قاری کی کتاب "مولد الروی فی مولد النبی" حافظ ابن حجر مکی کی کتاب "مولد النبی" اور حافظ ابن کثیر کی کتاب "مولد رسول اللہ" شائع کیں۔ ان کے بعد خواہش تھی عالم اسلام خصوصاً عربوں میں مقبول ترین میلاد نامہ "مولود برزنجی" کو بھی شائع کیا جائے، کافی تلاش کے باوجود اس کا کوئی ایسا نسخہ نہ ملا جس کی اشاعت کی جاتی ایک دن پیر زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس رضا، جامعہ اسلامیہ لاہور حسب معمول تشریف لائے فرمانے لگے بندہ نے آپ کے ذوق کی کتاب تلاش کی ہے جس کا نام "مولود برزنجی" ہے اور ساتھ اطلاع یہ بھی ہے کہ اسی کا اردو ترجمہ اور حاشیہ اہل سنت کے عظیم عالم علامہ نور بخش توکلی نے فرمایا ہے۔ یہ خوشخبری سن کر دل باغ باغ ہو گیا مکتبہ نبویہ پر حاضر ہوا اور موصوف سے کتاب حاصل کی یوں اس مبارک میلاد نامہ اشاعت کی صورت بنی، اللہ تعالیٰ محترم فاروقی صاحب کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرمائے جنہوں نے اتنا عظیم تحفہ قوم کے سامنے لانے کے

لئے تعاون فرمایا اس میلاد نامہ کے مصنف مدینہ طیبہ کے عظیم عالم دین امام علامہ سید جعفر بن حسن برزنجی مدنی ہیں آپ کا وصال ۱۱۷۹ ہجری ہے گویا یہ مولود مبارک آج سے ۲۳۷ سال پہلے سرزمین مدینہ پر لکھا گیا۔ امام یوسف بن اسماعیل نبجانی نے اس مولود کو جواہر البحار کی جلد نمبر ۳۶۲ تا ۳۷۷ پر مکمل نقل کیا اور ابتدا میں یہ نوٹ دیا ہے۔

هذا المولود الشہیر الذی لیس له نظیر و هو مختارۃ فیما علم
(یہ مولود مبارک مشہور و معروف ہے اس کی کوئی مثل نہیں اور یہ مصنف کا نہایت ہی عمدہ اور شاندار کارنامہ ہے۔)

(جواہر البحار ۱ = ۳۶۳)

مولانا عبدالحق مہاجر مکی کی کتاب ”الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم“ نئی ترتیب و زبان اور تخریج حوالہ جات کے ساتھ شائع کرنا بھی ہمارے منصوبہ میں شامل ہے، قارئین دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس موضوع پر ہمیں اسلاف کا زیادہ سے زیادہ تحریر کردہ مواد عطا فرمائے تاکہ ہم اسے شائع کر دیں۔

محمد خاں قادری

جامعہ رحمانیہ شادمان لاہور

WWW.NAFSEISLAM.COM

تذکرہ مولف رحمۃ اللہ علیہ

نام : سید جعفر بن حسن بن عبد الکریم بن محمد رسول حسینی، برزنجی مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

مقام و منصب : بیس سال سے زیادہ عرصہ مدینہ منورہ میں مفتی شافعیہ اور مسجد نبوی شریف کے خطیب رہے۔

ان کے بارے میں علماء کے تاثرات:

(الف) علامہ برزنجی مسجد نبوی شریف کے باب الاسلام کے اندر محفل درس منعقد کیا کرتے تھے، سید محمد مرتضیٰ زبیدی ان کے درس میں شامل ہوتے رہے، علامہ زبیدی "الامام الفصیح البارع" (بلند پایہ فصیح امام) کے القاب سے ان کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ "انہیں تقریر کا حیران کن ملکہ حاصل تھا اور مذہب شافعیہ کی تفصیلات کے بڑے ماہر تھے۔"

(ب) مرادی کہتے ہیں: "شیخ فاضل، بلند مرتبہ، یکتائے زمانہ عالم، فنون کے ماہر، حضرات شافعیہ کے مفتی۔"

(ج) جبرتی نے اس پر اضافہ کرتے ہوئے کہا: "وہ کلمہ حق کہنے میں بے باک اور امر بالمعروف میں بڑے دلیر تھے۔"

تصانیف:

- ۱۔ عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- ۲۔ جالیتہ الکرب باسماء سید العجم والعرب، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
- ۳۔ قصتہ المعراج
- ۴۔ جالیتہ الکدر باسماء اصحاب سید الملائک والبشر (صحابہ کرام کے اسماء)
- ۵۔ الشقائق الارجمتہ فی مناقب الاشراف البرزنجیتہ (برزنجی خاندان کے بزرگوں کے مناقب)
- ۶۔ الطوالح الاسعدیہ من المطالع المشرقیہ۔
- ۷۔ الجنی الدانی فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی (سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے مناقب)

۸۔ الروض المعطار لیمامہ حدی السید محمد من الاشعار

۹۔ النفع الفرخی فی فتح جتہ جی۔

۱۰۔ التلکاظ الزہر من نتائج الرحلتہ والسفر

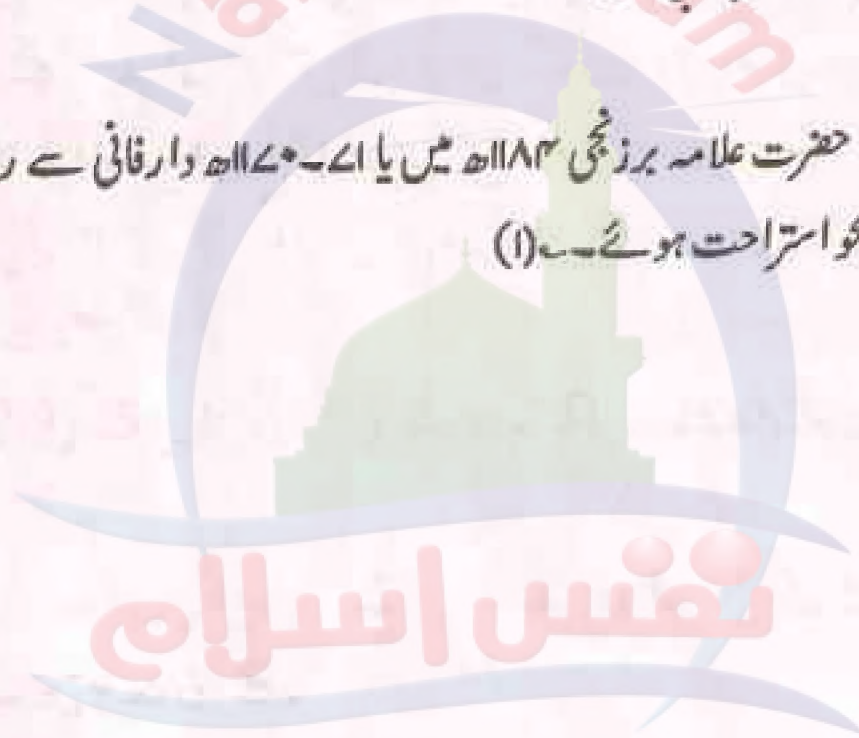
۱۱۔ البر العاجل باجابتہ الشیخ محمد غافل

۱۲۔ الفیض اللطیف باجبتہ نائب الشرع الشریف

۱۳۔ فتح الرحمن علی اجوتہ السید رمضان

۱۴۔ نہوض الیث لجواب ابی الغمیش

وقات : حضرت علامہ برزنجی ۱۱۸۳ھ میں یا ۱۷۰۰ھ دارقانی سے رحلت فرما کر
جنت البقیع میں نحو استراحت ہوئے۔۔۔ (۱)



WWW.NAFSEISLAM.COM

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴	۹ نکاح آنحضرت بخدیجۃ الکبریٰ	۲۴	دیباچہ مترجم
۴۸	۱۱ قضیہ حجر اسود	۲۴	حمد و نعت
۵۰	۱۳ ابتدائے وحی	۵۰	نسب شریف
۵۳	۲۱ اول سید ایمان باحضرت آورو	۵۳	ارہصات قبل تولد شریف
۵۳	۲۳ ہجرت بسوئے حبشہ	۵۳	وفات جناب والد ماجد رسول اللہ ﷺ
۵۵	۲۳ وفات ابوطالب	۵۵	تولد شریف
۵۵	۲۴ وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ	۵۵	قیام بوقت ذکر تولد خیر الانام
۴۵	۲۸ سفر آنحضرت بسوئے طائف	۴۵	آیات و خوارق بوقت تولد شریف
۵۷	۳۱ معراج شریف	۵۷	مرضعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۶۲	۳۵ ہجرت بسوئے مدینہ	۶۲	شق صدر
۶۴	۳۷ حدیث ام معبد	۶۴	وفات آمنہ والدہ ماجدہ رسول اللہ ﷺ
۷۱	۳۸ حلیہ شریف	۷۱	وفات عبدالمطلب
۷۲	۳۸ دعائے خاتمہ	۷۲	سفر اول بسوئے شام
		۷۲	سفر ثانی بسوئے شام

محفل میلاد پر اعتراضات علیٰ محاسبہ کا

تالیف
مفتی محمد خان قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ

۱۔ فصیح روڈ، اسلامیہ پارک، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِهِ الَّذِي كَانَ
نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ - وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اما بعد بندہ عاصی نور بخش حنفی نقشبندی توکلی بخدمت ناظرین گزارش پرواز ہے
کہ ایک روز یہ خاکسار جناب مولانا مولوی حاجی خلیفہ تاج الدین احمد صاحب پتیلیمانی
پلیٹرو سیکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور کی خدمت میں حاضر تھا۔ اثنائے گفتگو میں مولود شریف کا
ذکر آیا۔ تو خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ مولود بزرگسجی بوجہ جامعیت و صحت روایات خاص عام میں مل
اور عربین شریفین میں معمول ہے تو اس کا اردو میں ترجمہ کر دے تاکہ اصل مع ترجمہ
اس ملک میں بھی شائع کیا جائے۔ میں اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھا کہ اس
کار خیر کے لئے مجھ سے بے بضاعت فقیر نے اپنا تقصیر کو ارشاد ہوا۔ بعد ازاں مولود
مذکور کا ایک اردو ترجمہ بھی مولانا محمد وح کو دکھایا گیا جو ۱۳۱۵ھ میں مطبع رزاقی

کامپور میں چھپا تھا۔ مگر آپ نے اپنا پہلا حکم بحال رکھا۔ لہذا خاکسار نے اس مبارک کام کو
 بتوفیق الہی گذشتہ ماہ رمضان مبارک میں کیا۔ میں نے ہر چند چاہا کہ حواشی کو طوالت نہ
 دیکھائے۔ مگر اس آقائے نامدار بانی ہودامی کے پیارے پیارے حالات شوق میں میرے
 قلم کو کشاں کشاں لے گئے جہاں تک کہ لے گئے۔ کیسے دلیر گستاخ ہیں وہ لوگ
 جو مجالس مولود شریفہ کو جن میں یہ حالات بیان ہوتے ہیں براکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 اپنے حبیب پاک کے خلیفہ اس ترجمے کو اصل کطیج شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسکے
 محرک مولانا مدوح کو جو الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہیں اجر جزیل دے۔ آمین ثم

آمین

نور بخش - ایم۔ اے

لاہور۔ ۲۱ ماہ شوال ۱۴۳۰ھ

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَأَسْتَمِعُ اللَّهَ تَعَالَى رِضْوَانًا يَخْصُ الْعِثْرَةَ
الطَّاهِرَةَ النَّبَوِيَّةَ ۝ وَيُعِمُّ الْقَحَابَةَ وَالْأَتْبَاعَ
وَصَنِّ وَالْأَمَنَ ۝ وَأَسْتَعِذُّ بِهِ هِدَايَةً لِسُلُوكِ
السَّبِيلِ الْوَاحِدَةِ الْجَلِيلَةِ ۝ وَحِفْظًا مِّنَ
الْغَوَايَةِ فِي خُطْطِ الْخَطَا وَخُطَاةِ ۝ وَأَنْشُرُ
مِنَ قِصَّةِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ بُرُودًا إِحْسَانًا عَقِبَ نَبِيِّ
ذَاتِ طَائِفٍ مِّنَ النَّسَبِ الشَّرِيفِ عَقْدًا تَحْكُمُ الْمَسَامِعَ
بِحُلَا ۝ وَأَسْتَعِينُ بِحَوْلِ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ
الْقَوِيَّةِ ۝ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝
عَطِّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ

کی شریف سپیدی نہیں منتقل ہونے والے۔ اور میں اللہ تعالیٰ
سے اس رضامندی کا طلبگار ہوں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاک المیت سے تمام ہے۔ اور آپ کے صحابہ اور پیروی کرنے
والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں کو شامل ہے۔ اور میں اللہ
سے کھلے کار رحمتوں پر چلنے کی ہدایت اور خطا کی زمینوں اور
خطا کے قہر نہیں بکنے سے حفاظت طلب کرتا ہوں۔ اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر کی خوبصورت بے غریبی
چاہرین بچاتا ہوں۔ حال یہ کہ میں آپ کے نسب شریف سے ایک
موتیوں کی لڑی پر رونے والا ہوں جس کے زیاروں کا ان آراستہ
ہوں۔ اور اللہ کی طاقت اور رحمت قوت سے مدد چاہتا ہوں
کیونکہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور طاعت کی قوت مدد الہی کے
سوا نہیں۔

الہی بطور وود و سلام
معطرین قبر خیر الانام

میں یعنی دو نور جناب سالت کاب کے احباب کی بزرگ پشانیوں میں بطور امانت را۔ اور ایک پشانی سے دوسری پشانی میں
آپ کے والد تک اتر چلا آیا۔

عہ عبقر ایک جگہ کا نام ہے جہاں جن مجتہدین میں۔ چنانچہ زہیر بن ابی سلمیٰ شاعر جالبی تان بن ابی حارثہ اور حارث بن عوف
کی قوم کی تہذیب میں گھمٹا ہے۔ بخیل علیہا جنة عبقریة۔ جدیدون یوما ان ینالوا فیستعلوا
اہل عرب ہر ایک شے کو خواہ وہ انسان ہو یا حیوان یا کبوتر وغیرہ جس میں کمال درجے کی قوت اور حسن و لطافت ہو اس کی طرف متوجہ
کرتے ہیں چنانچہ عجیب غریب نقش کپڑے کو ثوب عبقری کہتے ہیں۔ عبید بن ابی ریحان شاعر جالبی کا قول ہے کہ

مِلَّ عَبْقَرِيٍّ عَلَيْهِمَا اَدْعَا وَاصْبَحَ
كَانَ هَا مِنْ نَجْمِ الْجَوْفِ مَدْمُومِ

فَاقُولُ هُوَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِسْمُهُ شَيْبَةُ لِلْحَمْدِ ابْنِ
 هَاشِمٍ وَاسْمُهُ عُمَرُو ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ
 اِسْمُهُ الْغُبَرَةُ ابْنِ قُصَيٍّ وَاسْمُهُ جُحَيْمٌ

پس میں کہتا ہوں محمد بن عبد اللہ کے
 دو بیٹے ہیں عبد المطلب کے اور نام انکا شیبہ الحمد ہے۔
 عبد المطلب بیٹے ہیں ہاشم کے اور نام انکا عمر ہے۔
 ہاشم بیٹے ہیں عبد مناف کے اور نام انکا میزہ ہے۔ عبد
 مناف بیٹے ہیں قصی کے اور نام انکا جحیم ہے۔

۱۔ حضرت ہامیل کے بعد خانہ کعبہ کی قرابت نابت بن ہامیل کے سپرد ہوئی۔ نابت کے بعد مضاف بن عمرو جرہی بیت امر
 شریف کا ستولی برادر چچ قبیلہ جرہم حرم شریف کی بے عورتی کرنے لگا اور کعبہ کے مال اپنے چچ میں لانے لگا۔ تو بنو جرہم عبد مناف
 بن کنانہ اور غیشان خزاعی نے آنکھوں سے عین کی طرف نکال دیا۔ اس وقت سے غزوات بیت اللہ کے ستولی چچ ہاتھ دقت و عین
 الطرث بن مضاف جرہی نے حرم کے نفیس مال اور حجر کن کو مزہم میں ڈال کر اسے بند کر دیا۔ یہاں تک کہ مدت گزرنے پر کسی کو اس کا نشانہ
 تک یاد نہ رہا۔ آخر کعبہ عبد المطلب کو امد تھانے نے خواب میں اس کے نشانہات بتا کر اسے کھودنے کا حکم دیا۔ عبد المطلب ان اس وقت
 صرف ایک بیٹا ہوا تھا۔ اسی کو ساتھ لے کر کھودنے گئے۔ قریش نے اس کام میں بہت مزاحمت کی کہتے ہیں کہ جنگ اگر عبد المطلب
 نے یندر مانی تھی۔ کہ اگر میرے دس بیٹے ہو جائیں جو میرے سامنے بالغ ہو کر میری مدد کریں۔ تو میں ایک کو کعبہ کے پاس منج کر لگا
 جب موافق نذر کے دس ہو گئے۔ تو تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی گئی۔ عبد اللہ جو عبد المطلب کو سب سے زیادہ عزیز تھے۔ قرعہ نکھام
 پر نکلا۔ عبد المطلب بیچ کرنے کو تیار ہوئے۔ مگر قریش مانع آئے۔ آخر کار بالعموم سوانت قربانی کئے گئے۔ اور عبد اللہ سلامت رہے۔
 اس وجہ سے مروی ہے کہ جناب سال اب نے فرمایا ہے۔ انا ابن الذبیحین یعنی میں ذبیح و اسمیل و عبد اللہ کا بیٹا ہوں۔ عبد المطلب
 نے عبد اللہ نکاح بی بی آمنہ بنت وہب سے کر دیا جسے ہمارے آقا سرور دو جہاں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ پیدا ہوئے۔

اللهم صل وسلم وبارک علیہ۔ لخصاً از سیرت ابن ہشام۔

۲۔ شبہ کہتے ہیں سر کے بالوں کی سفیدی کو۔ جب عبد المطلب پیدا ہوئے تھے۔ تو انکے سر کے بالوں میں سپیدی تھی۔ اسلئے انکو شبہ
 الحمد کہنے لگے۔ شاید حمد کی نسبت انکی طرف اس سید پر کئی تھی کہ آپ بڑے ہونگے اور لوگ آپ کی تعریف کیا کریگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا
 میں آیا عبد المطلب پہلے شخص میں جو تمت کیا کہتے تھے یعنی ہر سال اور رمضان میں کہہ مرا میں جا کر ذکر الہی میں کو شیشین
 کرتے تھے۔ انہوں نے شابہ اپنے نفس پر حرام کر رکھی تھی۔ بڑے حبیب الطہرات اور فیاض تھے۔ اپنے دست و خوان سے پاؤں کی چوہوں
 پر پرہیز کو کھلایا کرتے تھے۔ اسلئے انہیں مطہم الطیر (پرندوں کے کھلانے والے) کہتے ہیں۔ سیرت نبویہ لیسید احمد زبخی المشہور بدعطلان۔
 ۳۔ ہاشم کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ہاشم کے سنے عربی زبان میں خشک روٹی کے ریزہ ریزہ کر کے ہیں۔ ایک سال قریش میں سخت قحط پڑا۔

سَمِي بِقَصِي لِقَاصِيهِ نِي بِلَا ذِقْصَاعَةٍ
 الْقَصِيَّةُ ۝ إِلَى أَنْ أَعَادَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْحَرَمَ
 الْحَدِيدَ فَحَدَى حِمَاهُ ۝ ابْنِ كِلَابٍ اسْمُهُ حَكِيمٌ
 بْنُ مَرْثَةَ بْنِ كَعْبٍ بْنِ لُؤَيٍّ بْنِ غَالِبٍ بْنِ فُهَيْدٍ
 وَاسْمُهُ قُرَيْشٌ وَالْيَهُ تَنْسَبُ الْبَطُونُ الْقُرَيْشِيَّةُ ۝
 وَمَا فَوْقَهُ كِنَانِي كَمَا جَنَحَ إِلَيْهِ الْكَثِيرُ
 وَارْتَضَاهُ ۝ ابْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ
 بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ الْيَاسِ

انکا نام قصی اس نے رکھا گیا کہ وہ قصاعہ کے دور میں نہیں
 چلے گئے تھے۔ یہاں تک کہ امر نہ لے آکر ہجرم شریف میں لا۔
 پس انہوں نے اس کی گمانی کی قصی بیٹے میں کلاب کے اور
 نام انکا حکیم ہے۔ کلاب بیٹے میں ترکے دو بیٹے ہیں کعب
 دو بیٹے ہیں لوی کے دو بیٹے ہیں فہید۔ اور فہید کا نام قریش ہے
 اور انہی کی طرف قبائل قریش منسوب ہیں۔ اور جو ان کے اشراف
 میں وہ کنانی میں چنانچہ اسی قول کی طرف بہت علماء مال میں
 انہوں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ فہید بیٹے میں مالک کے دو بیٹے ہیں
 کے دو بیٹے ہیں کنانہ کے دو بیٹے ہیں خزیمہ کے دو بیٹے ہیں مدریکہ کے دو بیٹے ہیں

یہ (حاشیہ صفحہ ۷) عمرو ملک شام گئے۔ اور وہاں سے میدہ اور خشک روٹیاں خرید کر ایام حج میں مکہ شریف میں پہنچے۔ اور وہیں کے خوش
 کر کے اونٹوں کے گوشت کے شوربے میں ڈاکڑاں لٹکا کر پکایا اور لوگوں کو پٹ بھر کر کھلایا۔ اس دن سے انکو اشم کہنے لگے۔ سیرت ابن شام
 میں ہے۔ کہ اشم پہلے شخص میں جنہوں نے مکہ میں حاجیوں کے لئے شہید تیار کیا۔ اشم بڑے صواں نواز تھے۔ چونکہ زمرہ ہی انکی پیشانی میں
 چمکتا تھا اس لئے تمام قبائل کے راج تھے۔

یہ (حاشیہ صفحہ ۷) زمرہ ہی کی جھلک انکے ہاتھ میں ایسی تھی کہ انکو قرآن پڑھتے تھے۔

یہ قصی کا نام دوسری کتابوں میں مذکور ہے۔ کلاب کے دو بیٹے تھے زمرہ اور قصی۔ زمرہ تو بالغ ہو گیا تھا۔ مگر قصی نے بھی اپنی والدہ
 فاطمہ بنت سعد بن سہیل بن عرف کا دودھ چھوڑا ہی تھا کہ کلاب نے انتقال کیا۔ انہی ایام میں بسیم بن حرام بن حنبل بن عبد بن کثیر بن
 غنہ بن سعد بن زید مکہ شریف میں آیا۔ اور اس نے قصی کی والدہ فاطمہ سے شادی کر لی۔ زمرہ فاطمہ کو بونہ۔ ورجو قوم قصاعہ کی
 ایک شاخ ہے۔ زمرہ تاریخ ابو العلاء کی ولایت یعنی ملک شام آگیا اور بچپن کے سبب فاطمہ اپنے ساتھ قصی کو بھی لے گئی۔ چونکہ قصی اپنی
 ماں کے ساتھ اپنے وطن الرافکہ سے دور بلاد قصاعہ میں جا رہے تھے۔ اس لئے اس نام سے موسوم ہوئے۔ قصی وہیں پرورش پاتے
 رہے اور زمرہ ہی کو اپنا باپ تصور کرتے رہے۔ جب جوان ہوئے تو ایک روز زمرہ قصاعہ میں سے ایک شخص سے تیونہ بازی میں مقابلہ کیا اور ہار
 غالب رہے۔ قصاعی نے قصی کو آکر کہا۔ تو تو جہنی ہے۔ ہم میں سے نہیں رہے۔ یہ سن کر قصی اپنی والدہ کے پاس آئے اور یہ ماجرا کہہ
 سنایا۔ ماں نے کہا۔ بیٹا۔ تو حسب نسب میں اس قصاعی سے بہتر ہے۔ تیرا باپ کلاب بن مرہ ہے۔ تیری قوم مکہ میں بہت اطوار کے
 پاس ہے۔ قصی نے انتظار کیا۔ جب حج کے مہینے آئے۔ تو قصاعہ کے حاجیوں کے ساتھ مکہ میں آئے اور وہیں حلیل بن جبیر شمر غزالی کی

(بقیہ صفحہ ۱۴) بیٹی جی سے نکاح کر لیا۔ حلیل برصوت اس وقت کعبہ کا سفر تھا جب حلیل کی موت کا وقت آیا۔ تو اس نے بیٹے کی تربیت کی تربیت کی وصیت اپنی بیٹی جی کے لئے کی۔ گھر اس نے کہا کہ میں کعبہ کا دروازہ نہ کھول سکتی ہوں نہ بند کر سکتی ہوں۔ اس نے حلیل نے اپنے بیٹے ابو غبشان کے نام وصیت کر دی۔ ایک روز جبکہ ابو غبشان طائف میں شراب کے نشے میں چڑھا۔ قصی نے شراب کی ایک مشک کے حوض بیت امہ کی تربیت اس سے خرید لی۔ اور کعبہ کی گھنیاں اس سے لے کر بیت امہ چلے آئے۔ جب ابو غبشان ہوش میں آیا۔ تو نادوم ہوا۔ ابو غبشان کی مذمت و حماقت ضرب لٹل ہو گئی ہے چنانچہ عربی میں کہا کرتے ہیں۔ اندامہ من ابی غبشان۔ احمق من ابی غبشان اخسر من ابی غبشان اس پر غزا و بیت حبشہ لائے۔ اور یمن میں سخت لڑائی ہوئی۔ مگر تربیت قصی کے ماتہ آئی۔ اور غزا و بیت امہ سے نکال دئے گئے۔ اس کے بعد قصی نے تمام قبائل قریش کو گھٹیوں پہاڑوں اور وادیوں سے کہ میں جمع کر کے اندر اور باہر بنایا دیا۔ اس وجہ سے اسے جمع کئے ہیں۔ کعب بن لوی کی اولاد میں سے قصی پہلے شخص ہیں جن کو ان کی قوم نے اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ حجابت۔ سخایت و فوات مذکور۔ لواء۔ قیادت غرض قریش کے تمام شرف قصی کی وفات میں جمع تھے۔ قصی کے چار بیٹے تھے۔ عبد الدار۔ عبد مناف۔ عبد العزیز اور عبد بن قصی۔ عبد الدار اگرچہ سب بڑا تھا۔ مگر شرف و وجاہت میں اپنے بھائیوں کا برپا یہ نہ تھا۔ اس لئے قصی جب بزرگ ہو گئے تو عبد الدار سے کہا۔ بیٹا امہ کی قسم۔ میں تجھے تیرے بھائیوں کے برابر کرتا ہوں۔ کوئی شخص بیت امہ میں داخل نہ ہو گا۔ یاں تک کہ تو اسے کھوئے۔ کہ میں کوئی حاجی پانی نہ پئے گا گریزے پلانے سے۔ حاجیوں میں سے کوئی کھانا نہ کھائے گا گریزے کھانے میں سے۔ قریش کا کوئی افریصل نہ ہو گا گریزے گھر دراز الذود میں۔ کسی لڑائی کے لئے قریش کا ہتھیار نہ بندھیگا گریزے ہاتھ سے اور لشکر کا کوئی امیر نہ بنے گا گریزے یہ کہ تمام شرف مذکور اسے عطا کر دیا۔ قصی کی وفات کے بعد اس شرف میں جھگڑا ہوا۔ مفرکار اس امر پر صلح ہو گئی۔ کہ سخایت اور فوات عبد مناف کی اولاد کو اور حجابت۔ لواء اور مذود عبد الدار کی اولاد کو ملے۔ اس طرح سخایت اور فوات ہاشم کو ملی۔ ہاشم کے بعد مطلب کو اور مطلب کے بعد عبد المطلب کو ملی۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو تاریخ ابن اثیر و فرہ۔ حاشیہ صفحہ ۱۴۔ سلہ ابو نعیم نے دلائل البزوف میں بالاسنا لکھا ہے کہ کعب مذکور اپنی قوم کو جمع کے دن بیت امہ میں جمع کیا کرتا تھا۔ اور اسے خطاب کیا کرتا تھا اس کے خطبے کی عبارت میں ہے۔ الفانہیں حرم مکہ زینوہ و عظموہ و تمسکوا بہ فسیاتی لہ بنا عظیم و یسخر نبی کریم۔ پھر فرماتے تھے۔ علی غفلۃ یا قی النبی محمد فی خبر اخبار و صدوقا خیر ہا۔ کعب کی وفات اور تختت میرے بعد یہ وسلم کی تربیت کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے۔

اسے قریش سمندر میں ایک حیوان تو ہے جو تمام بحری حیوانات کو نعل جانتے۔ اور کشتیوں کو سمندر میں الٹ دیتا ہے۔ مذکور کہ بیت و قوت میں اس کے ساتھ شہادت کے سبب قریش کئے ہیں۔

وَهُوَ أَذْكُرُّ لَهْدَى الْبَدَنِ إِلَى الرِّجَابِ
الْحَرَمِيَّةِ ۝ وَسَمِعَ فِي صَلَاتِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرًا لِلَّهِ تَعَالَى
وَلَبَّاهُ ۝ ابْنُ مُضَرِّ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعْدِبِ بْنِ
عَدْنَانَ وَهَذَا اسْمُكَ نَظَمْتُ
فَرَأَيْتَهُ بَنَانُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ ۝
وَرَفَعَهُ إِلَى الْخَلِيلِ إِبْرَاهِيمَ أَمْسَكَ عَنْهُ
الشَّائِعُ وَأَبَاهُ ۝ وَعَدْنَانَ بِلَاذِيْبٍ عِنْدَ

اور ایسا کہ وہ ہیں جنہوں نے سب پہلے قرآن کے اونٹ رکے
میدانوں کی طرف مانگے اور جن کی پشت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
امداد کا ذکر کرتے ہوئے اور تشریح کرتے ہوئے سنئے گئے۔ ایسا ہی
ہیں نصر کے دو بیٹے ہیں نزار کے دو بیٹے ہیں سعد کے دو بیٹے
ہیں عدنان کے۔ اور یہ ایسی لڑکی ہے جس کے سوتیلوں کو
حدیث شریف کی انگلیوں نے پروا ہے۔ اور شائع علیہ السلام
نے اس سلسلہ نسب کو عدنان سے براہیم خلیل امجد تک پہنچانے
سے سکوت کیا ہے اور اس کو اختیار نہیں کیا ہے۔ اور نب

تہ تحریر ہے کہ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ لَبَّاهُ
حیات الحیران میں ہے کہ پہلی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایسا کو گالی نہ دو کیونکہ وہ مومن تھا۔
علہ ابند میرے کہ کہ علماء کا اس امر پر اجماع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نب بیان فرماتے
تو سعد بن عدنان سے آگے نہ بڑھتے۔ پھر رک جاتے اور فرماتے۔ نسب دان جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَقَدْ وَفَّابِينَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ لیکن یہی نے کہا کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ ہر وہ کہ نب
انسابوں، ابن سعد کا قول ہے کہ یہ وہ نسبوں کے علم کا دعویٰ کرتے ہیں اور اللہ نے بندوں سے نسبوں کے علم کی
فہمی کر دی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسماعیل و عدنان کے درمیان تیس پشتیں ہیں جو معلوم نہیں۔
اسی وجہ سے امام مالک رحمہ اللہ نے اس شخص کو برا کہا ہے جو جب رسالت آج کے نسب کو آدم تک پہنچا دے۔ اور کہا کہ اس کو اس کی
کس نے خبر دی یعنی یہ تو سب کا قول ہے جس پر کوئی دلیل و اعتماد نہیں۔ علاوہ ازیں اس میں تخلیق و تفریق اور کچھ فائدہ
نہیں۔ شرح ابن حجر عسقلانی علی متن الترمذی فی معانیہ۔

ذَوِ الْعُلُومِ النَّسَبِيَّةِ ۝ إِلَى الذِّمِّهِ اسْمُ عَلِيٍّ نَسَبُهُ
وَمَنْ تَأْوَدُ ۝ فَأَعْظَمَ بِهِ مِرْعَقَةً زَانَتْ كَوَاكِبُهُ
الذُّرِّيَّةُ ۝ وَكَيْفَ لَا وَالسَّيِّدُ الْأَكْرَمُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسِطَّةُ الْمُتَّقَاةِ ۝

نَسَبٌ تَحْسِبُ النَّسَبَ بِجُلَاهُ
قَلْدَتْهَا مَجُومًا الْجُوزَ أَوْ

حَبْدًا عَقْدُ سُوْدٍ وَفَخَارِ
أَنْتَ فِيهِ الْيَتِيْمَةُ الْعَصْمَاءُ

وَالْكَرْمِيَّةُ مِنْ نَسَبٍ طَهَّرَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ
سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ رَدَّ الزَّيْنُ الْعَسَادِيَّ
وَأَرَدَهُ فِي مُوَرِّدِهِ الْعَسْنِيَّ وَرَوَاهُ

والوں کے نزدیک عدنان کی نسبت بیشک اسماعیل
زوج اسمہ کی طرف ہے۔ پس یہ کسی غلطی والی لڑکی ہے
کہ جس کے روشن ستارے چمکے ہیں۔ کیوں ہنر جناب
سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیانی برگزیدہ مورتی میں
ترجمہ اشعار

۱۔ یہ ایسا کامل و شریف نسب ہے کہ اس کے زیر کلمات کے
سبب گمان کر گیا کہ جوڑانے اچھے مراتب عالیہ کو اپنے ستاروں کا
دار پہنایا ہے۔ ۲۔ کیا خوب ہی ہر بزرگی اور فخر کی۔ کہ جو
تو محضہ کو برتسیم ہے۔

اور کیا بزرگ نسب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے زمانے
پاک رکھا۔ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب سررہ صنی میں
اسکا طریق بیان کیا ہے اور اسے روایت کیا ہے۔

۱۔ یہ دونوں شریف شیخ شرف الدین بر میری صاحب قصیدہ بروہ کے قصیدہ ہزیر سے لئے گئے ہیں۔ انکا حاصل یہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد بزرگ میں سے ہر ایک اپنے اپنے زمانے میں شرف و علو مرتبہ کے لحاظ سے ہزیر
ستارے کے تھا کہ جس سے دوسروں نے ہدایت پائی۔ اور تمام سلسلہ بہریت مجموعی برائیوں کے بار کے مانند ہے۔ کہ
جس کے موتی قدر قیمت میں تمام جواہرات سے بڑھے ہوئے ہیں اور جھنڈ پر نور اس مار کے سب سے بڑے اور بیش قیمت
اور نفیس موتی ہیں۔ اس کی دلیل وہ احادیث صحیحہ میں جن میں وارد ہے کہ آپ سید العالمین اور خلیفہ اکبر
میں۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

۲۔ دلائل ابی نعیم میں حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں
نکاح سے پیدا ہوا اور زمانے سے پیدا نہیں ہوا۔ حضرت آدم سے لے کر بیان تک کہ مجھے میرے والدین نے
جنا جاہلیت کے زمانہ کا وہ جاننے نہیں لگا۔

۱۔ یہ محمد کی کرامت ہے کہ امد سے آپ کے نام کی حفاظت کے لئے آپ کے بزرگ اجداد کو محفوظ رکھا۔

۲۔ انہوں نے زمانے پر ہیز کیا۔ اور آدم سے لیکر اچھے واپس تک اور جو سے لیکر اچھے واپس تک انہیں نکالا دیکھا نہ نکلا۔

یہ وہ سلسلہ وار ہیں۔ کہ جن کی پیشانیوں کی خوبصورت سپیدیوں میں نور نبوت منتقل ہوتا رہا۔

اور اس نور نبوت کا ہر جہد المطلب اور اُنکے بیٹے عبدالمد کی پیشانی میں ظاہر ہوا۔

حَفِظَ إِلَاهَهُ كِدَامَةً لِّحَمْدِهِ
أَبَاءَهُ الْأَجَادَ صَوْنًا لِاسْمِهِ
تَرَكُوا السِّفَاحَ فَلَمْ يُصِيبْهُمْ عَارٌ
مِنْ آدَمَ وَالْحَىٰ أَبِيهِ وَأُمِّهِ
سَرَّادَةُ سُرَى نَوْرِ النَّبُوَّةِ فِي أَسَارِيرِ
غُرِّهِمْ هُمُ الْبَهِيَّةُ ۝ وَيَدْرِيذُهُ فِي
جَبِينِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ وَأَبْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ

علامہ ابوالحسن علی بن حسین السعدی نے مروج الذهب میں جو انہوں نے تین سو تیس ہجری میں تصنیف کی لکھا ہے کہ لوگوں نے عبدالمطلب کی نسبت اختلاف کیا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ عبدالمطلب مومن بوجہ تھا۔ نہ اس نے اور نہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کرام میں سے کسی اور نے خدا کے ساتھ کسی کو شریک بٹھرایا۔ آنحضرت پاک نشوں میں منتقل ہوتے رہے۔ اور خود آنحضرت نے فرمادی ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا نہ آسمان سے۔ اور بعض کی یہ رائے ہے کہ عبدالمطلب مشرک تھا اور آپ کے دیگر آباء کرام بھی مشرک تھے سوائے اُنکے جنکا ایمان ثابت ہوا ہے۔ علامہ السعدی کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کے تمام آباء کرام مومن بوجہ تھے۔ کیونکہ انہوں نے عبدالمطلب کی نسبت لکھا ہے فمن كان مقرباً للتوحيد مثبتاً للتوحيد تادياً للتقليد عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف۔

امادیت صحیحہ سے اسی مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعثت خیر فرقۃ بنی آدم قوماً فراقاً حتی کنت من القرن الذی کنت منه دیس بنی آدم کے بہترین طبقات سے بھیجا گیا ایک قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے کہ ہوا) حدیث مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل م کی اولاد میں سے کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے کو برگزیدہ کیا۔ اسی طرح ترمذی میں بسند حسن آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجھ کو اُنکے سب سے اچھے گروہ میں بنایا۔ پھر قبیلوں کو چنا تو مجھے سب سے اچھے قبیلہ میں بنایا۔ پھر گھروں کو چنا تو مجھے اُنکے سب سے اچھے گھر میں بنایا۔ پس میں ریح و ذات اور اصل کے لحاظ سے ان سب سے اچھا ہوں۔

(تفسیر حاشیہ صفحہ ۱۸) ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یلتق
 ابوی فی سبأح لیرز اللہ عزوجل ینقلنی من اصاب طیبة الی احرام طاهرة صافیا مہذباً
 لا تشعب شعبتان الا کنت فی خیرھا میرے ماں باپ زمان میں جمع نہیں ہوتے۔ اللہ عزوجل مجھے
 پاک شہتوں سے پاک احرام کی طرف صاف و مہذب نقل کرے گا۔ کوئی وہ گروہ جدا نہ ہوتے تھے کہ میں ان
 میں سے بہتر میں تھا، اور قرآن میں آیا ہے وقلبلک فی الساجدین اس کی ایک تفسیر
 یہ بھی ہے کہ نور آنحضرت ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے میں منتقل ہوتا رہا۔ اصل اس تمام کا
 یہی ہوا کہ آنحضرت کے تمام آباء و اہمات شرک کے آلودگی سے پاک رہے ہیں۔ کوئی انہیں مشرک کا فرزند نہ تھا کیونکہ
 مشرک کے حق میں کبھی الفاظ عثماریہ و ظاہر وغیرہ استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ آپر شخص کا اطلاق ہوتا ہے۔
 چنانچہ قرآن مجید میں ہے رَاٰنَا لَمُشْرِکِیْنَ بَخْسٌ۔ کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابراہیمؑ کا باپ کافر
 تھا جیسا کہ قرآن سے ظاہر ہے۔ کیونکہ آذران کا حقیقی باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا۔ عرب چچا کو باپ کہہ دیتے ہیں۔
 بلکہ قرآن میں ہے وَاللّٰہُ اَبَاؤُکَ اِبْرٰہِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ حالانکہ اسماعیلؑ و یعقوبؑ کے چچا تھے۔ لہذا جو احادیث
 اس کے خلاف وارد ہیں انکی تاویل ضروری ہے مثلاً حدیث مسلم میں ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص سے فرمایا کہ میرا باپ امیر تیرا باپ
 دوزخ میں ہیں یہاں بھی باپ سے مراد بظاہر کہے چچا ابو طالب ہیں (شرح ابن عمر بن الخطاب) یا یہ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنِ حَتّٰی
 یُبْحَثَ اَبُوہُ۔ السلام کے ذیل ہونیے پیشتر آپؐ فرمایا تھا۔ اس طرح ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت کو اپنی والدہ کیے استغفار کی اجازت
 نہ دی گئی۔ ممکن ہے آپؐ کو بعد میں اجازت مل گئی ہو اس تاخیر میں کوئی سبب نہ نظر ہو۔ علاوہ ازیں ایک
 روایت میں آیا ہے کہ آپؐ کے والدین زندہ نہ کئے گئے۔ پس آپؐ پر ایمان لائے۔ اس صورت میں اجازت کا نہ ملنا اور آپؐ
 کی نسبت فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہیں قبل زندہ ہونے کے ہو گا۔ شیخ عبدالحق دہلوی نے اس قول المعات میں لکھا ہے۔
 اما ابائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم تا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انما از و من کفر و در میں شرک
 چنانکہ فرمود آمدہ ام از اصحاب ظاہر و دلائل دیگر کہ متاخرین علماء حدیث از تحریر و تقریر نمودہ اند و لم یروا ابن علی
 است کہ حق تو بایستی بحدیث مخصوص گردانیدہ است ہا میں متاخران را یعنی علم انکہ اباء و جد و شریف آنحضرت ہمہ
 بروین توحید و اسلام مجرورہ اند و از کلام تقدیر من السج سے گرد و کلمات بر خلاف آں (وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ
 مَن یَّشَآءُ وَ یُخْصِیْہِ مَن یَّشَآءُ) و خدا جزائے خیر ہر شیخ جلال الدین سیوطی را کہ میں باب سائل
 تصنیف کروانہ و افادہ و اجادہ نمودہ ابن مکارا ظاہر و باہر گردانیدہ است و حاشائے کہ میں نور پاک را در

عَظِيمِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ

يَعْرِفُ شَرْعِي مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمٍ

وَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى اِبْرَازَ حَقِيقَتِهِ الْخَلَدِيَّةِ

وَإِظْهَارَهُ جِسْمًا وَرُوحًا بِصُورَتِهِ

وَمَعْنَاهُ ○ نَقَلَهُ إِلَى مَقَرٍّ مِنْ صَدَقَةٍ

أَمِنَهُ الرَّضْوِيَّةِ ○ وَخَصَّهُ بِالْقُرْبِ الْمَحْبِبِ

بِأَن تَكُونُ أُمَّةً طِفْلاً وَنُورِي فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِجَمَاهَا لَا نَوَازِلَ الذَّائِبَةِ

وَصَبَا كُلِّ صَبٍّ لِمُحِبِّهِ صَبَا ○ وَكُسِيتِ

الْأَرْضُ بَعْدَ طَوْلِ جَدِّهَا مِنَ التَّبَاكِتِ لَسُنْدُسِيَّةٍ

الْمَلِكِ بِطَرِيقِ دُرُودِ سَلَامِ

مُسْطَرِّبِ قَبْرِ خَيْرِ الْأَنَامِ

جیسا کہ تعالیٰ نے نور محمدی کی حقیقت کو جسم و روح کے

لحاظ سے ظاہر و باطن کے ساتھ ظاہر کرنا چاہا۔ تو اسے

اس نے زہریچہ کے صدفِ رحم میں اس کے جائے قرار میں منتقل

کر دیا۔ اور اس قریبِ محب (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اسے اس کے

خاص کر دیا کہ وہ اس کے مصطفیٰ کی ان ہو۔ اور اس کو

اور زمین میں منادی کر دی گئی کہ اس منہ ذات محمدی کے

انوار سے عالم ہو گئی ہیں اور ہر ایک عاشق اس کی ذوا صبا

کے چلنے سے شتاق ہو گیا۔ اور زمین مرث کی خشک سالی

کے بعد روئیدگی کی ٹھنکی پوشاکیں پہنائی گئیں۔

رہنمہ حاشیہ صفحہ ۱۱) جائے ظلمانی پدید ہند و در عرمات آخرت بہ تعذیب و تحقیر آباد اور مغربی و محضی گردانہ انتہی سائل

سیوطی جنکی طرف محدث دہلوی نے اشارہ کیا ہے مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن میں چھپ گئے ہیں جسے شوقِ ہوا نکلا

مطالعہ کرے۔

لے حقیقتہً اسے سے مراد اس کا کمال خاص ہوتا ہے۔

شے بی بی آمنہ کا نسب یوں ہے۔ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرثہ بن کعب بن لؤئی بن غالب بن

نمر۔ وہب نسب و شرف میں کل سببی زہرہ کا سردار تھلا۔ اور بی بی آمنہ نسب میں قریش کی تمام عورتوں سے افضل

تھیں۔

اسے اخراج ابونعیم عن ابن عباس۔ صحیح بخاری عن عائشہ قال کان فی دلائلہ حمل آمنہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان کل دایہ سمعت تخریش لعلت ذلک النبیلة وقالت قد حمل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ورب الکعبة وعوام الذنیا ویرج العلماء ولعریق سریر صلات من ملوک الذنیا الا انہم منکوسا وصر

وحوش المشرق الی وحوش مغرب بالیشارت وکذا اهل بخار بشرت بعضهم بعضا واد فی کل شہر

[illegible]

وَأَيُّعَتِ الرِّثْمَ وَأَدْنَى الشَّجَرِ لِلْبَاقِي جَنَامُ
وَنَقَلَتْ بِحَمَلِهَا كُلَّ دَابَّةٍ لِقُرَيْشٍ بِفَصَاحِ
أَلَا لَمِنَ الْعَرَبِيَّةِ وَخَرَبَتِ الْأَسْرَةَ وَ
الْأَصْنَامَ عَلَى الْوُجُوهِ وَالْأَفْوَاهِ وَتَبَاشَرَتْ
وَحُوشُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَوَأْتَتْهَا الْبَحْرِيَّةُ
وَأَحْسَبَتِ الْعَوَالِمُ مِنَ الشُّرُورِ كَأَنَّ
حَمِيَّاهُ وَبِشْرَبِ الْيَحْنُ بِإِثْلَالِ زَمَانِهِ
وَأَتَتْهَا كَلْبَانُهُ وَرَهْبَتِ الرِّهَابِيَّةُ
وَلَحَجَّ بِخَبْرِهِ كُلُّ حَبْرٍ خَبِيرٍ وَفِي حُلَا حُسَيْنِهِ
تَأَمُّ وَأُتِيَتْ أُمُّهُ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهَا
إِنَّكَ قَدْ حَمَلْتِ بَسِيْدَ الْعَالَمِينَ وَخَيْرَ
الْبَرِيَّةِ وَوَسْمِيْدُهُ إِذَا وَضَعْتِهِ
مُحَمَّدًا لِأَنَّهُ سَيُحْمَدُ عَقْبَاهُ
عَطِرَ اللُّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ
يَعْرِفُ شَرِيْقِي مِنْ صَلَاقَةٍ وَتَسْلِمٍ

پھل پک گئے۔ رختوں نے توڑنے والے کھلے اپنے پھل
تھکاوٹے۔ اور قریش کا ہر ایک چار پاپہ فصیح عربی زبانوں
میں آمنہ کے گل کی خبر کے ساتھ گویا ہوا۔ تخت اور بت
اپنی پشیانیوں اور منہ کے بل گر پڑے بشرق و مغرب کے
وحشی چرند پرند اور دریائی جانوروں نے ایک دوسرے
کو خوشخبری دی۔ تمام جہان نے اسی خوشی کی شریک
پالیا۔ جنوں نے آپ کے زلمنے کے قریب آنے کی
خوشخبری دی۔ کمالت کی آبرو جاتی رہی۔ سربسانیت
پر خوف طاری ہوا۔ ہر ایک ہوشیار عالم آپ کی خبر کا
مشتاق ہوا۔ اور آپ کے حسن کی خیر نہیں حیران ہوا۔
اور آپ کی والدہ نے خواب میں سنا کہ کوئی کلمہ ہے کہ
تیرے پیٹ میں خیر الخلق اور سارے جہان کا سرور ہے
جب وہ پہاڑوں تو انکا نام محمد رکھنا اگلے کہ انکی عاقبت
مقدس ہوگی۔ - الہی معطر درود و سلام
معطر کن قبر خیر الانام

رہنمائی حاشیہ صفحہ ۱۳ پر نہ نکا ایک غول آیا جس نے اس کے حجرے کو ڈھانپ لیا۔ ان کی چوٹیں زرد کی اور بازو بیا قوت
کے تھے۔ ابھامنہ نے زمین کے شرق و مغرب دیکھے اور تین جہنم کے گئے ہوئے دیکھے ایک جہنم شرق میں ایک مغرب میں اور ایک جہنم
کی پشت پر۔ پس نفاس شروع ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پراہوتے پس نکا ہر تفرغ و زاری کرنے والے شخص کی طرح سجدہ کر رہے
تھے اور اپنی دونوں انگلیوں کو سما کی طرف اٹھائے ہوئے تھے چہرہ منہ نے دیکھا کہ ایک سفید اہل نے آنحضرت کو ڈھانپ لیا اور آمنہ سے آپ کو
غائب کر دیا پس آمنہ نے ایک نادی کرنے والے کو یہ کہتے سنا کہ انجو زمین کے مشرق و مغرب میں گشت کرنا اور منہ نہیں اٹھ کر دنا کہ وہ
ابھی کچھ نام دست جوہر سے پہچان لیں اور جان لیں کہ کوئی شرک باقی نہ رہا جو ان کے زمانے میں شایانہ جامے۔ چہرہ بادل صبت جلاک سے ڈھک گیا
شرح المعزبان قبر سلہ اکثر لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ کمالت اس شیخان کی طرف سے ہوا کرتی تھی جو کلام من کو غائب چہرہ کی خبر دیتا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷ کے ساتھ تجارت کے لئے مکشام کو گئے ہوئے تھے۔ واپس آتے ہوئے راستہ میں شرب میں
عبدالمطلب کے امیوں کے ہاں ٹھہرے تھے کہ پیام اہل آپہنچا۔

یعنی دانہ جاہلیت میں لوگوں کے دل بوجہ نکاب کفر و ماسی ننگ آلود ہو گئے تھے مگر اب وہ وقت آپہنچا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے دلوں کا رنگ دور ہو جائے۔

تاریخ: اشترام بومیری رحمہ اللہ کے تصدیق ہزیہ سے لکھے ہیں۔ دو ستر میں ناظم علیا رحمت نے تولد شریف کو رات
اوردن روز کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ بعض قائل ہیں کہ تولد مبارک رات کے وقت ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ
دن کے وقت ہوا۔ صبح قول یہ ہے کہ دن کے وقت ہوا اگر طلوع فجر کے ذرا بعد جب کہ ستارے ابھی نظر ہی آ رہے
تھے۔ اسی قول کو امام بومیری رحمہ نے اختیار کیا ہے جیسا کہ تیسرے شعر سے ظاہر ہے۔ پانچواں شعر تشریح طلب ہے۔

طالع اہل میں وہ ستارہ ہے جس سے کاربن و نجم آئندہ ۱۹ اوش پر استدلال کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ جب فلاں ستارہ
پڑھے گا۔ تو ایسا ایسا وقوع میں آئے گا۔ طالع کی نسبت کفر کی طرف اس سبب سے کی گئی کہ کفار کا اس پر اعتماد ہے۔

طالع کفر سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو دلالت کرتے تھے کہ کفار پر ڈوبال پڑے گا چنانچہ روایے موبدان والہام
سلیم و غیرہ بطلب یہ ہوا کہ موبدان فارس اور ربیعہ بن نصر دیکھو دلائل ابی نعیم و غیرہ نے جو خوف ناک خواب دیکھے
اور سلیم نے جو کچھ انکے جواب میں کہا وہ سب اس امر کی دلیل تھے کہ آنحضرت کے تولد سے اہل فارس و دیگر
کفار کو زوال آئے گا اور ان پر ڈوبال پڑے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ چھٹے شعر میں بشارت ہوائت
کا ذکر ہے۔ ایک مائت نے روکھو شرح ابن جریر (عزیز) کوہ حجون پر جو کہ میں ہے یوں کہا تھا۔

فاقم ما انتھی من الناس انجبت ولا ولدت انتھی من الناس واحلہ

مکاولدت زہویۃ ذات مفخر مجنبۃ لوم القباثل ما جلدہ

یعنی میں قسم کھاتا ہوں کہ کسی عورت نے لوگوں میں سے کوئی ایسا فرزند گرامی نہیں جنا جیسا کہ قبیلوں کے برائی دور
کرنے والی نذر والی بزرگوار آمنہ نہرہ نے جنا ہے۔ اللہ صلی وسلم وبارک علیہ۔

يَوْمَ نَأْتِي بَعْضَهُ أُنثَىٰ وَهَبًا
 مِنْ خَيْرِ مَا لَمْ تَنْلَهُ الْبَيِّنَاتُ
 وَأَتَتْ قَوْمَهَا بِأَفْضَلِ مِمَّا
 حَمَلَتْ قَبْلُ مَرْيَمُ الْعَذْرَاءُ
 مَوْلَاً كَانَ مِنْهُ فِي طَالِعِ الْكُفْرِ
 وَيَالِ عَلَيْهِمْ ذَوْبَاءُ
 وَتَوَالَتْ بَشَرِي الْهَوَائِفُ أَنْ قَدْ
 وَلِدَ الْمُصْطَفَىٰ وَحَقَّ الْهِنَاءُ
 هَذَا وَقَدْ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ
 مَوْلِدِهِ الشَّرِيفِ أَمَّةٌ ذُو دَوْلِيَّةٍ وَرَوِيَّةٍ

۳۔ وہ بڑا دن کہ وہب کی بیٹی نے آنحضرت کی ولادت
 کے سبب فخر حاصل کیا جو دوسری عورتوں کو نصیب نہیں ہوا
 ۴۔ اور اپنی قوم کے پاس اس نبی کو لائیں جو حضرت
 عیسیٰ سے افضل ہیں جنہیں پہلے یم باکرہ اٹھا کر لائی تھیں
 ۵۔ ایسا تو لڑ شریف تو اس کے سبب کفر کے طالع میں کفار
 پر برمی رہا اور وبال آیا۔

۶۔ اور ان غزلوں نے پے در پے بشارت دی کہ مصطفیٰ
 پیدا ہوئے اور سب کو خوشی حاصل ہوئی۔

یہ تو ولادت شریف کا بیان ہوا اور بیشک آپ کے
 تولد شریف کے ذکر کے وقت کھڑا ہو کر ان باتوں نے
 جو صاحب روایت و روایت ہیں اچھا جائے۔

لے سید محمد دحلان نے سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ گو نہیں معلوم ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر سنئے
 میں تو آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ قیام ستمن ہے کیونکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اور
 اس فعل کو اکثر علمائے جو معتقد اسے استہیاء کیا ہے۔ علامہ طبری نے اپنی سیرت نبویہ میں لکھا ہے کہ عین نے روایت کی ہے کہ
 امام سبکی کے پاس اکثر علماء وقت جمع تھے پس کسی نے اس مجلس میں امام عمری کا یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح میں پڑا ہے
 قلیل ملج المصطفیٰ الخط بالذهب علی ورق من خط احسن من کتب
 وان تنهض الاشراف عند سماعه قیام صغوفاً وجشياً علی الרכب
 پس اس وقت تمام حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اس مجلس میں بڑا انس پیدا ہوا۔ قیام کی طبع مولود شریف کا کرنا اور
 لوگوں کا اس کے لئے جمع ہونا بھی ستمن ہے۔ امام فردوسی کے استاد امام ابو شامہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے
 دن جو صدقات و احسان اور نیت خوشی کا اظہار ہوتا ہے وہ ہمارے زمانے کی برکات حسد سے ہے کیونکہ فقرائے ساتھ
 احسان کے علاوہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا بغیر کے کرنے والے کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور یہ
 کا شکر کرتا ہے کہ اس نے ہر یہ احسان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے

فَطَوَّلَ لِمَنْ كَانَ تَعْلِيَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَايَةَ مَرَامِهِ وَمَرَمَاهُ ○

عَظِيمِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ

بِعَرَفِ شَيْخِي مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمِ

وَبِرِزْوَانِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ وَأَضْعَايْدِيهِ عَلَى الْأَنْدِ

رَافِعَارَأْسَهُ إِلَى اسْتِمَارِ الْعِلْيَةِ ○ مَوْمِيكَ بِذَلِكَ

الرَّفْعِ إِلَى سُودِدِهِ وَعِلَاهِ ○ وَمَشِيرِ إِلَى فَوْضِهِ قَدْ رَفَعَنِي

سَائِرَ النَّبِيِّ ○ وَأَنَّهُ لِحَبِيبِ النَّبِيِّ حَسَنَتٌ طِبَاعُهُ وَ

بِجَايَاهُ ○ وَدَعَتِ أُمُّهُ عَبْدَ الطَّلَبِ وَهُوَ يَطُوفُ

بِهَاتِيكَ الْبَنِيَّةِ ○ فَاقْبَلْ مَسْرَعًا وَنَظَرًا إِلَيْهِ وَبَلِّغْ

مِنَ الشَّرَفِ مَنَاهُ ○ وَأَدْخُلْهُ الْكَعْبَةَ الْغُرَاءَ وَقَامَ

يَدْعُو خُلُوصَ الْبَنِيَّةِ عَمَّا شَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مَا صَنَعَ بِهِ

عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ ○ وَوَلَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَضِيفًا مَخْتُونًا مَقْطُوعَ السَّرَّةِ بِيَدِ الْقَدَمِ الْإِلَهِيَّةِ

طِبَّادَ هَيْئًا مَكْهُولَةً بِكُلِّ الْعِنَايَةِ عَيْنَاهُ ○

وَقَبِلَ خَنَتَهُ جَدَّةً بَعْدَ سَبْعِ كِيَالٍ سَوِيَّةٍ ○

وَأَوَّلَهُ وَأَطْعَمَهُ وَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا أَوْ كَرَّمَ مَثْوَاهُ ○

عَظِيمِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ

بِعَرَفِ شَيْخِي مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمِ

میں سادات ہے اس شخص کو جس کی مراد و مقصود کی کمالیت
بنی علیہ السلام کی تعلیم ہو۔

الہی بھٹو درود و سلام

بھٹو کن قبر حسیہ السلام

اور آنحضرت علیہ السلام پیدا ہوئے اس حال میں کہ

اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھے ہوئے تھے اور اپنا سر

بلند آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ اس سر اٹھانے

سے آپ اپنی سروراری اور اعلیٰ مراتب اور راری مخلوقات

سے برتر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اور نیز اس ار کی

طرف کہ آپ وہ حبیب ہیں جن کی طبیعت اور اخلاق نیک

ہیں۔ آپ کی والدہ نے عبد المطلب کو بلایا جو بیت اہد

کا طواف کر رہے تھے پس وہ جلدی آئے اور آنحضرت کی

طرف دیکھا اور خوشی سے اپنی رازوں کو ہونچے۔ آنحضرت

کو کعبہ شریف میں لے گئے اور کھڑے ہو کر خلوص نیت سے آپ

کے لئے دعا کی اور خدا کے اس احسان و عطیہ کا شکریہ کیا۔

آنحضرت علیہ السلام پیدا ہوئے پاکیزہ۔ قدرت الہی کے آقا

سے ختنہ کئے ہوئے اور ناف بریدہ۔ پاک فرما فی حجرہ۔ اور

دونوں آنکھیں عنایت الہی سے سرگین۔ بعض نے کہا ہے کہ پوری

سات راتوں کے بعد آپ کے دادا نے آپ کا ختنہ کیا اور دلچسپی

دیا اور کھانا کھلایا اور آپ کا نام محمد رکھا اور آپ کے لئے اچھی جگہ بنا

الہی بھٹو درود و سلام

بھٹو کن قبر حسیہ السلام

راقبہ صاحبہ صفحہ ۱۱) میں۔ امام سخاوی نے کہا کہ مراد شریف کا کرنا قرون ثلاثہ (یعنی آجین) کے بعد حادث ہوا۔ پھر اس وقت

رقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۱ سے چھوٹ کر ہر شہر کے سلطان مولود شریف کرتے ہیں اور انکی مائیں طبع کے صدقات دیتے
 ہیں اور شوق سے مولود پڑھتے ہیں۔ جسکی برکتوں سے اپنے فضل عظیم ظاہر ہوتا ہے۔ ابن جوزی نے کہا کہ مولود شریف کے
 خواص سے یہ ہے کہ اس سال ان رہتا ہے اور آرزو اور مقصد جلد حاصل ہوتا ہے۔ پادشاہ نہیں ہے پہلے مولود شریف کو ملک
 مظفر ابوسعید صاحب اربل نے جاری کیا اور حافظ ابن وحید نے اس کے لئے ایک سالہ مولود کا لیف کیا جسکا نام التوفیق مولود
 البشیر الذی رکھا۔ ملک مظفر نے اس کے صلے میں ابن وحید کو ایک ہزار دینار دئے اور مولود شریف کیا۔ شاہ مظفر بیج
 الاول میں مولود کیا کرتا تھا اور بڑا مجمع ہوا کرتا تھا۔ ملک موصوف سرور اہل فہم۔ شجاع۔ دلیر۔ عامل۔ عالم اور عادل تھا۔
 اس کی سلطنت دیر تک رہی۔ یہاں تک کہ اس نیک سیرت و نیک طبعیت نے چھ سو قیس ہجری میں انتقال فرمایا جبکہ وہ شہر
 عکاس میں فرنگیوں کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ سبط ابن جوزی نے راء الجہان میں لکھا ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے جو ملک مظفر
 کے دسترخوان پر کسی مولود میں حاضر ہوا۔ بیان کیا کہ میں نے اس میں پانچ ہزار جریوں کی سیراں مہنی ہوئی۔ اور اس ہزار
 مرغیاں اور ایک لاکھ ملائی کی طشتریاں اور قیس ہزار طوسے کی رکابیاں شمار کیں۔ مولود شریف میں اس کے پاس بڑے
 بڑے علما و صوفیہ کرام حاضر ہوا کرتے تھے۔ وہ ان کو خلعت دیا کرتا تھا اور انکے لئے حورو و لہان وغیرہ جلا کر دیتا تھا۔ اور
 مولود پر مین لاکھ دینار خرچ کیا کرتا تھا۔ حافظ ابن حجر نے مولود شریف کی اصل کو حدیث سے ثابت کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ
 صحیح بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ تو دیکھا کہ بیوہ عاشرہ کے دن رجزہ رکھتے
 ہیں۔ آپ نے ان سے سب دریافت کیا انہوں نے عرض کی کہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت یونس
 کو نجات دی۔ ہم شکر یہ ہیں اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم تمہاری نسبت حضرت موسیٰ کے زیادہ قریب
 ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابولہب کو خواب میں دیکھا کہ دو شنبہ کے روز اس کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اس کی
 دو انگلیوں سے پانی نکل آتا ہے جسے وہ پی لیتا ہے۔ اس تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد
 کر دیا تھا جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری دی تھی۔ اور تھامے ملک شام کے حافظ
 شمس الدین محمد بن ناصر رحمہ کرے جنہوں نے کہا ہے اذاکان هذا کافر جاء ذمہ۔ و ثبت
 یداہ فی الجحیم مخلصا۔ اقی انہ فی یوم الاثنین دافعا۔ یخفف عنہ
 للسنہ و رباً جملدا۔ فما الظن بالعبد الذی کان عمرہ باحد مسرورا و مات موحدا۔
 یعنی ابولہب جو کافر تھا جس کی نذرت میں آیا ہے کہ اسکے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ جب ایسے کافر پر اللہ
 کی ولادت پر خوش ہونے کے سبب ہر دو شنبہ کو عذاب میں تخفیف کیجائے۔ تو اس بندے کی نسبت کیا گمان ہو گا جو غیر ہرگز

وَقَطَعَ عِنْدَ وَكَادَتْهُ خَوَارِقُ وَغَرَابُ غَيْبَةٍ
 اِرْهَاصُ لَنْبُوتِهِ وَاَعْلَامُ بَابِهِ مَخْتَارُ اللّٰهِ مَحْتَبَا
 فَزِيدَتِ السَّمَاءُ حِفْظًا وَرَدَّ عَنْهَا الْمُرَدَّةُ وَ
 ذَوُ النُّفُوسِ الشَّيْطَانِيَّةِ وَرَجِمَتِ النُّجُومُ
 النَّيَّاتِ كُلُّ رَجِيمٍ فِي حَالٍ مَّرْقَاةٍ وَ
 نَدَلَتْ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْجُمُ
 الزُّهْرِيَّةُ وَاسْتَنَارَتْ بِنُورِهَا وَهَادَ الْحَرَمُ وَرَبَّاهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت غیب سے
 عجیب غریب اور خارق عادت ایسی ظاہر ہوئیں تاکہ آپ
 کی نبوت کی بنیاد پڑ جاتے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ
 اللہ کے برگزیدہ و پسندیدہ ہیں۔ آسمان کی حفاظت نہ
 ہو گئی۔ اور سرکش جن و شیاطین اُس سے روکے گئے۔
 اور ہر ایک شیطان مردود پر آسمان پر چڑھنے کی حالت
 میں شہاب ثاقب گرائے گئے۔ اور روشن ستارے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے اور اُن کے نور سے حرم
 شرف کی پست زمین اور ٹیلے روشن ہو گئے۔

۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شیاطین پہلے آسمانوں سے نہیں روکے جاتے تھے۔ آسمانوں
 میں جا کر ان امور کی خبریں لایا کرتے تھے جو زمین پر مقرب و قریب وقوع میں آنے کو ہوتے تھے۔ پس کاهنوں کو بتا دیا
 کرتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تو تین آسمانوں سے اور برابر روایت وہب چار سے روکے گئے۔ جب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو تمام آسمانوں سے روکے گئے۔ اور آسمانوں کی حفاظت شہاب ثاقب سے کی گئی۔
 سیرت طیبہ۔

۲۔ ابو نعیم نے دلائل النبوة میں اور نیز سبقتی نے بالاسنا و لکھا ہے کہ عثمان بن ابی العاص نے کہا کہ مجھے سیری اس زمانہ
 تغنیہ نے خبر دی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ آمنہ کے پاس درود کے وقت حاضر تھی پس میں تاروں
 کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ اتنے نزدیک ہو گئے کہ میں نے خیال کیا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے اتنے۔ ستاروں کا نزدیک ہونا
 آنحضرت کی تعظیم کے لئے تھا۔ کسی اور نبی کے لئے ایسا وقوع میں نہیں آیا۔ وائل ابی نعیم میں حدیث سفار بنت عمرو
 میں ہے۔ قالت الشفاء فاضا لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الشام
 یعنی سفار نے کہا پس مشرق اور مغرب کا درمیان میرے واسطے روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض
 محل دیکھے۔

وَجُجَّ مَعَهُ نُورًا ضَاعَتْ لَهُ قُصُورُ شَامِ
 الْقَيْصَرِيَّةِ خَرَاهَا مِنْ بَطَاحِ مَكَّةَ دَاوَرَةً وَمَغْنَاهُ
 وَأَنْصَبَ عَ الْإِيَّوَانُ بِالْمَدَائِنِ الْكُسْرَ وَيَنْفِلُ الَّذِي
 رَفَعَ الْوُشُرَ وَأَنْ سَفَلَهُ وَسَوَاهُ ۝ وَسَقَطَ أَرْبَعُ
 عَشْرَةَ مِنْ شُرَفَاتِهِ الْعُلُويَّةِ ۝ وَكُسِرَ مَذْكَبُ كُسْرَى
 لَهْوَلِ مَا أَصَابَهُ وَعَرَاهُ ۝ وَخَدَّتِ الْمَنِيرُ الْعَبُودَةَ
 بِالْمَمَالِكِ الْفَارِسِيَّةِ ۝ لَطُلُوعِ بَذَرِهِ الْمَنِيرِ وَ
 إِشْرَاقِ حَيَاتِهِ ۝ وَغَاضَتْ بِحَبْرَةٍ سَاوَةً وَكَانَتْ
 بَيْنَ هَمْدَانَ وَتَمَرٍ مِنَ الْبِلَادِ الْعَجَمِيَّةِ ۝ وَ
 جَفَّ أَذْكَفٌ وَكَفَّ مَوْجَهَا التَّجَاجُ يَنَابِيعُ
 هَاتِيكَ الْمِيَاهِ ۝ وَفَاضَ وَادِي سَمَاوَةٍ وَهِيَ
 مَغَارَةٌ فِي فَلَاةٍ وَبَرِيَّةٍ ۝ لَمْ يَكُنْ بِهَا قَبْلُ مَاءٌ
 يَنْقَعُ لِطَهَارِ الْكَلَاهِ ۝ وَكَانَ مَوْلِدُ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوفِ بِالْعَرَضِ
 الْمَكِّيَّةِ ۝ وَالْبَلَدِ الَّذِي لَا يُعْصَدُ شَجَرَةٌ
 وَلَا يُخْتَلَى خَلَا ۝ وَاخْتَلَفَ فِي عَامٍ وَلَا دَيْهٍ
 فِي شَهْرٍ مَا فِي يَوْمٍ عَلَى أَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ مَوْجِدَةٍ ۝

تولد کے وقت آنحضرت کے ساتھ ایسا لرزکا کہ جس سے
 شام کے قیصری محل روشن ہو گئے۔ پس ان محلوں کو ان
 لوگوں نے دکھیا کہ جن کے مکان اور گھر کو شرف کی
 دادی میں تھے۔ کسرے کے شہر دائن میں وہ محل بھٹ
 گیا جس کی صحبت و شیرواں نے بلند کی تھی اور اسے
 دست و بار کیا تھا۔ اس محل کے اونچے نگروں میں سے
 چودہ گر پڑے۔ اور اس دشت سے جو اسے پہنچی اور
 اس پر طاری ہوئی کسرے کی سلطنت پر آگندہ ہو گئی۔
 اور آنحضرت کے درمیان کے پڑھنے اور چرے کے روشن
 ہونے سے وہ آگ جو مالک فاس میں پوجی جاتی تھی بجھ
 گئی۔ اور بحیرہ ساوہ جو بلادیم میں ہمدان اور قم کے درمیان
 تھا زمین میں جذب ہو گیا اور جب اس کی لہر کا چارمی پانی
 بند ہو گیا۔ تو اس پانی کے سوتے خشک ہو گئے۔ اور
 داوی ہماوہ جو جبل و صحرا میں ایک بیابان تھا اس کی
 ندی بالاب سے لگی حالانکہ اس میں پہلے آنا پانی تھا کہ
 پیاسوں کا طلق نہ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش
 میں جس جگہ ہوئی جو کہ کی میدان میں مشہور ہے اور اس شہر میں ہر
 کہ جسے دختہ اور سبز گھاس کے کاٹے جانے کی ممانعت ہے۔
 ولادت کے بعد کے سال اور مہینے اور گیارہویں طہائے مختلف قول مروی

عہ وائل ابی نعیم میں حدیث ثانی غزوہ میں جس کی عمر دیرھ سال کی تھی مذکور ہے کہ کسرے نے یہ واقعات دیکھ کر ہزیم
 فاس سے ان تمام کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ عرب کی طرف سے کوئی حادثہ وقوع میں آئے گا۔ تب کسرے نے نعمان بن
 کوٹھا کہ میرے پاس عرب کے کسی عالم کو بھیج دو جو میرے ہمالوں کا جواب دے۔ نعمان نے عبدالمسیح بن حیان کو بھیجا۔ جب
 کسرے نے عبدالمسیح کو سب قصہ سنایا۔ تو اس نے کہا کہ اس کا علم میرے اس شیخ کے پاس ہے جو شام کے مشرقی حصے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱) میں رہتا ہے۔ اس پر کرسٹ نے عبدالمسیح کو ملک شام میں سطح کے پاس بھیجا۔ جب عبدالمسیح وہاں پہنچا۔
 تو سطح بسترگ پر پڑا ہوا تھا۔ عبدالمسیح کی طرف سر اوٹھا کر الہام سے کہا۔ عبدالمسیح تھوڑی سی سطح۔ وقد ادنی
 علی الصریح۔ بعثک ملک بنی ساسان لا یتجاس الا یوان۔ وحمود النیران۔ ورویا المویذان۔
 وائی ابلا صعبا۔ تفودخیلا عرابا۔ قد قطعت دجلہ وانتشرت فی بلاد فارس یا عبدالمسیح
 اذا ظهرت التلاوة۔ وغارت بحیرہ ساوہ۔ وخرج صاحب الهراوة۔ وفاض وادی السماوہ۔ فلیست
 الشام لسطح بشام یملک منہم ملوک وملکات۔ علی عدد الشرافات۔ وکلما ہوات ات
 یعنی اے عبدالمسیح۔ تو سطح کے پاس آتا ہے حالانکہ وہ تو پاؤں پر گویا ہے۔ تجھ کو بنی ساسان کے بادشاہ نے بھیجا ہے کیونکہ
 اس کا مل (لوگوں کو) گیا ہے اور آگ سمجھ گئی ہے۔ اور مویذان نے خواب میں دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں
 کو لئے جاتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے دجلہ کو عبور کیا اور بلاد فارس میں پھیل گئے۔ اے عبدالمسیح جب
 تلاوت ظاہر ہوگی اور بحیرہ ساوہ زمین میں جذب ہو جائے گا۔ اور صاحب ہراوے محمد مصطفیٰ (ص) ظاہر ہو جائے گا۔
 اور وادی سماوہ لباب ہو جائے گی۔ تو شام سطح کے لئے شام نہ رہے گا۔ انہیں سے کنگروں کے عدد کے موافق
 بادشاہ اور ملکہ ہوں گی۔ اور جو آنے والا ہے۔ اگر رہے گا اتنے۔ یہ کہہ کر سطح مر گیا۔ جیسا اس نے کہا تھا۔ ظہور میں آیا۔
 کوشیرواں سے یزدگرد تک جو وہ ملک مکہ تخت فارس پر بیٹھے۔ پھر تمام فارس مسلمانوں کے قبضہ میں
 آگیا۔

اے یہ بحیرہ چھیل لبا اور اسی قدر چڑھا تھا۔ ایسے بڑے بحیرے کا خشک ہو جانا بجز خوارق ہن۔
 اے سماوہ ایک گاؤں تھا شام کو فہم کے در بیان۔

اے یہ ارشاد جناب رسالت اکبر نے فتح مکہ کے روز فرمایا تھا۔ جیسا کہ کتب حدیث سے ظاہر ہے۔

وَالرَّاحِ فِي يَوْمٍ إِثْنَيْنِ ثَلَاثِينَ عَشْرًا مِنْ شَهْرِ
رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِيلِ الَّذِي صَدَّقَهُ اللَّهُ
عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاهُ ۝

عَطِرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
بِعَرَفِ شَذِيٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمِ
وَارَضَعَتْهُ أُمُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا
ثُمَّ ارْضَعَتْهُ ثَوْبَةَ الْأَسْلِيَّةِ ۝ الَّتِي اعْتَقَهَا
أَبُو لَهَبٍ حِينَ وَافَتْهُ عِنْدَ مِيلَادِهِ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِبَشْرَاهُ ۝ فَأَرْضَعَتْهُ مَعَ
أَنبَهَامِ مَرْوَجٍ وَأَبْنَى سَلَمَةَ وَهِيَ بِمَحْفِيَّةٍ ۝
وَارْضَعَتْ قَبْلَهُ حُسْرَةَ الَّذِي جِئَ فِي نَصْرَةِ
الدِّينِ سَرَاهُ ۝ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْعَثُ إِلَيْهَا بِصَلَاةٍ وَكُسُوفَةٍ هِيَ بِهَا حَرِيْفَةٌ ۝ إِلَى
أَن أَوْرَدَهُمْ كَلْبًا رَأَى الدُّمُونِ الضَّرِيحَ وَوَرَاةَ
فِيلٍ عَلَى دِينٍ قَوْمِهَا الْفِتَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ ۝
وَقِيلَ أَسْلَمْتُ اثْبَتِ الْخِلَافَ بِنُحْدِ الْحَكَاةِ
ثُمَّ ارْضَعَتْهُ الْفَتَاةُ حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ ۝

قول راجح یہ ہے کہ آپ کی پیدائش ذو الحجۃ کے دن
ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ سال فیل میں
ہوئی۔ وہ فیل جس کو اللہ نے حرم شریف سے روک لیا
اور اسے بچا لیا۔

الہی عطر و درود و سلام معطر کن قبر خیر الانام
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ نے کئی
دن دود پلایا۔ پھر ثویبہ نے جو بنی اسلم سے تھی آپ کو
دود پلایا۔ اسی ثویبہ کو ابو لہب نے ہزا کر دیا تھا جس وقت
وہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشخبری
نے کراں کے پاس آئی تھی۔ ثویبہ نے آپ کو اپنے بیٹے
سروح اور ابولہب (بن عبد اللہ مخزومی) کے ساتھ دود
پلایا تھا۔ اور وہ آپ پر بڑی مہربان تھی۔ آپ سے پہلے
ثویبہ نے حضرت حمزہ (بن عبد المطلب) کو دود پلایا تھا۔
جن کی جو انزوی دین کی مدد میں تعریف کی گئی ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ کو انعام و لباس بھیجا کرتے
تھے جس کی وہ سزاوار تھیں۔ یہاں تک کہ موت کے قاصد
نے اس کی سیت کو شقی قبر میں اتار دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ
اپنی قوم یعنی جاہلی گروہ کے دین پر مری سارے بعض یہ بھی
کہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئی تھی۔ اس خلاف کو ابن سنیہ
نے ثابت کیا اور حکایت کیا ہے۔ پھر آپ کو جو ان عورت حلیمہ
سمیہ نے دود پلایا۔ اور قوم میں سے ہر ایک نے

۱۲۳) حاشیہ صفحہ ۲۳) ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن سند امام و حافظ حدیث تھے۔ ابو الشیخ نے کہا کہ وہ ہمارے استادوں کے استاد اور ان کے امام ہیں انہوں نے سہل بن عثمان کا زمانہ پایا ہے۔ رجب سنہ تین سو ایک ہجری میں وفات پائی۔ علامہ زہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں انکا حال لکھا ہے۔ سیرت حلبیہ میں ہے کہ ثور بن عبد اللہ کے کسی نے ذکر نہیں کیا۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ طبقات ابن سعد میں وہ قول مذکور ہے جو دالت کرتا ہے کہ ثور بن ایمان نہ لائی تھی۔ لیکن ابن سعد کی نقل اس سے رو نہیں ہو سکتی۔ اور سیوطی کے خصائص صغریٰ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جن عورتوں نے دودھ پلایا وہ سب اسلام لائی ہیں مگر ثور بن عبد اللہ کے بیٹے سروح کے ایمان لانے پر یہ واقعہ نہیں ہوا انتہ

۱۲۴) ابن اسحاق نے بروایت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب لکھا ہے کہ علیمہ نے کہا کہ میں اپنے شہر سے حج اپنے خاوند اور بچے کے بنی سعد بن بکر کی عورتوں کے ساتھ شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلی۔ قحط سالی کا یہ عالم تھا کہ ہمارے پاس کچھ نہ راقا۔ میں اپنی سفید دلاز گوش پر سوار تھی اور ہمارے ساتھ ہماری غریبہ اونٹنی تھی جو اللہ کی قسم دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ دیتی تھی۔ بھوک سے اپنے بچے کی گریہ وزاری کے سبب ہم رات بھر نہ سوتے تھے۔ نہ تویری چھاتی میں آناؤں تھا کہ آسے کافی ہوتا اور اونٹنی دودھ دیتی تھی کہ اس کی صبح کی خوراک بنتا۔ گر ہم بارش و کشالیش کی امید کرتے تھے۔ انقص میں اپنی دلاز گوش پر سوار ہو کر نکلی جو اسی کزور دلاز تھی کہ اس نے قافلے کو روک لکھا یہاں تک کہ یاخبر ان پر گراں گزری۔ اس طرح ہم مکہ میں پہنچے۔ ہم میں سے جس عورت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کئے جاتے تھے۔ وہ انکار کر دیتی تھی جب آسے یہ کہا جاتا تھا کہ وہ یتیم ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم بچے کے آپ سے بھلائی کی امید کیا کرتی تھیں۔ ہم کہا کرتی تھیں کہ فلاں تو یتیم ہے۔ اس کی ماں اور دادا کیا سلوک کرے گا۔ پس ہم یتیم کو اس سبب سے پسند نہ کیا کرتی تھیں۔ میرے ساتھ کی عورتوں کو تربیت کے لئے بچے مل گئے۔ وہ آپسی کے وقت میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ کسی شیر خوار بچے کے بغیر واپس جاؤں۔ اللہ کی قسم۔ میں اس یتیم کو لے چلتی ہوں۔ اس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں آسے ہی بے چلو۔ خدا اس میں ہمیں برکت دے گا۔ میں آسے ساتھ لے کر گھر کی طرف چلی۔ جب میں نے آسے اپنی گود میں لیا۔ تو میری دونو چھاتیوں سے دودھ نکل آیا۔ دائیں چھاتی سے آپ نے اور بائیں سے آپ کے دودھ بھائی (عبد اللہ بن ابی مرثد) نے پیا یہاں تک کہ دونو سیر ہو گئے اور سو گئے۔ میرا خاوند اس اونٹنی کی طرف آٹھا۔ ناگاہ اس کے حقن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے آٹھا دودھ یا کہ میرے خاوند اور میں نے سیر ہو کر پیا۔ اور رات آرام سے گزری۔ جب صبح ہوئی۔ تو میرا خاوند کہتا تھا۔

وَكَانَ قَدْ دَخَلَ كُلُّ مَنِ الْقَوْمِ نَدَىٰ بِهَا لِفَقْرِهَا
 وَأَبَاهُ ۝ فَأَخَصَبَ عَيْشَهَا بَعْدَ الْحُلِّ قَبْلَ
 الْعَيْشِ ۝ وَدَرْتَدَىٰ بِهَا يَدِرْدَرٌ لَبَنَهُ
 لِلْمَيْنِ مِنْهَا وَلَبَنَ الْأَخْرَ لَخَاهُ ۝ وَأَصْبَحَتْ
 بَعْدَ الْهَزَالِ الْفَقْرُ غَنِيَةً ۝ وَسَمِنَتِ الشَّارِفُ
 لَدَيْهَا وَالشَّيَاءُ ۝ وَأَخْجَابَ عَنْ جَانِبِهَا كُلُّ
 مِلَّةٍ رَمَزِيَّةٍ ۝ وَطَرَزَ السَّعْدُ بَرْدَ عَيْشِهَا
 الْهِنِّيَّ وَوَشَاءُ ۝

عَظِيمًا اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحَةٍ وَتَسْلِيمِ
 وَكَانَ يَشُبُّ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ الصَّبِيِّ فِي

اُس کی چھاتی کو محتاجی کے سبب روک دیا تھا اور وہ
 پوانے سے انکار کر دیا تھا۔ پس طیر علی کے بر شام سے
 خوشحال ہو گئی اور اُس کی چھاتیوں سے بھرت و دودھ
 نکلا۔ وہ اُس چھاتی سے آنحضرت کو اور بائیں سے آپ کے
 رضاعی بھائی (عبدالمہدی) کو دودھ پلایا۔ اور
 وہ لاغری اور محتاجی کے بعد ملامت ہو گئی اور اُس کی
 عرسیدہ ازبانی اور بچیاں کوئی بچیاں۔ اُس کی ساری
 سختی اور مصیبت دودھ ہو گئی۔ اور سعادت نے اُس کی
 خوشگوار زندگی کی چادر کو پوشیدہ اور منقش کر دیا۔

الہی بظہر دودھ و سلام
 معطر بکین قرخیر افلام
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عنایت الہی سے ایک

ربیعہ حاشیہ صفحہ ۲۴) اے طیر۔ اللہ کی قسم تو نے مبارک بچہ لیا ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے۔ میں نے آنحضرت کو اپنے
 ساتھ دراز گوش پر سوار کر لیا۔ وہ دراز گوش قافلے کو پیچھے چھوڑ گئی۔ آنگے دراز گوشوں میں سے کوئی اُس کے برابر نہ
 چل سکتا تھا۔ میرے ساتھ کی عورتیں تعجب ہو کر کہتی تھیں۔ اے ابو ذؤب کی مٹی۔ کیا یہ وہی دراز گوش نہیں۔
 جس پر تو سوار ہو کر نکلی تھی۔ میں ان سے کہتی تھی۔ اللہ کی قسم۔ یہ تو وہی ہے۔ اس طرح ہم اپنے گھر پہنچے۔ آنحضرت کی
 برکت سے میرا بیڑ شام کو سیر ہو کر آنا اور خوب دودھ دینے والوں کے ریوڑ بھوکے آتے اور دودھ کا ایک قطرہ نہ
 دیتے۔ جب آپ دو سال کے ہو گئے۔ تو میں نے آپ کا دودھ چھڑا دیا۔ اور آپ کی والدہ کے پاس لے کر آئی۔
 میں نے اُن سے کہا۔ کاش تو اپنے بیٹے کو میرے پاس رہنے سے یہاں تک کہ قوی ہو جائے۔ کیونکہ مجھے اسپر
 دہاے مکہ کا ڈر ہے۔ پس بی بی آمنہ نے آپ کو ہمارے ساتھ واپس کر دیا۔ اللہ کی قسم ہیں آئے ہوئے کچھ
 مہینے (دو یا تین) گزرے تھے کہ ایک روز آپ اپنے دودھ بھائی کے ساتھ ہمارے گھروں کے پیچھے
 ہماری بھیروں میں تھے۔ کتنا گاہ آپ کا بھائی دودھ آیا اور مجھ سے اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) اُس قریشی بھائی کو دو شخصوں نے پکڑ لیا جن پر سفید کپڑے ہیں اور پہلو کے بل لٹا دیا۔ پس اُس کا پیٹ پھاڑا اور وہ دو زواہر اُس کے پیٹ میں اپنا ماتھ ڈالے ہوئے ہیں۔ اُس پر میں اور آپ کا باپ آپ کی طرف نکلے۔ دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ میں اور آپ کا باپ دو زواہر کے گلے لپٹ گئے۔ پس ہم نے کہا۔ بیٹے تجھے کیا ہوا۔ آپ نے تمام ماجرا بیان کیا۔ پس ہم آپ کو اپنے خیمہ میں لے آئے۔ میرے خاوند نے کہا۔ اے علیر۔ مجھے ڈر ہے اس لڑکے کو کسی جن جھوٹ کا آسیب ہے۔ اے آسیب ظاہر ہونے سے پہلے اس کے کنبے میں چھوڑ آ۔ میں آپ کو لے کر آپ کی ماں کے پاس آئی۔ اور بڑے اصرار کے بعد اُن سے حقیقت حال بیان کی۔ ماں نے کہا۔ اے کی قسم۔ اِن پر شیطان کو کوئی نفل نہیں۔ میرے بیٹے کی بڑی شان ہے۔ منقر از سیرت ابن ہشام۔ اُس تمام قصے کو اسحاق ابن راہویہ اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے بھی روایت کیا ہے۔ شرح ابن جریر علی المزنی

۱۰ جو عورتیں محتاج ہوتی ہیں۔ قلت غذا کے سبب اُن کی چھاتی میں عموماً درد کم ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اُنہیں لکھو دے۔ وہ عموماً اُسے اپنے کھانے میں صرف نہیں کرتیں۔ بلکہ دیگر ضروریات میں صرف کر دیتی ہیں۔ چونکہ علیر محتاج تھیں۔ اس لئے قوم میں سے کوئی اُسے بچہ تربیت کے لئے نہ دیتا تھا۔

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

الشَّهِيرِ بِعِنَايَةِ رَبِّيَ نَبِيَّةٍ ۝ فَقَامَ
عَلَى قَدَمَيْهِ فِي ثَلَاثٍ وَمَشَى فِي
خَصْبٍ - وَقَوَّيْتُ فِي تِسْعٍ مِنَ الشُّهُورِ
بِفَضْلِهِ النُّطْقِ قَوَاهُ ۝ وَشَقَّ الْمَلَكُ الْكَانِ
صَدْرَهُ الشَّرِيفَ لَدَيْهَا وَخَرَجَا
مِنْهُ عُلْقَةً دَمَوِيَّةً ۝ وَأَزَالَ مِنْهُ
حَقْلَ الشَّيْطَانِ وَيَا لَشَيْخٍ غَسَلَاهُ ۝
وَمَلَّاهُ حِكْمَةً وَمَعَانِي إِيْمَانِيَّةً ۝
ثُمَّ خَاطَاهُ وَبَخَّاتِهِ النَّبُوَّةَ خَتَمَاهُ ۝
وَوَزَنَاهُ فَرَجًا بِأَلْفٍ مِنْ أَمْتِهِ أَمَّةَ الْخَيْرِيَّةِ ۝

میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے لڑکے ایک مہینے
میں بڑھتے ہیں۔ تین مہینے میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو
گئے۔ پانچ مہینے میں چلنے لگے۔ اور زمین میں آپ کے
قویٰ نصیوح کلام کرنے پر قادر ہو گئے۔ جب آپ علیہ صلی
کے ہاں تھے تو دہشتوں نے آپ کا سینہ مبارک
پھاڑا۔ اُس جس سے ایک خون کی ہشکئی نکالی۔ اور
آپ سے شیطان کا حصہ نکال ڈالا۔ اور اُس کو برف
سے دھویا اور حکمت اور ایمان کی باتوں سے بھر دیا۔
پھر اُسے سی دیا۔ اور مہر نبوت کے ساتھ اُس پر نشان
کر دیا۔ اور آپ کو وزن کیا۔ تو آپ اپنی نیک امت کے
ہزار آدمیوں پر وزن میں غالب آئے۔

یہ وہ مہر نبوت جو آپ کی نبوت کی علامت تھی۔ آپ کے دو نشانوں کے درمیان تھی۔ اور بوقت تولد بروز دھنی۔
اور جو یہاں مذکور ہے وہ سینہ مبارک پر لگائی گئی تھی۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو سیرت جلیہ۔
یہ ابن اسحاق نے بروایت خالد بن سواد انکلاعی کھارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعد شق صدر ایک
فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ آپ کو آپ کی امت کے ہس آدمیوں کے مقابل وزن کرو۔ پس اُس نے مجھے دس کے مقابل
وزن کیا۔ میں وزن میں ان پر غالب آیا۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ کی امت کے سو کے مقابل وزن کرو۔ پس اُس نے سو کے
مقابل مجھے وزن کیا۔ پس میں وزن میں ان پر غالب آیا۔ پھر اُس نے کہا کہ آپ کی امت کے ہزار کے مقابل وزن کرو۔ پس اُس نے
مجھے ہزار کے مقابل وزن کیا۔ پس میں وزن میں ہزار پر غالب آیا۔ تب اُس نے کہا۔ ان کو جانے دیں۔ اللہ کی قسم
اگر قرآن کو ان کی ساری امت کے مقابل وزن کرے گا۔ تو اللہ آپ اُس پر بھی وزن میں غالب آئیں گے۔
سیرت ابن ہشام

وَنَشَأَصْلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَكْمَلِ الْأَوْصِيَاءِ
 مِنْ صِبَاةٍ كَقَرَدَتْهُ إِلَىٰ أُمِّهِ وَهِيَ بِمَغْدُوحِيَّةٍ
 حَدَّثَنَا مَنْ أَنَّ يُصَابَ بِمُصَابٍ حَدَّثَ تَقْشَاهُ
 وَوَفَدَتْ عَلَيْهِ حَلِيمَةً فِي أَيَّامِ خَدِيجَةَ
 السَّيِّدَةِ الْوَضِيَّةِ ۝ فَجَبَّاهَا مِنْ حَبَابِثِهِ
 الْوَارِثَةِ بِجَبَّاهُ ۝ وَقَدِمَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ
 فَقَامَ إِلَيْهَا وَاخَذَتْهُ الْأَرْحَمِيَّةُ ۝ وَبَسَطَ
 لَهَا مِنْ رِذَائِهِ الشَّرِيفِ بِسَاطَ بَرٍّ ۝
 وَنَدَاهُ ۝ وَالصَّحِيحُ أَنَّهَا أَسْلَمَتْ
 مَعَ زَوْجِهَا وَالْبَنَيْنِ وَالذَّرِيَّةِ ۝ وَقَدْ
 عَدَّاهُمْ فِي الصَّحَابَةِ جَمْعٌ مِنْ ثِقَاتِ
 الرُّوَاةِ ۝

عَطِّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن سے کالترین صاف
 پر نشوونما پایا۔ پھر علیہ نے اگرچہ اس کا بی تو نہ چاہتا تھا
 آپ کو آپ کی والدہ کے سپرد کیا سہاوا آپ کو کوئی نئی
 مصیبت پہنچے جس سے وہ ڈرتی تھی۔ باکرہ سیدہ خدیجہ کے
 زمانے میں علیہ آنحضرت کے پاس آئی تھی۔ تو آپ نے بڑی
 بخشش سے اسے بہت کچھ دیا۔ اور جب آپ کے پاس
 حنین کے دن آئی۔ تو آپ اس کی تنہا کے لئے کھڑے
 ہو گئے۔ آپ کو خوشی حاصل ہوئی اور اپنی چادر مبارک سے
 اپنے احسان و بخشش کا فرش بچایا۔ صحیح ہے کہ علیہ نے
 خاوند اور لڑکوں اور نسل بیت ایمان لائیں اور ثقہ و یور
 کے ایک گروہ نے ان سب کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

شر

الہی بظہر و درود و سلام
 مطہر کن قبر نبی صلاوات

۱۔ حنین کہ اور طائف کے درمیان ایک جنگل کا نام ہے۔ یہاں ایک بڑی بھاری لڑائی جناب سالت آب اور کفار ہوازن
 نصیحت کے درمیان ہوئی تھی۔ مسلمان بارہ ہزار اور کفار چار ہزار تھے۔ مسلمان چونکہ اپنی کثرت پر نازاں تھے۔ اس لئے پہلے
 ہتھی میں آکر ہزیمت ہوئی۔ مگر کوٹ کٹانوں نے خوب لڑائی کی۔ جناب سرور کائنات نے اپنا دلہل زمین پر بٹھا کر ایک مشہ
 خاک کفار پر پھینک دی۔ فوراً کفار کی فوج شکست کھا کر بھاگ نکلی۔ سجدہ قیدیوں کے شیاد بنت الحارث جو آپ کی رضاعی بیٹی
 گرفتار ہو کر آئی۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں۔ اپنے فرمایا۔ اسکی کوئی نشانی شیاد نے جواب دیا
 کہ آپ نے ایک دھیریری پیچہ پر لکھا تھا۔ آپ نے اس کی پشت پر نشان دیکھ کر اس کے لئے اپنی چادر بچھائی اور فرمایا۔ اگر تو
 چاہے۔ تو میرے پاس رہ۔ اگر چاہے تو زادہ وغیرہ دے کر حیری قوم میں بچاؤں۔ اس نے عرض کی کہ مجھے اپنی قوم میں ہونچنا
 دیجئے۔ پس آپ نے اس کو اسکی قوم میں ہونچا دیا۔ ابوہریرہ (صحف استیعاب) نے لکھا کہ شیاد اسلام لے آئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَمَا بَلَغَ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ اَرْبَعَ مِائِينَ
خَصَّتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ ۝ ثُمَّ
عَادَتْ فَوَافَتْهَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْشَعِبُ الْحِجَوْنِ
الْوَفَا ۝ وَحَمَلَتْهُ حَاضِنَتُهُ اُمُّ اَيُّمٍ الْحَبَشِيَّةُ
الَّتِي زَوَّجَهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ بَعْدُ
مِنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَاهُ ۝ وَادْخَلَتْهُ عَلَى
جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَرَقَّ لَهُ
وَاَعْلَى رُفْقِهِ ۝ وَقَالَ اِنْ كُنِيْ بِهَذَا النَّشَاءِ
عَظِيْمًا فَيُفْجَخَنَّ بَيْنَ وَقَرَةٍ وَاَوَاةٍ ۝ وَلَمْ تَشْكُ
فِي صَبَاةٍ جَوْعًا وَلَا عَطَشًا قَطُّ نَفْسُهُ اِلَّا بِبَيْتِهِ

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار برس کے ہوئے
تو آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ نبوی میں آئیں۔
پھر واپس آئیں۔ تو ابو آریاجون کی گھائی میں ان
کی سوت اچھوپائی۔ پس آنحضرت کی خادمہ ام ایمن حبشیہ
نے جس کا نکاح آپ نے اس کے بھوپے آزاد کے ہوتے
غلام زید بن حارثہ سے کر دیا تھا آپ کو ادھالیا اور آپ کے
دادا عبدالمطلب کے پاس لائیں۔ عبدالمطلب نے آپ کو
اپنے آنکوش تربیت میں لیا۔ ادھاپ پر شفقت کی اور
آپ کی بڑی حریت کی۔ اور کہا کہ میرے اس بیٹے کی بڑی
شان ہے۔ پس شاہباش اس کو جو آپ کی تعلیم کرے
اور آپ کے تذکیع نفس کے چھپن میں کبھی بھوکا نہ پھرے گی۔

البقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸ نے آئے تین غلام اور ایک لونڈی اور ان کے اور بھائیوں کا نام مذکور رکھا اور کہا کہ شیخ اسکا
لقب تھا۔ زناو السواد ابن القیم

سے بی بی آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس غرض سے مدینہ میں لے گئی تھیں کہ میرے رشتہ دار بھی آپ کی زیارت سے
مٹے ام ایمن کینت ہے بركہ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن النعمان کی۔ یہ پہلے عبید الحبشی کے نکاح
میں تھیں جس سے امین پیدا ہوئے جو ام حنین میں شہید ہوئے۔ اس امین کے سبب ام ایمن کینت ام ایمن ہے۔ حمید کے بھائی آنحضرت نے
انکا نکاح حضرت زید بن عمار سے کر دیا جبکہ قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ زید سے اسامہ پیدا ہوئے جنہوں نے سلسلہ ہجری
میں خلافت معاویہ میں اتھال کیا۔ ام ایمن آنحضرت کو اپنے والد سے میراث میں آئی تھی۔ جب آنحضرت نے حضرت خدیجہ کو
سے نکاح کیا تو اس کو آزاد کر دیا تھا۔ ام ایمن نے دو بھرتیں کیں۔ پہلے حبثہ کی طرف پھر مدینہ طیبہ کی طرف۔ حضور فرمایا کرتے تھے
ام ایمن امی بھدائی یعنی میری ماں کے بعد ام ایمن میری ماں ہے۔ اور ام ایمن کی زیارت کو اس کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت
صدیق اور حضرت عمر فاروق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ام ایمن کی زیارت کو آیا کرتے تھے۔ اسباب لابن
عبدالبر۔

وَكثِيرًا مَا غَدَا فَاغْتَدَى بِمَا
 زَمَزَمَ فَاشْبَعَهُ وَارَوَاهُ ۝ وَلَمَّا
 انْبَحَثَ يَفْنَاءُ جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 مَطَايَا الْمَنِيَّةِ ۝ كَفَلَهُ عَمُّهُ
 أَبُو طَالِبٍ شَقِيقُ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ ۝
 فَقَامَ بِكَفَالَتِهِ بِعَزْمٍ
 قَوِيٍّ وَهِمَّةٍ وَحَسَبِيَّةٍ ۝
 وَقَدَّمَ لَهُ عَلَى النَّفْسِ
 وَالْبَنِينَ وَرَبَّاهُ ۝
 وَلَمَّا بَلَغَ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً
 رَحَلَ بِهِ إِلَى الْبِلَادِ
 الشَّامِيَّةِ ۝

اور اکثر آپ صبح کو... جاتے۔ پس زرم کا پانی پیتے۔
 اور سیر و سیراب ہو جاتے۔ جب موت کی سواریاں
 آپ کے دادا عبدالمطلب کے صحن میں بٹھائی گئیں۔
 تو آپ کے چچا ابو طالب جو آپ کے والد عبدالمہ کے
 حقیقی بھائی تھے آپ کے کفیل ہوئے۔ ابو طالب نے
 حکم ارادے اور ہمت و غیرت سے آپ کی کفالت کو انجام
 دیا۔ اور آپ کو اپنی ذات اور بیٹوں پر مقدم رکھا۔
 اور آپ کی پرورش کی۔ جب آپ کی عمر بارہ سال کی
 ہوئی۔ تو ابو طالب آپ کو مکہ شام کے شہروں
 کی طرف لے گیا۔

عہ دلائل ابی نعیم میں حدیث ام ایمن میں یوں مذکور ہے۔ قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم شكا جوعا قط ولا عطشا. فكان يغدو إذا اجهد في شرب من ماء زمزم شربة فربما
 عرضنا عليه الغدا فيقول لا أريد أنا شبعان. ترجمہ۔ ام ایمن نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھر کو یا پیاس کی شکایت کہہ ہو۔ جب صبح ہوتی۔ تو آپ جاتے۔ پس زرم کا پانی پیتے۔
 بہت دھرم صبح کا کھانا آپ کے آگے پیش کرتے۔ تو آپ فرماتے میں نہیں چاہتا۔ میں سیر ہوں۔

عہ ابو طالب نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر بارش کے لئے دما کی تھی جو حضور کی برکت سے فوراً
 قبول ہوئی تھی۔ چنانچہ ابن مساکر نے بروایت عظیمیوں ذکر کیا ہے۔ قال قدمت مكة وهم في سنة قحط
 فقالت قریش یا ابا طالب اتخط الوادي واجلب العيال فہلم فاستسقى فخرج ابو طالب
 ومعه غلام كانه شمس وجن انجلت عند سحابة فتماء وحولوا غيلمة فاخذ ابو طالب الغلام
 والصق ظهره بالكعبة وكان الغلام باصبعه وماني السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا

واخذت واغدودق وانجهرله الوادی واخصب النادی والبادی وفي ذلك يقول ابو طالب
 ۛ وايفيد يستقي الغمام بوجهه - ثمال اليتامى عصمة للارامل -

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی طالب (مجاہد) نے کہا۔ میں کہیں آیا اور اہل مکہ قحط سالی میں مبتلا تھے۔ قریش نے کہا۔ اے
 ابو طالب۔ جنگل قحط زدہ ہو گیا۔ اور ہمارے زن و فرزند قحط میں مبتلا ہیں۔ پس آ اور بارش کے لئے
 دعا کر۔ ابو طالب نکلا اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا وہ تاریخی ابر کا آفتاب تھا کہ جس سے سیاہ
 بادل دور ہو گیا ہو۔ اور اس کے گرد چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے۔ پس ابو طالب نے لڑکے کو لیا اور اپنی
 پیٹھ کب سے لگائی اور اس لڑکے (محمد مصطفیٰ) نے اس کی انگلی پڑی۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا
 ٹکڑا نہ تھا۔ پس بادل چاروں طرف سے آئے لگے۔ اور مینہ برسا اور بہت برسا۔ اور جنگل میں پانی ہی پانی جاری
 ہوا اور شری و بدوی خوشحال ہو گئے۔

اس بارے میں ابو طالب کہتا ہے وہ محمد مصطفیٰ کرے ہیں جن کے چہرے کے وسیلے
 سے نزول باراں طلب کیا جاتا ہے۔ آپ قیوم کے مجاہد اور رائڈوں یا درویشوں کے محافظ ہیں۔
 انتہی مشکلانی و شرح ابن حجر

نَفْسِ اسْلَام

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَقَدْ عَرَفَهُ الرَّاهِبُ بِخَيْرٍ أَيْمًا
حَازَهُ مِنْ وَصْفِ النُّبُوَّةِ وَحَوَاةُ ○
وَقَالَ إِنِّي أَرَاهُ سَيِّدَ الْعَالَمِينَ
وَرَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيَّهُ ○

اور پیر اور اہب نے آپ کو ان اوصاف پرستے
پہچان لیا جو آپ میں سرور تھے اور کہا کہ میں آپ
کو سارے جہان کا سرور اور اللہ کا رسول اور اس
کا نبی گمان کرتا ہوں۔

عن ابی موسیٰ قال خرج ابوطالب الی الشام وخرج معہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشیخ
من قریش فلما اشرقا علی الراهب هبطوا فخلوا رجا لہم فخرج الیہم الراهب وکانوا قبل
ذلک یمرؤن بہ فلا یخرج الیہم قال فہم یجلون رجا لہم فجعل یتخللہم الراهب حتی
جامنا فاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین
بعث اللہ رحمۃ للعالمین فقال لہ اشیاخ من قریش ما علمک بہ فقال انکم حین اشرقتم من العقبة
لہو سق شجر ولا حجر الاخر ساجدا ولا یسجد ان الالنبی وانی اعرفہ بخاتم النبوة افضل من خضرین
کتفہ مثل التفاحہ ثم رجع فصنع لہم طعاما فلما اتاہم بہ کان ہونی رعیۃ الابل فقال ارسلوا
الیہ فاقبل وعلیہ غمامۃ تظللہ فلما دنا من القوم وجدہم قد سبقوہ الی فی شجرۃ فلما جلس
مال فی الشجرۃ علیہ فقال انظروا الی فی الشجرۃ مال علیہ فقال انتدکم علیہ ایکم ولیہ قالوا ابوطالب
فلما نزل یناشدہ حتی رده ابوطالب وبعث معہ ابوبکر بلا لاً وودع الراهب من الکعبۃ
والزیت رواہ الترمذی رمشکوۃ۔ باب فی المعجزات (ترجمہ ابوسے سے روایت ہے۔ کہا
کہ ابوطالب شام کی طرف نکلا اور اس کے ساتھ بنی ہلے اور علیہ وسلم قریش کے بڑھوں میں نکلے۔ جب اہب
رہبر کے قریب پہنچے۔ تو اترے اور اپنے کہاؤں کو کھولنے لگے۔ پس اہب ان کی طرف نکلا۔ اور اس سے
پچلے وہ اس کے پاس سے گزرتے تھے۔ پس ان کی طرف نہ نکلتا تھا۔ راوی نے کہا۔ وہ اپنے کہاؤں سے کھولتے تھے اور
راہب ان کے در بیان پھرتا تھا یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتھ پھڑپھڑایا۔ کہایہ
سارے جہان کا سرور ہے۔ رب العالمین کا رسول ہے۔ اور اس کو سارے جہاں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے
بڑھوں نے پوچھا۔ تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا۔ کہا۔ جس وقت تم گھائی سے پڑھے۔ کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا۔ مگر
مجھ سے میں گر پڑا۔ اور درخت اور پتھر نبی کے سوا دوسرے شخص کو سجدہ نہیں کرتے۔ اور میں ان کو مہر نبوت سے

قَدْ مَجَّدَ لَهُ الشَّجَرُ وَالْحَجَرُ وَلَا يَجْدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ
 آوَاهُ ۝ وَإِنَّا لَجِدُ نَفْعَهُ فِي الْكِتَابِ الْقَدِيمَةِ
 السَّمَاءِ ۝ وَبَيْنَ كِتَابِهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ
 قَدَمَهُ النُّورُ وَعَلَاهُ ۝ وَأَمْرَعَهُ بِرَدِّهِ
 إِلَى مَلَكِهِ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ حِرِّ الْيَهُودِيَّةِ
 فَرَجَّ بِهِ وَلَحْرُجًا وَزَيْنَ الشَّامِ الْمُقَدَّسِ
 بَصْرَاهُ ۝

عَظِيمًا اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمٍ

تحقیق درختوں اور پتھروں نے آپ کو سجدہ کیا ہے۔
 اور درخت اور پتھر سوسے رحم: نبی کے کسی شخص کو
 سجدہ نہیں کرتے۔ اور ہم البتہ آپ کی نسبت کو پرانی
 آسمانی کتابوں میں پاتے ہیں۔ آپ کے دو نشانوں
 کے درمیان مہر نبوت ہے جس کو نور نے گھیرا ہوا ہے۔
 اور آپ کے چپے کہا کہ ان کو کہ میں وہیں سے جاؤں
 کیونکہ ڈر ہے کہیں یہودی ان کو قتل کر دیں پس ابو طالب
 آپ کو وہیں لے آیا اور شام مقدس کے شہر بصرے سے
 آگے بڑھا۔

الہی مہر درود و سلام

محطربین قبر خیر الامام

(بقیہ حاشیہ نمبر ۲۲) جو کہ آپ کے شانے کی ٹہری کے نیچے سب کی مانند ہے۔ پھر راہب واپس آیا اور اُنکے لئے کھانا تیار
 کیا۔ جب وہ اُنکے پاس کھانا لایا۔ تو آنحضرت اونٹوں کے چرانے میں مشغول تھے۔ کہا۔ آپ کو بلاؤ۔ پس آپ آئے اور آپ پر
 بادل سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب آپ قوم کے نزدیک آئے۔ تو اونگو درخت کے سایہ کی طرف آگے بڑھے ہوئے پایا۔ جب آپ
 بیٹھے۔ تو درخت کا سایہ آپ کی طرف ہٹ آیا۔ راہب نے کہا۔ دیکھو درخت کا سایہ آپ کی طرف ہٹ آیا۔ پس کہا تمہیں خدا
 کی قسم۔ بتاؤ۔ انکا دلی کون ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابو طالب۔ پس وہ اس کو خدا کی سوگند دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب
 نے آپ کو وہاں سے کر دیا۔ اور ابو بکر رحمہ نے آپ کے ساتھ بلال کو بھیجا۔ اور راہب نے آپ کو خشک روٹی اور زیتون
 کا تیل زاد راہ کے لئے دیا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ابن حجر نے اصحاب میں لکھا ہے کہ اس حدیث
 کے راوی ثقہ ہیں اور اس میں کوئی شے مشکوک نہیں مگر الفاظ ثبوت صحابہ ابو بکر بلاؤ۔ احتمال ہے کہ یہ الفاظ اس حدیث میں
 درج ہوئی اور کسی ماوی کے وہم کے سبب کسی دوسری حدیث سے منقطع ہوں۔

لے عرب میں حرام میزوں میں جو جنگ ہوئے انہیں حروبہ فجار کہتے ہیں۔ فجار چار ہیں۔ ۱۔ خیر جنگ فجار میں جو چار سال تک
 جاری رہا پانچ لڑائیاں ہوئیں۔ ۲۔ لڑائیاں قریش و کنانہ اور ہوازن کے درمیان تھیں۔ ۳۔ سوچو چھٹی لڑائی کے سبب
 ہوازن غالب ہے۔ چھٹی لڑائی میں جے ام شریکے میں خباب رسالت اب کے چچا آپ کو بھی لے گئے تھے یہ حضور کے وجود با جود
 کی برکت تھی کہ اس روز قریش و کنانہ غالب ہے۔ اس وقت حضور کی عمر چودہ سال کی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کسنت

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسًا وَعَشْرِينَ سَنَةً سَافَرَ إِلَى
بُصْرَى فِي تِجَارَةٍ لِيُخْدِمَةَ الْغَنِيَّةِ
وَمَعَهُ غُلَامٌ مِمَّا مَيَسَّرَ لِيُخْدِمَهُ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَيَقُومُ
بِمَاعِنَاهُ ۝ فَتَنَزَّلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ
لَدَى صَوْمَعَةٍ نَسُتُوذُ رَاهِبًا نَصْرَانِيَّةً ۝
فَعَرَفَهُ الرَّاهِبُ إِذْ قَالَ إِلَيْهِ ظِلُّهَا الْوَارِثُ وَأَوَاهُ ۝

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کے ہوئے۔
مالد اور عورت خریدنے کے لئے آپ بطور تجارت مکہ شام
کو تشریف لے گئے آپ کے ساتھ خدیجہ کا غلام میسرہ
تھاجو آپ کی خدمت کرتا تھا اور آپ کی ضروریات کا
تکفل تھا پس آپ ایک نصرانی راہب نستوڈ نام
کے گرجے کے پاس ایک درخت کے نیچے اترے۔ اس درخت
کا دراز سایہ آپ کی طرف جھک آیا اور آپ کو پناہ دی۔
یہ دیکھ کر اس راہب نے آپ کو پہچان لیا۔

بقیہ صفحہ ۴۳ انبل علی اعمامی مینے میں اپنے چچاؤں سے اپنے دشمن کے تیر روکتا تھا۔ تفصیل کے لئے
دیکھو المعتمد الفری لابن عبد ربہ اور سیرت ابن ہشام۔

لف وائل حافظ ابی نعیم میں یہ قصہ الاستاذ مذکور ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں۔ فتطلع الراهب الی
میسرة وكان يعرفه فقال یا میسرة من هذا الذی نزل تحت هذه الشجرة فقال من
قریش من اهل الحرم قال له الراهب ما نزل تحت هذه الشجرة فظ الانبی ثم قال
انی عسنيہ حمرة قال میسرة نعم لا تفارقه قط قال الراهب هذا هو وهو اخر
الانبياء ویا لیت انی ادرکتہ حین یومر بالخروج

ترجمہ پس راہب میسرہ کی طرف آیا اور اس کو جانتا تھا کہ اسے میسرہ ہے۔ یہ کون ہے جو اس درخت کے نیچے
اترا ہے۔ میسرہ نے کہا اہل حرم میں قریش سے۔ راہب نے میسرہ سے کہا۔ سوائے نبی کے اس درخت کے نیچے کبھی
کوئی نہیں اترتا۔ پھر پوچھا۔ کیا اس کی دونوں آنکھوں میں سرخی ہے۔ میسرہ نے کہا۔ ہاں کبھی ان سے دور
نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا۔ یہ وہی ہیں۔ اور یہی احسن الانبیاء ہیں۔ کاش میں ان کو پاؤں جس وقت
انکو نکلنے کا حکم ہوگا اترتے۔

وَقَالَ مَا نَزَلَ نَحْتُ هَذِهِ الشَّجَرَةَ قَطُّ إِلَّا
نَبِيٌّ ذُو صِفَاتٍ نَقِيَّةٍ ۝ وَرَسُولٌ قَدْ
خَصَّهُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْفَضَائِلِ وَجَبَّاهُ ۝
ثُمَّ قَالَ لِمَيْسَرَةَ أَفِي عَيْنَيْهِ حُسْرَةٌ
اسْتَظْهَارًا لِلْعَلَامَةِ الْخَفِيَّةِ ۝ فَأَجَابَهُ
بِنَعْمٍ فَحَقَّ لَدَيْهِ مَا ظَنَّهُ فِيهِ وَتَوَخَّاهُ ۝
وَقَالَ لِمَيْسَرَةَ لَا تَفَارِقُوهُ وَكُنْ مَعَهُ
بِصِدْقٍ عَزِيمٍ وَحَسَنِ طَوِيلَةٍ ۝ فَإِنَّهُ
مِمَّنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بِالنُّبُوَّةِ وَاجْتَبَاهُ ۝
ثُمَّ عَادَ إِلَى مَلِكَةٍ فَرَأَتْهُ خَلِيجَةً مُّقْبِلًا
وَهِيَ بَيْنَ نِسْوَةٍ

اور کہا کہ اس درخت کے نیچے کبھی کوئی نہیں اترتا
مگر پاکیزہ اوصاف والا نبی اور رسول جس کو اللہ تعالیٰ
نے فضائل کے ساتھ خاص کیا ہو اور درجات عالیہ
عطا کئے ہوں۔ پھر اس نے پوشیدہ علامت کے ظاہر
ہو جانے کے لئے میسرہ سے پوچھا۔ کیا آپ کی دور
آنکھوں میں سرخی ہے۔ میسرہ نے جواب دیا۔ ہاں۔
پس اس کے نزدیک وہ امر ربوت ثابت ہو گیا جس کا
اُسے آپ میں گمان تھا اور جس کو وہ ٹھوٹتا تھا۔ اور
میسرہ سے کہا کہ ان سے جدا نہ ہونا اور بچے اراوے اور
نیک نیتی سے آپ کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ آپ وہ ہیں۔
جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کا شرف عطا کیا ہے اور
برگزیدہ بنایا ہے۔ پھر آپ کہہ کر واپس آئے۔ پس خدیجہ
نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا اور وہ غزوات کے درمیان

لے اس سے ظاہر ہے کہ نبیوں کے سوا اور کوئی شخص اس کے نیچے نہ اترتا تھا۔ اور آپ سے پہلے حضرت یحییٰ و یونس
انبیاء علیہم السلام اس کے نیچے اترے تھے۔ اس درخت کا اس قدر زمانہ طویل تک باقی رہنا اور غیر انبیاء کے نزول سے
اس کا محفوظ رہنا بے شک ممکن اور عاقلی عادت ہے۔ مگر انبیاء کے لئے خوارق ہو کر تھے ہیں جن میں ہمارے
آقائے نامدار جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔
اسے آنکھوں کی سپیدی میں سرخی کا ہونا یہ بھی کتب قدیرہ میں جناب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کی علامت تھی۔

فِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرِيفُ
 مِنْ وَضْعِ الشَّمْسِ قَدْ أَطْلَأَهُ ۝ وَأَخْبَرَهَا
 مَيْسَرَةً بِأَنَّهُ رَأَى ذَلِكَ فِي السَّفَرِ كُلِّهِ
 وَمَا قَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَوْ دَعَا لَهُ مِنْ
 الْوَصِيَّةِ ۝ وَضَاعَفَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ التَّجَارَةَ
 بِمَحَارِقِهَا ۝ فَبَانَ لِحَدِيجَةَ بِمَارَاتٍ
 وَمَا سَمِعَتْ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى
 الْبَرِيَّةِ ۝ فَخَطَبَتْهُ لِنَفْسِهَا لِتَشْتَمَ مِنْ
 الْإِيمَانِ بِهِ طَيْبَ رِيَاءٍ ۝ فَأَخْبَرَ أَعْمَامَهُ
 بِمَا دَعَتْهُ إِلَيْهِ هَذِهِ الْبَرَّةُ النَّقِيَّةُ ۝
 فَغَبَّوْا فِيهَا الْفَضْلَ وَدِينَ وَجَمَالَ وَمَالٍ
 وَحَسَبٍ وَنَسَبٍ كُلُّ مَنْ الْقَوْمِ يَهْوَاهُ ۝
 وَخَطَبَ أَبُو طَالِبٍ ثَانِي عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمُ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللَّهَ بِحَمْدٍ سَنِيَةٍ ۝

کیا باہر خانے میں بیٹھی تھی۔ اور وہ فرشتے آپ کے سر مبارک
 پر دھوپ سے سایہ کئے ہوئے تھے۔ میرے نے خدیجہ کو
 خبر دی۔ کہ میں نے تمام سفر میں آپ کا اسی حال دیکھا
 اور اس کو آپ کے قول و وصیت کی خبر دی۔ اور
 تمہارے لئے اس تجارت میں بڑا نفع دیا اور مال کو بڑھایا
 خدیجہ نے جو دیکھا اور سنا اس سے اس پر ظاہر ہو گیا کہ
 آپ بے شک ساری خلقت کی طرف اللہ کے بھیجے ہوئے
 ہیں پس آپ سے اپنے ملک کی درخواست کی تاکہ آپ پر
 ایمان لائے سے ایمان کی عمدہ خوشبو سونگھے۔ آپ نے
 اس نیکو کار پاک عورت کی درخواست کی خبر اپنے چھاپوں
 کو دی۔ انہوں نے خدیجہ کی برگ کی۔ رینداری۔ خوبصورتی۔
 مال و حسب و نسب کے سبب رغبت ظاہر کی۔ اور اپنی وجہ
 سے خدیجہ کی قوم کا ہر شخص اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا۔ آپ
 چچا ابوطالب نے آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ اور بڑی

لے ابوالحسن بن فارس وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ کہ ابوطالب نے یہ خطبہ پڑھا تھا۔ الحمد للہ الذی جعلنا ذریۃ
 ابراہیم وزرع اسمعیل وضئضئ معذ وعنصر مضر وجعلنا حضنة بیتہ
 وسواس حرمة وجعلنا لنا بیتا محجوجا وحرما امانا وجعلنا حکام الناس ثمران
 ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن به رجل الا رجح به شرفا ونبلا و
 فضلا وعقلا وان كان في المال مقلان فان المال قل زائل وامر حائل وعارية
 مسترجعة وهو والله بعد هذا نبأ عظيم وخطر جليل وقد خطب اليكم رغبة
 في كريمتك خديجة وقد بذل اها من الصداق ما عاجله واجله اثنتي عشرة
 اوقية ونشأ۔

وَقَالَ وَهُوَ وَاللَّهُ بَعْدُ
لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ يُحْمَدُ فِيهِ
سِرَّاهُ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبُو هَا وَقِيلَ عَنْهَا

قرہیوں کے ساتھ اللہ کی ستائش کرنے کے بعد آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی اور کہا کہ اللہ کی قسم۔ اپنے لئے آئندہ
کو بڑی خبر ہے جس میں ان کی سرداری کی تعریف
کی جائے گی۔ پس خدیجہ کے باپ (خوہ) نے اسکی
پہلی ازلی ساری کے سبب اسکا نکاح کر دیا۔ یعنی
نے کہا کہ خدیجہ کے چچا (عمر بن اسد) نے نکاح
کر دیا۔

(فقیر حاشیہ صفحہ ۲۹) ترجمہ بتائیں اللہ کہ جس نے ہمیں ابراہیمؑ کی نسل اور اس کے فرزند آدمؑ کی ساری اور
مصر کی اصل بنایا۔ اور ہم کو اپنے گھر کے تکفل اور اپنے مرم کے خادم بنایا۔ اور اسے ہمارے واسطے حج کا گھر اور امن
والا مرم بنایا اور ہمیں لوگوں کے حاکم بنایا۔ پھر میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ اگرچہ اللہ انہیں مگر شرافت و نجابت اور فضل
و تعالیٰ میں جس شخص کا اس سے مقابلہ کیا جائے یہ اس پر غالب آتا ہے۔ مال تو دور رہوئے والا سایہ ہے اور بدل جانے
والا امر ہے اور او دمار ہے جو وہاں لٹکا جاتا ہے۔ اللہ کی قسم۔ اس کے لئے اس کے بعد بڑی خبر اور بزرگ ہے۔ اور
اس نے ہماری بزرگ عزت خدیجہ میں رغبت کر کے تم سے خواستگاری کی ہے اور اس کے لئے بار وادقہ اور ایک
نشہ ہر محل اور محل مان لیا ہے۔ انتہی سیرت جلیبہ۔ ایک نشہ میں درہم کا اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا
ہے۔ اس حساب سے کل ہر پانچ سو درہم ہو۔ یہ خطبہ کسی قدر اختصار کے ساتھ اعجاز القرآن الباقی فی میں بھی مذکور ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے مہر بھی پانچ سو درہم ہی تھے۔ چنانچہ زواہر الاموا میں ہے۔ ثبت
فی صحیح مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لازواجہ ثنتی عشر اوقیۃ ونشأ فذلک خمس مائۃ وقال عمر رضی اللہ عنہ
ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئاً من نسائہ ولا انکح
شیئاً من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشر اوقیۃ قال الترمذی حدیث حسن صحیح
والاوقیۃ اربعون درہماً انتہی

وَقِيلَ أَخُو هَٰذَا بَنِي سَعَادَ تَهَا
الْأَزَلِيَّةِ ۝ وَأَقْلَدَ مَا
كُلَّ أَوْلَادِهِ إِلَّا الَّذِي
يَاسْمُ الْخَلِيلِ مَسَاءُ ۝

اور بیٹوں نے کہا ہے کہ اس کے بھائی و عمرو
بن خولید نے نکاح کر دیا۔ آپ کی تمام
اولاد سوائے اس صاحب زادے
کے جس کا نام خلیل (ابراہیم) رکھا جاتا ہے

سے ممکن ہے کہ خدیجہ کا باپ اور چچا اور بھائی تینوں بوقت نکاح حاضر ہوں۔ اس لئے کسی
نے تزویج کی نسبت اس کے باپ کی طرف کر دی۔ اور کسی نے اس کے چچا اور کسی نے
اس کے بھائی کی طرف کر دی وائد اعلم۔

۱۔ یہ آپ کی سب سے پہلی بیوی ہیں۔ نکاح کے وقت ان کی عمر چالیس سال کی تھی۔ یہ
پہلے بیوہ تھیں۔ جناب رسالت اکبر کی تمام بیویوں میں سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ کے کوئی
بازکرہ نہ تھی۔ حضرت خدیجہ ابجر سے ہجرت سے تین سال پیشتر وفات پائی۔ ان کی حین حیات میں
حضور نے کسی دوسری بیوی سے نکاح نہیں کیا۔ عورتوں میں سب سے پہلے ہی آپ پر ایمان لائی
تھیں۔ انہی نے جان و مال سے حضور کو نبوت میں مدد دی۔ انہی کو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل
کی وساطت سے سلام بھیجا۔ سوائے ایک صاحب زادے ابراہیم کے جو سنہ آمدہ ہجری میں
حضرت لدیہ قطیف سے پیدا ہوئے اور سنہ دس میں انتقال کر گئے۔ آپ کی تمام اولاد اسی نیک نہاد
بیوی سے پیدا ہوئی۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ قاسم جن سے آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ یہ سب سے بڑے صاحب زادے ہیں بچپن
ہی میں قبل مشیت ان کا انتقال ہوا۔

۲۔ ۳۔ رقیہ و ام کلثوم۔ یہ دونوں بچے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی کے نکاح میں آئیں۔ رقیہ
کا انتقال ۳ ہجری میں ہوا اور ۳ ہجری میں کلثوم کا نکاح ہوا۔ کلثوم
نے ۳ ہجری میں وفات پائی۔

۴۔ زینب۔ یہ پہلے ابوالعاص بن الربیع کے تحت میں تھیں۔ اسلام نے دونوں تفریق
کر دی تھی۔ پھر جب ابوالعاص ایمان لائے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

سے پیدا ہوئی۔

عَظِرَ اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ

اللہ تعالیٰ عطر درود و سلام
معطر کین قبر خیر الانام

بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مَصْلَاحَةٍ وَتَسْلِيمٍ

رہنمائی حاشیہ صفحہ ۳۰) پہلے نکاح کے ساتھ واپس کر دی۔

زیب کا انتقال س۔ ہجری میں ہوا۔ ان سے ایک صاحب زادی امارہ پیدا ہوئی تھی۔ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے بی بی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد اسی امارہ سے نکاح
کیا تھا۔

۵۔ عبد اللہ جہنیں طیب اور طاہر بھی کہتے ہیں۔ بعد نبوت پیدا ہوئے اور آنحضرت سے پہلے
انتقال فرما گئے۔

۶۔ فاطمہ جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہجرت کے پہلے سال نکاح کیا۔ بی بی فاطمہ کے
جناب رسالت کے وصال کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔
دیکھو مروج الذهب للہودی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

وَمَا بَلَغَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً
 بَنَتْ قُرَيْشُ الْكَعْبَةَ لِإِنْفَادِ عِبَادِ السُّبُلِ الْأَبْطَحِيَّةِ
 وَتَزَعُّوا فِي الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ فَكُلُّ رَاذٍ رَفَعَهُ وَجَعَلُوا
 وَعَظُمَ الْقَيْلُ وَالْقَالُ وَتَحَالَفُوا عَلَى الْقِتَالِ فَقَوِيَتْ
 الْعَصَبِيَّةُ كَمَا نَدَّاعُوا إِلَى الْإِنْفَادِ فَوَضُّوا الْأَكْمَرُ
 إِلَى ذِي رَأْيٍ صَائِبٍ وَأَنَا هُوَ فَخُكَّكُمْ
 بِتَحْكِيمِ أَوَّلِ دَاخِلٍ مِنْ بَابِ السَّدَانَةِ
 الشَّيْبِيَّةِ ○ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَوَّلَ دَاخِلٍ فَقَالُوا هَذَا الْأَمِينُ
 وَكُنَّا نَقْبَلُهُ وَنَرْضَاهُ ○ فَاخْبَرُوهُ
 بِأَنَّهُمْ رَضُوهُ أَنَّ يَكُونَ صَاحِبَ الْحَكْمِ
 فِي هَذَا الْمَلِكِ وَوَلِيَّهُ ○ فَوَضَعَ الْحَجْرَ فِي
 ثَوْبٍ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تَرْفَعَهُ الْقَبَائِلُ
 جَمِيعًا إِلَى مُرْتَقَاهُ ○ فَرَفَعُوهُ إِلَى مُقَرَّهِ
 مِنْ دُكْنِ هَاتِيكَ الْبَنِيَّةِ ○ وَوَضَعَهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِدِّهِ
 الشَّرِيفَةِ فِي مَوْضِعِهِ الْآنَ وَبَنَاهُ ○
 عَطِ اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمِ

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پینتیس سال کے
 ہوئے تو قریش نے کعبہ کو بنایا کیونکہ وہ وادی کے
 روتوں سے بھٹ گیا تھا۔ اور حجر اسود کی بابت باہم
 جھگڑا پیدا ہوا۔ ہر ایک نے اس کے اٹھانے کی خواہش
 و امید کی اور بہت قیل و قال ہوئی۔ یہاں تک کہ انہوں
 نے ادائی کے لئے آپس میں حلف اٹھائے اور عصبیت
 دور ہو گئی۔ پھر وہ انصاف کے خواہاں ہوئے اور اس
 امر کو نیک و درست راستے اور مکمل و کاروائے شخص پر چھوڑا۔
 پس نے حکم دیا کہ جو کوئی حرم میں باہمی سب سے پہلے داخل ہو کر
 اپنا حکم بنادے پس پہلے داخل ہوئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔
 اس پر قبائل قریش نے کہا کہ وہ دین میں اور ہم سب کو منظور کرتے
 ہیں اس لئے ہر راضی ہیں۔ پس انہوں نے آکر خبر دی کہ ہم راضی ہیں
 کہ آپ اس حارثے میں ہمارے سربراہ اور ولی بنیں۔ انہیں خبر ہوا
 کہ کعبہ کھڑے میں تھا۔ پھر آیا کہ سب قبائل کو اس کا سنبھالنے کے مقام
 تک لائے گا۔ پس سب اس کو اس کی جگہ بنا دی۔ جو نذکب کے رکن
 تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے اس کی کو
 جگہ پر رکھ دیا اور دیوار میں لٹکایا۔

الہی بھڑے دور و ستلام

موسو بن قبریر الانام

سے تعصب اپنی قوم کی طرف داری کرنے کو عصبیت کہتے ہیں۔

عہ اس شخص کا نام ابو امیہ بن المغیرہ بن عبد المذہب بن عمر بن مخزوم تھا۔

عہ اس بنائے کعبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حضرت عباس کے ساتھ پتھر اور ٹھاکر لاتے تھے۔ چنانچہ

بخاری شریف میں ہے۔ حدیثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ابو عاصم قال اخبرني ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار قال سمعت جابر بن عبد الله يقول لما بنيت الكعبة ذهب النبي صلى الله عليه وسلم وعباس ينقلان الحجارة فقال العباس للنبي صلى الله عليه وسلم اجعل ازارك على رقبتك فخر الى الارض فطحت عيناه الى السماء فقال اذنني اذاري فشد عليه۔ ترجمہ برکھنڈ اسناد جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ جب کعبہ بنایا گیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس چہرہ آٹھا کر لاتے تھے۔ عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ اپنا ازار اپنی گردن پر رکھ لیں۔ پس آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے میرا ازار دو۔ پس آپ نے ازار باندھ لیا۔ اتنے

اور دلائل عاقلانیہ میں ہے حدیثنا حبیب بن الحسن قال حدثنا عمر بن حفص السدوسی قال ثنا عاصم بن علی قال ثنا قیس بن الربیع عن سماک بن حرب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال لما بنت قریش البیت تفردت الرجال اثنتین اثنتین یقلون الحجارة والنساء ینقلن الشید قال وانفردت انا ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم ننقل الحجارة قال فجعلنا نأخذ اذرنافنضعها علی مناكبنا ونجعل علیها الحجارة حتی اذا دونوا من الناس لبسنا اذرنافنا قال فبینا هو یبشی امامی اذصرع قال فجعلت اسعی او قال فسعیبت وهو شاخص ببصرہ الى السماء قال فقلت یا ابن اخی ما شانک قال نہیت ان امشی عریانا قال فکتمته حتی اظهر اللہ عز وجل نبوته۔ ترجمہ برکھنڈ اسناد عباس بن عبد المطلب نے کہا۔ جب قریش نے کعبہ بنایا۔ تو مرد و دوڑ کر چہرہ آٹھا کر لاتے تھے اور عورتیں چونہ لاتی تھیں۔ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ کر چہرہ آٹھا کرتے تھے۔ ہم اپنے ازاروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تھے اور ان پر پتھر رکھ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم لوگوں کے قریب آتے۔ تو اپنے ازاروں کو پہن لیتے۔ پس جب کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے آگے چل رہے تھے۔ نگاہ گرہے۔ پس میں سہی کرنے لگایا۔ کہا۔ پس میں نے سہی کی۔ اور وہ اپنی آنکھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا۔ اے میرے بھتیجے۔ تیرا کیا حال ہے۔ فرمایا مجھے منع کیا گیا ہے کہ شکا چلوں۔ پس میں نے آپ کو ازار پہنا دیا۔ یہاں تک کہ اللہ عز وجل نے آپ کی نبوت کو ظاہر کیا۔ اتنے

وَمَا كُنْ لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى أَوْفَى الْأَقْوَالِ
 لِذَوِي الْعَالَمِيَّةِ ○ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 لِلْعَالَمِينَ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَعَمَّهُمْ
 بِرُحْمَاهُ ○ وَبُدِيَ إِلَى تَمَامِ سِتَّةِ
 أَشْهُرٍ بِالرُّؤْيَا السَّادِقَةِ الْجَلِيلَةِ ○
 فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ
 فَلَقِ صُبْحِ أَضَاءِ سَنَاهُ ○ وَإِنَّمَا ابْتَدَى
 بِالرُّؤْيَا تَهْنِئَةً لِلنُّفُوسِ الْبَشَرِيَّةِ ○
 لَشَدِيدِ نَجْوَاهُ الْمَلَكُ بِصَرْيَحِ النُّبُوَّةِ
 فَلَا تَقْوَاهُ قُوَاهُ ○ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ
 فَكَانَ يَتَعَبَّدُ بِحِرَاءِ اللَّيَالِي الْعَدَدِيَّةِ ○
 إِلَى أَنْ آتَاهُ فِيهِ صَرِيحُ الْحَقِّ وَوَفَّاهُ ○
 وَذَلِكَ فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ لِسَبْعِ
 عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ
 اللَّيْلَةِ الْقَدْرِ ○

جب بنابر موافق حین اقوال علما آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی عمر کے چالیس سال پورے ہو چکے۔ تو
 اللہ تعالیٰ نے آپ کو سارے جہان کیلئے بشیر و نذیر مقرر
 کر کے بھیجا۔ پس آنحضرت نے سب کو اپنی مہربانی میں
 شامل کیا۔ نزول وحی پہلے آپ کو سچے واضح خواب آنے
 آنے لگے۔ یہ خواب پورے چھ مہینے تک آتے رہے
 جو خواب آپ دیکھتے۔ اس کی تعبیر و ادل صبح کی
 روشنی کی طرح جس کا نور روشن ہو ظاہر ہوتی تھی
 ایسے توئے بشریہ کو عادی بنانے کے لئے خواب سے ابتدا
 کی گئی۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ فرشتہ صریح نبوت
 لے کر آپ کے پاس اچانک آئے۔ اور آپ کے
 قورے اس کے تحمل نہ ہوں۔ آپ کے لئے تنہائی
 عزیز بنا دی گئی۔ پس آپ غار حراء میں مستغرق
 راتیں عبادت کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اس
 غار میں آپ کے پاس صریح حق آیا۔ یہ آغاز وحی
 در شب کے دن ماہ لیلة القدر کی ترہویں تاریخ ہوا۔

۱۔ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مشکوٰۃ باب المسب و بدو الوحی میں لکھا کہ یخلو بغار حراء فیتحنث
 وهو التبع للیالی ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله ویتزود لذلك ثم رجع
 الى خديجة فیتزود بمثلها حتی جاءه الحق وهو فی غار حراء۔
 اس سے ظاہر ہے کہ آپ متحدہ راتوں کا ترشہ اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ جب وہ ختم ہو جاتا۔ تو گھر میں آتے۔
 اور پھر اتنا ہی لے کر غار حراء میں جاتے۔ اس طرح تمام رمضان وہیں ذکر الہی میں گزارتے۔

وَنُفَرَ أَقْوَالُ لِسَبْعٍ أَوْ لَارْبَعٍ وَعِشْرِينَ
 مِنْهُ أَوْلَثْمَانٍ مِنْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ
 الَّذِي بَدَأَ فِيهِ بَذْرُ مُحَمَّدٍ ۝
 فَقَالَ لَهُ اقْرَأْ فَإِنِّي نَعِظُهُ غَطَّةً
 قَوِيَّةً ۝ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَإِنِّي نَعِظُهُ
 غَطَّةً ثَانِيَةً حَتَّى بَلَغَ مِنْهُ
 الْجُحْدَ وَغَطَّاهُ ۝ ثُمَّ قَالَ لَهُ
 اقْرَأْ فَإِنِّي نَعِظُهُ غَطَّةً ثَالِثَةً
 لِيَتَوَجَّهَ إِلَى مَا سَيُلْقَى إِلَيْهِ
 بِجَمْعِيَّةٍ ۝ وَيُقَابِلَهُ بِجِدِّ
 وَاجْتِهَادٍ وَيَتَلَقَّاهُ ۝ ثُمَّ
 فَتَرَ الْوَحْيُ ثَلَاثَ مِائَتَيْنِ
 أَوْ ثَلَاثِينَ شَهْرًا لِيَشْتَاقَ إِلَى انْتِشَاقِ
 هَاتِيكَ النَّفَخَاتِ الشَّدِيدَةِ ۝

اس مقام پر اور قول بھی ہیں یعنی ماہ رمضان کی ستائیسویں
 یا چوبیسویں یا آپ کی ولادت کے مہینے (ربیع الاول) کی
 آٹھویں تا بیسویں جس میں کہ آپ کے چہرے کا بدستور ظاہر ہوا۔
 فرشتہ نے آپ سے کہا۔ تو پڑھ۔ آپ نے انکار کیا۔ پس آپ نے
 آپ کو دوسرے بھیجا۔ پھر آپ سے کہا۔ تو پڑھ۔ آپ نے
 انکار کیا۔ پس آپ کو دوسری دفعہ بھیجا۔ یہاں تک کہ
 وہ آپ سے اپنی غایت طاقت کو پہنچا اور آپ کو ڈرانا پ
 لیا۔ پھر آپ سے کہا۔ تو پڑھ۔ آپ نے انکار کیا۔
 پس آپ کو تیسری بار بھیجا۔ تاکہ آپ اس وحی پر
 جو عنقریب آپ پر ڈالی جائے گی۔ اطمینان سے
 متوجہ ہوں اور محنت و کوشش سے اس کا مقابلہ
 کریں اور اسے یاد کر لیں۔ پھر تین سال یا تین
 مہینے وحی بند رہی۔

یعنی منع نہ الجھد کے یہ معنی ہیں کہ وہ فرشتہ آپ سے اپنی غایت طاقت کو پہنچا۔ یعنی فرشتہ نے اپنی پوری طاقت
 سے آپ کو بھیجا۔ اس کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ آپ کی طاقت اپنی غایت کو پہنچی یعنی اس قدر
 بھیجا کہ آپ کی طاقت برداشت کر سکتی تھی۔

عہ وقت نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شدت محسوس ہوا کرتی تھی۔ یہاں مقابلہ سے بظاہر اسی شدت
 کی برداشت مراد ہے۔

عہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے کہ اقرباً باسم ربک اور یا ایہا المدثر کے درمیان وحی کے بند ہونے
 سے یہ مراد نہیں کہ جبریل م کا آنا بند ہو گیا۔ بلکہ اس سے مراد صرف نزول قرآن کی تاخیر ہے۔ اس مدت فتر میں حضرت
 جبریل م آتے تھے۔ مگر قرآن نہ لاتے تھے۔

لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ جَاءَ
جِبْرِيلُ بِهَا وَنَادَاهُ فَكَانَ لِنُبُوتِهِ
فِي تَقْدُّمِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
شَاهِدٌ عَلَى أَنْتَ لَهَا
السَّابِقِيَّةُ ۝ وَالتَّقْدُّمُ
عَلَى رَسُولَاتِهِ بِالْبَشَارَةِ
وَالْمُذَارَةِ لِمَنْ دَعَاهُ ۝
عَطَّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
بِعُوفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَتَسْلِيمِ

تا کہ ان سطر خوشخبروں کے سہجے کا آپ کو شوق
ہو۔ پھر آپؐ یا ایہا المدثر نازل کی گئی۔ پس جبریلؑ
آئے کر آئے اور آپ کو پکارا۔ آپ پر جو پہلے
اقرا باسم ربک نازل ہوئی اس میں اس بات کی
ایک شہادت ہے کہ آپ کی نبوت آپ کی رسالت سے
پہلے اور مقدم ہے۔ رسالت تو خوشخبری دینے اور ڈرانے
سے تھی ان اشخاص کو جنہیں آپ نے دین کی طرف بلا

الہی مبطر درود و سلام
مسطر مکن بر حسب الامام

نے یہی تاخیر کے سبب آپ کو وحی کا شوق و انتظار ہو۔

دیرست کہ دلدار پایے نہ فرستاد

نہ نوبت سلائے و کلامے نہ فرستاد

مے مصنف علیہ الرحمۃ کا مطلب یہ ہے کہ آپ پر پہلے اقرا باسم ربک نازل ہوئی۔ پھر تین سال کے بعد یا ایہا المدثر
تم تانہ نازل ہوئی جس میں آپ کے لئے انذار کا حکم ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آپ کی نبوت آپ کی رسالت سے پہلے
ہے۔ یعنی اقرا باسم ربک سے آپ نبی بنائے گئے۔ پھر تین سال کے بعد یا ایہا المدثر سے آپ رسول بنائے گئے جبکہ
کام مومنوں کو نیک عاقبت کی خوش خبری دینا اور کفار کو عذاب الہی سے ڈرانا ہوتا ہے۔ اس کو یہاں اس واسطے
ذکر کیا کہ بعض کا یہ بھی قول ہے۔ کہ آنحضرت کی نبوت و رسالت مختصر تین ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرا باسم ربک
سے آپ نبی اور رسول بنائے گئے۔ اور یا ایہا المدثر سے آپ کو انہما دعوت کا ارشاد ہوا۔ مگر بلا قول راجح ہے اور
اسی کی طرف علامہ برزنجی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وَأَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِهِ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ
صَاحِبُ الْغَارِ وَالْقِدِّيقِيَّةُ
وَمِنَ الصِّبْيَانِ عَلِيُّ وَمِنَ النِّسَاءِ
خَدِيجَةُ الَّتِي ثَبَّتَ اللَّهُ بِهَا
قَلْبَهُ وَوَقَّهْ ۝ وَمِنَ الْمَوَالِي زَيْدُ بْنُ
حَارِثَةَ وَمِنَ الْأَرْقَامِ بِلَالُ الَّذِي عَلَّاهُ اللَّهُ مَنِيَّةً

مردوں میں سب سے پہلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لائے وہ حضرت ابو بکر یا ر غار و صدیقی ہیں۔ اور لوگوں
میں سب سے پہلے حضرت علی ہیں اور عورتوں میں حضرت
خدیجہ ہیں جن کے باعث اللہ نے آپ کے دل کو برقرار
رکھا اور اضطراب سے بچایا اور آزاد کئے ہوئے غلاموں
میں زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال ہیں جن کو
اسی نے اللہ کی راہ میں ستایا۔ اور امن کے

نے حکیم بن حزام بن خویلد شام سے چند غلام لائے تھے جن میں زید بن حارثہ بھی تھے ایک روز بی بی خدیجہ حکیم کے پاس
آئیں۔ تو حکیم نے کہا بے پھوچی تو ان غلاموں میں سے جو چاہے لے لے۔ حضرت خدیجہ نے زید بن حارثہ کو لیا۔ اور بی بی
خدیجہ سے آنحضرت نے لے لیا اور اسے آزاد کر کے قبل بشت اپنا بننے بنایا تھا۔ زید کا نکاح بیٹے ام ایمن سے ہوا تھا۔
پھر حضرت زینب سے ہوا۔ چنانچہ قرآن میں ذکر ہے۔ زید سنا آٹھ ہجری میں غزوہ بدر واقعہ مکہ شام میں شہید ہوئے۔ خبا
رسالت اب کہ زید سے بڑی محبت تھی۔ فرمایا کرتے تھے۔ احب الناس الی من انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ
یعنی لوگوں میں سب سے محبوب میرے نزدیک وہ ہے جسے اللہ نے نعمت اسلام دی اور میں نے آزادی کی نعمت دی۔ استنباب
وابن ہشام۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بلال بن رباح اسلام کا سچا اور دل کا پاک تھا۔ جب دو پہر گرم ہوتی۔ تو میر بن خلعت میں کو نکالتا
اور وادی کرم میں اسے پیچھے بل لٹاتا۔ پھر حکم دیتا کہ اس کے سینے پر بڑا پتھر رکھ دو۔ پس رکھا جاتا۔ پھر اس سے کہتا۔ تو اس طرح
رہیگا۔ یہاں تک کہ جیسے اجماع سے منکر ہو جائے اور لات و عنے کی عبادت کرے۔ وہ اسی حال میں کہتا کہ ۱۔ اَحَدٌ اَحَدٌ
ایک روز حضرت ابو بکر کا گزرا سپر ہوا۔ آپ کو ترس آیا۔ اور اپنے ایک مشرک غلام کے غرض میں بلال کو لے لیا اور ہزاؤ کر دیا۔
حضرت بلال جناب رسالت اب کے سمون تھے۔ آپ کے وصال کے بعد مکہ شام کو جانے لگے۔ حضرت ابو بکر نے روکنا چاہا۔ کہنے
لگے اگر تو نے مجھے اپنے نفس کے لئے آزاد کر لیا ہے۔ تو مجھے روک لے۔ اور اگر اللہ کے واسطے ہزاؤ کیا ہے۔ تو چھوڑ میں اللہ کی طرف چلا
جائوں۔ اس پر صدیق اکبر نے کہا۔ آپ چلے جائیں پس شام کو چلے گئے۔ شروشی میں سنہ بیس ہجری میں تیس سال کی عمر میں
وفات پا گئی۔ یہ وہی بلال ہیں۔ جن سے جناب رسالت اب نے فرمایا تھا۔ یا بلال انی دخلت الجنة فسمعت فیہا

وَأُولَاهُ مُوَلَّاهُ أَبُو بَكْرٍ مِنَ الْعَتَقَاتِ وَأُولَاهُ
ثُمَّ أَسْلَمَ عُثْمَانُ وَسَعْدُ وَسَعِيدُ
وَطَلْحَةُ وَابْنُ عَوْفٍ وَابْنُ عَمَّتِهِ
صَفِيَّةُ ۝ وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ
أَنْهَلَهُ الْقِدْدِيُّ رَجِيْقُ النَّصْدِيِّ
وَسَقَاهُ ۝ وَمَا زَالَتْ عِبَادَتُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ
خَفِيَّةُ ۝ حَتَّى أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ
فَأَصْدَعُ بِمَا تُؤْمَرُ فَجَهَرُ بِدُعَاءِ
الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ وَلَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ
قَوْمُهُ حَتَّى عَابَ إِلَهُهُمْ وَأَمَرَ
بِرَفْضِ مَا سَوَى لَوْحِدَانِيَّةِ ۝ فَتَجَدَّوْا
عَلَى مُكَرِّمَتِهِ بِالْعِدَاوَةِ وَأَذَاهُ ۝ وَاشْتَدَّ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْبَلَاءُ فَهَاجَرُوا فِي
سَنَةِ خَمْسٍ إِلَى النَّاحِيَةِ الْجَنُوبِيَّةِ ۝

آپ حضرت ابو بکر نے ان کو آزاد کرنے سے دو سنت
دی جو دی۔ پھر اسلام لائے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ)
اور سعید بن ابی وقاص (اور سعید بن زید) اور طلحہ
(بن سعید امہ) اور عبد الرحمن بن عوف اور حضرت کی
بھوپھی صفیہ کے بیٹے (زبیر بن العوام) اور ان کے سوا اور
لوگ جن کو حضرت صدیق اکبر نے تصدیق و ایمان کی خاص
شراب پلا کر سیراب کیا تھا۔ جناب رسالت تک اور
آپ کے اصحاب پر شدید عداوت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ
پر یہ آیت اتری ^{صلی} فَأَصْدَعُ بِمَا تُؤْمَرُ ۝ پس
آپ نے پکار کر لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ اور آپ کی قوم
آپ سے دور نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ نے ان کے مجبور
کی خدمت کی۔ اور فرمایا کہ وہ عداوت کے سوا سب چھوڑ دو۔
پس عداوت کے سبب وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو ایذا
دینے پر دلیر ہو گئے۔ اور مسلمانوں پر سخت سخت ہو گئی۔
اسلئے انہوں نے ہجرت کے پانچویں سال نجاشی کے ملک حبش کی طرف

ہجرت کی (بقیہ مشیہ صفحہ ۵۴) خشفامامی فقلت من هذا قال بلال راء بلال۔ میں ہجرت میں داخل ہوں میں نے تمہیں
ان کے پاؤں کی آہٹ سنی۔ میں نے کہا۔ یہ کون ہے۔ کہا بلال، ہجرت بن ہشام وہ بیتاب
نے حضرت عثمان و سعید و طلحہ و عبد الرحمن و زبیر رضی اللہ عنہم عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یہ سب اور ان کے علاوہ بھی لوگ
حضرت ابو بکر صدیق کے کھانے سے ایمان لائے تھے۔

عہد میں آٹھ لاکھ تھے جو تھے حکم دیا جائے۔ ابو عبیدہ جوفتہ میں امام شافعی کے شاگرد ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ ایک شخص یہ آیت پڑھ
را تھا۔ ایک بروی ہے سنکر سجدہ میں گر پڑا۔ اور کہنے لگا۔ سجدت لفحاتہ یعنی میں نے اس کی نصاحت کے لئے سجدہ کیا ہے۔ شافعی لفظاً معنی
میاں میں علی پہلی بار بارہ مردوں اور چار عورتوں نے ہجرت کی جن میں حضرت عثمان غنی اور رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
عبد اللہ بن مسعود تھے۔ دوسری فہرست اسی مردوں اور عورتوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ نجاشی نے انہیں اچھا سلوک کیا تھا۔

وَحَدَّثَ عَلَيْهِ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَهَانَهُ
 كُلُّ مَنْ الْقَوْمِ وَتَحَامَاهُ ۝ وَفَرَضَ عَلَيْهِ
 قِيَامُ بَعْضٍ مِنَ السَّاعَاتِ اللَّيْلِيَّةِ ۝
 ثُمَّ نَسَخَ بِقَوْلِهِ فَاَقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ وَ
 اَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَفَرَضَ عَلَيْهِ رَكَعَتَانِ
 بِالْعَدَاةِ وَرَكَعَتَانِ بِالْعِشْيَةِ ۝ ثُمَّ
 نَسَخَ بِأَيُّهَا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كَيْلَةِ
 صَرَّاهُ ۝ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ فِي نِصْفِ
 شَوَّالٍ مِنْ عَاشِرِ الْبَعَثَةِ وَعَظُمَتْ بِمَوْنِهِ
 الرِّزْيَةُ ۝ وَتَلَّتْهُ خَدِيجَةُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ
 أَيَّامٍ وَشَدَّ الْبَلَاءُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُرَاهُ ۝
 وَأَوْقَعَتْ قُرَيْشٌ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُلَّ أَذْيَةٍ ۝ وَأَمَّ الطَّائِفَ يَدْعُو تَقِيْفًا
 فَلَمْ يُجَسِّنُوا بِالْإِجَابَةِ قِرَاهُ ۝

اور آپ کے چچا ابو طالب نے آپ پر مہربانی کی۔ اس
 سبب قوم کے سب لوگ آپ سے ڈر گئے اور دور ہو گئے
 اور آنحضرت پر رات کی ساعتوں میں سے بعض کا قیام
 فرض کیا گیا۔ پھر فاقروا ما تيسر منه الصلوة کے
 ساتھ منسوخ کر دیا گیا اور آپ پر دو رکعتیں صبح کو اور
 دو شام کو فرض کر دی گئیں۔ پھر شبِ مہراج میں
 پانچ نمازوں کے فرض ہونے سے وہ بھی منسوخ ہو گئی
 ابو طالب نے نبوت کے دسویں سال نصف ماہ شوال
 میں انتقال کیا۔ اس کے مرنے سے مصیبت زیادہ
 ہو گئی۔ اور اس کے تین روز بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ
 نے بھی وفات پائی۔ اور مصیبت نے مسلمانوں پر
 اپنے قبضے مضبوط کر لئے۔ قریش نے آنحضرت کو ہر
 طرح کی اذیت دی۔ آپ نے قبیلہ ثقیف کو دعوت
 کرنے کے لئے طائف کا قصد کیا مگر انہوں نے آپ
 کی مہربانی اچھی نہ کی کیونکہ آپ کی دعوت کو قبول کیا۔

۱۔ جب رسالت آپ نے اس خیال سے کہ اگر ثقیف ایمان لائے تو قریش کے برخلاف میری مدد کریں گے
 طائف کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر ایک جماعت شرفاء ثقیف کو جن میں عبد یاسیل اور اس کے دو بھائی
 سمود و حبیب سردار ثقیف موجود تھے دعوت اسلام کی۔ مگر ان سرداروں نے آپ کی دعوت کا بڑی طرح
 جواب دیا۔ اس پر آپ مایوس ہو کر اودھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے آپ پر کہنے لگوں اور غلاموں کو
 برا بھلا کیا جو آپ کو گالیاں دیتے تھے اور آپ پر چلاتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ جمع ہو گئے۔ اور آپ
 کے راستے میں، درمیان بنا کر بیٹھ گئے۔ جب آپ ان حضوں کے درمیان سے گزرے۔ تو جو نبی کہ آپ قدم
 ادا کرتے یا قدم رکھتے۔ آپ کے پاؤں کو پتھروں سے کوٹتے یہاں تک کہ آپ کے نعلین خون سے رنگین

ہو گئے۔ جب آپ کو پتھر نکالنا ضروری تھا۔ تو زمین پر بیٹھ جاتے۔ مگر وہ آپ کے بازو پر کھڑا کر دیتے۔ جب آپ چلتے۔ تو پتھر اترتے اور جھٹکتے۔ اس طرح انہوں نے جب بن سبب اور عیسیٰ بن مریم کے باغ تک آپ کا تعاقب کیا۔ آپ انہیں اٹھ کر ایک ایک گھر کے درخت کے سائے میں بیٹھ گئے اور یہ مانگی اللھم انی اشکو الیک ضعف قوتی و قلة جلتی و هو انی علی الناس یا ارحم الراحمین انت رب المستضعفین وانت ربی الی من یکنی ان لم یکن بک غضب علی فلا ابالی عقبہ و شب اگر آپ کے سخت دشمن تھے۔ مگر آپ کی یہ حالت دیکھ کر انکو بھی رحم آ گیا۔ انہوں نے اپنے نصرانی غلام مداس سے کہا کہ ان گوروں کا ایک خوش اس حال میں رکھ کر ان کے پاس لے جا اور ان سے کہہ کر کھالیں۔ آپ نے بسم اللہ کہہ کر کھایا۔ مداس متعجب ہو کر کہنے لگا کہ ایسا کلام ان شرلوں کے لوگ نہیں کہتے۔ آپ نے پوچھا۔ تو کہاں سے ہے۔ اُس نے کہا میں سے آپ نے فرمایا وہ تو نیک بندے یوش بن متی کا شہر ہے۔ پھر اُس نے آپ سے یوش بن متی کا حال پوچھا۔ اور سن کر آپ پر ایمان لایا۔ اسی سفر میں طائف سے واپس آتے ہوئے بمقام خلد بن نصیبین قرآن سن کر آپ پر ایمان لائے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے۔

وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْآيَةَ - قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ الْآيَةَ - سیرت ابن ہشام - زاد المعاد - سیرت علیہ

سے بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قالت یا رسول اللہ هل اتی علیک یوم کان اشد من یوم احد فقال لقد لقیئت من قومک وکان اشد ما لقیئت منهم یوم العقبة اذ غرقت نفسی علی ابن عبدی اللیل بن کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا محبوم علی وحمی فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسی فاذا انا بسحابة قد اظلمت فتنظرت فاذا فیہا جبریل فنادانی فقال ان الله قد سمع قول قومک وما ارد وعلیک ولقد بعث علیک ملک الجبال لتأمره بما شئت فیهم قال فنادانی ملک الجبال فسلم علی فقال یا محمد ان الله قد سمع قول قومک وانا ملک الجبال قد بعثنی ربک الیک لتأمرنی بامرک ان شئت ان اطبق علیهم الا خشبیین فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم بل ارجوان ینخرج الله من اصلا بهم من یعبدا الله وحده لا یشرک به متفق علیہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اُس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ پر کوئی ایسا دن آیا ہے جو احد کے دن سے سخت ہو آپ نے فرمایا۔ بے شک میں نے تیری قوم سے دیکھا جو دیکھا اور جو میں نے آنے دیکھا ان میں سے سخت

وَاعْرِضْ لَهُ السُّفْهَاءَ وَالْعَبِيدَ خَسِبُوا
بِالسَّنَةِ بِنَيْتِهِ ۝ وَرَمَوْا بِالْحَجَارَةِ حَقُّ
بَحْضَتِ بِالدَّمَاءِ نَعْلَاهُ ۝ ثُمَّ
عَادَ إِلَى مَكَّةَ حَزِينًا فَسَأَلَ لَهُ مَلَكُ
الْجِبَالِ فِي إِهْلَاكِ أَهْلِهَا ذَوِي
الْعَصْبَةِ فَقَالَ إِنِّي أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ
اللَّهُ مِنْ أَهْلِهِ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ۝
عَطِّ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ
بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمٍ
ثُمَّ أُسْرِيَ بِرُوحِهِ وَجَسَدِهِ
بِقُطْعَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
وَرِحَابِهِ الْقُدْسِيَّةِ ۝

اور آپ پر کینے لوگوں اور غلاموں کو برہم کر دیا۔
جنہوں نے آپ کو بری زبانوں سے گالیاں دیں۔
اور آپ پر پتھر بھی پھینکے یہاں تک کہ آپ کے غلین
خون سے سرخ ہو گئے۔ پھر آپ نگلیں ہو کر مکہ کی طرف
پھر سے پس پھاڑوں کے فرشتے نے آپ سے اجازت
چاہی کہ مکہ کے رہنے والوں کو جو ظلم میں عانت کرتے
ہیں ہلاک کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ
اس آگے پشتوں سے ایسے شخص پیدا کریگا جو اللہ کو دو
رکھیں۔

الہی بجز درود و سلام

سقط بکن قبر خیر الامام

پھر آپ کی روح اور جسم دونوں حالت بیداری میں رات کے
وقت مسجد اقصیٰ اور اس کے پاک صحنوں تک لیجائے گئے۔

رتبہ ماشیہ منعمہ (م) عقبہ سے کاون تھا جبکہ سینے اپنے آپ کو ابن عبدیال بن کلال پر پیش کیا۔ اس نے دعوت اسلام کو
قبول نہ کیا۔ پس میں غم کی حالت میں گردن جھکائے چلا۔ مجھے ہوش نہ آیا۔ مگر قرن الثالب میں۔ پس میں نے اپنا سر و ٹھکانا
ناگاہ میں نے رکھا کہ ایک اول نے مجھے سایہ کیا ہوا ہے۔ میں نے نگاہ کی۔ ناگاہ اس بار میں تعزت جبرئیل تھے۔ مجھے
جبرئیل کے آواز دی اور کہا۔ البتہ اللہ نے تیری قوم کی بات سن لی ہے اور جو تجھے جواب دیا وہ بھی سن لیا ہے۔ البتہ
تیرے طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا گیا ہے تاکہ آئے اس چیز کا حکم ہے جو تو اپنی قوم میں پاتا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پس مجھے پہاڑوں
کے فرشتے آواز دی اور سلام کیا۔ پس کہہ دے محمد۔ البتہ اللہ نے تیری قوم کی بات سن لی ہے۔ اور میں پہاڑوں کا فرشتہ
ہوں۔ تحقیق مجھ کو ترے رب نے تیری طرف بھیجا ہے تاکہ تو مجھے اپنے ام سے حکم ہے اگر تو چاہے کہ میں خشبین کو انہرا لے دوں۔
تو ازل دیا ہوں) شفقت علیہ۔ فاما ۱۰ قرن الثالب ۱۱ بل بندہ کامیاب ہے اور کہے ایک دن دن کا رہے
آجین۔ دو پہاڑوں میں جس کے درمیان کہ مشرف واقع ہے۔ ابن عبدیال کہتے ہیں۔

لے اس مقام پر دو اور ہیں۔ ایک ہرا اور دوسرا سراج۔ ہرا و قرآن پاک سے ثابت ہے اور اس کا منکر کا فرے کیونکہ قطعی
الہوت ہے اور سراج احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے جو حدیث کو پہنچنے والی ہیں۔ اس کا منکر بدعتی اور گمراہ

وَعُجَّ بِهِ إِلَى السَّمَوَاتِ فَرَأَى آدَمَ فِي الْأُولَى
وَقَدْ جَلَّاهُ الْوَقَارُ وَعَلَاهُ ۝ وَدَاىِ فِي الثَّانِيَةِ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الْبَتُولِ الْبَرَّةِ التَّقِيَّةِ ۝ وَابْنَ
خَالَتِهِ يَحْيَى الَّذِي أُوتِيَ الْحِكْمَ فِي خَالٍ صَبَا ۝
وَدَاىِ فِي الثَّلَاثَةِ يُوصَفُ بِصُورَتِهِ الْجَبَالِيَّةِ ۝
وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ الَّذِي رَفَعَ اللَّهُ مَكَانَهُ وَ
أَعْلَاهُ ۝ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُونَ الْحَبَّابِ فِي
الْأَمَّةِ الْإِسْرَائِيلِيَّةِ ۝ وَفِي السَّادِسَةِ مُوسَى
الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ وَنَاجَاهُ ۝ وَفِي السَّابِعَةِ
إِبْرَاهِيمَ الَّذِي جَاءَ رَبَّهُ بِسَلَامَةِ الْقَلْبِ وَ
الطُّوْلِ ۝ وَحَفِظَهُ مِنْ نَارٍ مُرَوِّدٍ وَعَاقِبَاهُ كُتُوبُ
إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِلَى أَنْ سَمِعَ صَرِيْفَ
الْأَفْلَامِ بِالْأُمُورِ الْمُقْضِيَةِ ۝

اور آپ کو آسمانوں کی طرف ہڑایا گیا۔ پس آپ نے
پہلے آسمان میں حضرت آدم کو دیکھا اس مال میں کہ
ان کو علم و حکمت نے گھیرا ہوا تھا۔ اور بزرگ بنا
ہوا تھا۔ دوسرے آسمان میں نوح کا ہر ہر گاریم
بارہ کے بیٹے حضرت عیسیٰ کو اور ان کی خالہ کے
بیٹے حضرت یحییٰ کو دیکھا جنہیں اللہ نے لوہن میں
نبوت عطا کی تھی۔ تیسرے آسمان میں حضرت یوسفؑ
کو ان کی جمالی صورت میں دیکھا۔ چوتھے آسمان میں
حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا جن کو اللہ نے اپنے مکان پر
اٹھالیا۔ پانچویں آسمان میں حضرت ہارونؑ کو دیکھا جو
بنی اسرائیل میں محبوب تھے۔ چھٹے آسمان میں حضرت موسیٰؑ
کو دیکھا جن سے اللہ نے کلام کی۔ اور راز و نیاز کی باتیں
کیں۔ ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا جو دل
و نہایت کی سلاستی سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔
اور اللہ نے ان کو نزدیکی آگ سے بچایا تھا اور عافیت بخشی
تھی۔ پھر آپ سدرۃ المنتہی کی طرف اٹھائے گئے۔

رقبہ حاشیہ صفحہ ۴۹ پر ہے کیونکہ ظنی الثبوت ہے نہ اسرار اور مراج دونو حالت بیداری میں جسد مبارک کے ساتھ ہوئے۔ یہی
ماسب ہے مجموعتین فقہا و تکلمین و صرفیہ کرام کا۔ قول الہی اسرے جسدہ سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ جسد جسم و روح
کا نام ہے نہ فقط روح کا۔ نہ فقط جسد کا۔ لہذا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَلْاَیْمَةَ اَللّٰہَ اَسْأَلُکَ اِسْکَی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ روایہ سے مراد روایہ۔ معنی ہے جیسا کہ ابن
عباس کا قول ہے۔ اور یہ وما زلنا البصر ما ظنی اسی کی تائید کرتی ہے۔ کیونکہ روح کے لئے بصر نہیں بلکہ بصیرت ہے اور سوچنے والے کے لئے آنکھ
کا عدم ظنیان کوئی کمال نہیں علاوہ ازیں احادیث صحیحہ کثیرہ سے اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اگر یہ خواہیں تکرار کوئی انکار نہ کرتا۔ اور لوگ ہرگز
نے جو ہر مسجد قصے کی نشانیں دریافت کرتے۔ کیونکہ خواب میں ایسا ارحال نہیں۔ خواہیں تو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ایک لمبے میں شرقت میں اور دوسرے
میں ہر بدن کہ چہ چہ میں ہے۔ یہ تمام قصہ حادثہ میں بالتفصیل مذکور ہے۔ سہ سدرۃ المنتہی ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جہاں ایک

إِلَى مَقَامِ الْكَافَّةِ الَّذِي قَرَّبَهُ اللَّهُ فِيهِ
وَأَدْنَاهُ ۝ وَأَمَّا لَهُ جَبُّ الْأَنْوَارِ الْجَلَالِيَّةِ
وَأَرَاهُ بَعَيْنِي رَأْسَهُ مِنْ حَضْرَةِ الرَّبُّوبِيَّةِ
مَا أَرَاهُ ۝ وَبَسَطَ لَهُ بَسْطَ الْإِجْلَالِ فِي
الْجَمَالِ الذَّاتِيَّةِ ۝ وَفَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ
خَمْسِينَ صَلَاةً ثُمَّ أَنْهَلَ سَحَابَ الْفَضْلِ
فَوَدَّتْ إِلَى خَمْسِ عَمَلِيَّةٍ ۝ وَلَهَا أَجْرُ
الْخَمْسِينَ كَمَا شَأْنُو فِي الْأَزَلِ وَقَضَاهُ ۝
ثُمَّ عَادَ فِي كَيْلِيَّتِهِ وَصَدَّقَهُ الْقَصْدُ يَقُ
بِمَسْرَاةٍ ۝ وَكُلُّ ذِي عَقْلٍ وَرَوِيَّةٍ ۝ وَ
كَذَّبَتْهُ قُرَيْشٌ وَارْتَدَّ مَنْ أَضَلَّهُ الشَّيْطَانُ
وَأَعْوَاهُ ۝

عَطِّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ

بِعَرَفِ سِدِّي مِنْ صَلَاةٍ وَتَسْلِيمِ

ثُمَّ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ بِرَأْسِهِ
رَسُولُ اللَّهِ فِي الْأَيَّامِ الْمَوْسِمِيَّةِ ۝
فَأَمَّنَ بِهِ سِتَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
اخْتَصَّهُمُ اللَّهُ بِرِضَا ۝

یہاں تک کہ اپنے ان قلموں کی آواز سنی جسے قضایاے الہی
لکھے ماہے تھے۔ وہاں سے دو بروہوں کے مقام تک اٹھائے گئے
جہیں اس نے آپ کو قریب نزدیک کیا۔ اور آپ کے لئے جلالی
انوار کے پروا اٹھائیے۔ اور آپ کو سر کی دو نور آنکھوں سے
بارگاہ درجیت سے دکھایا جو دکھایا۔ اور آپ کے لئے
ذاتی جلوہ گاہ نہیں بزرگی کے فرش سجھائے۔ اور آپ کی
امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ پھر فضل و کرم کا باران
سے برسا۔ پس پانچ کروہی گئیں جو قبول میں۔ اور پانچ کے
لئے پچاس کا ثواب ہے جیسا کہ اس نے ازل میں چاہا اور حکم
کیا۔ پھر آپ اسی رات واپس آئے۔ اور حضرت صدیق اکبر
نے اور ہر ایک عقل و ہوش اے نے آپ کے سراج کی تصدیق
کی مگر قریش نے آپ کو چھٹلایا۔ اور جسے شیطان نے گراہ
کیا اور بھلایا وہ مرتد ہو گیا۔

الہی پر عطر و دو سلام معطر کن قبر حبیہ الامام
پھر آپ نے ایام حج میں اپنے آپ کو قبائل پر ظہر کیا کہ میں
کار و سل ہوں۔ پس انصار میں سے چھ مرد آپ
پر ایمان لائے۔

بقیہ مانیہ صفحہ (۵۸) سدرہ منی بیر کا درخت ہے۔ اس میں پل اتنے بڑے بڑے ہیں جیسے شہر ہر کے شگے اور اسکے پتے ایسے ہیں جیسے
پتھروں کے کان۔ اس درخت کی جڑ چھ آسمان میں اور شاخیں ساتویں میں ہیں۔ اس پر ہزار ہا نوری فرشتے مثل تنگوں کے
تبویج و تہلیل میں مشغول ہیں۔ ایسے منے اس درج سے کہتے ہیں کہ ہر نیکے اعمال بہا تک فرشتوں کی وساطت سے پہنچتے ہیں۔ اس سے
اور ہر جو اس قدر الہی سے سچا ہے اور در حکام الہی جو اس سے نازل ہوتے ہیں ان کو فرشتے اسی جگہ سے نیچے لاتے ہیں۔ پس یہ نہ دیکھے علوم
و اعمال اور فرشتے عروج کانتے رہے۔ سو جناب سا تمنا بے الہ علیہ وسلم کے کوئی فرشتہ یا انسان آئے اور نہیں گیا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا
سے چنانچہ در تہ تربت براند کہ در سدرہ جریل ادا باز آمد بدو گفت سالار بیت الخرام کہ اے حامل دینی بدر خرام گنجناز از مجاہد غاند بماندم

یہاں تک کہ اپنے ان قلموں کی آواز سنی جسے قضایاے الہی لکھے ماہے تھے۔ وہاں سے دو بروہوں کے مقام تک اٹھائے گئے جہیں اس نے آپ کو قریب نزدیک کیا۔ اور آپ کے لئے جلالی انوار کے پروا اٹھائیے۔ اور آپ کو سر کی دو نور آنکھوں سے بارگاہ درجیت سے دکھایا جو دکھایا۔ اور آپ کے لئے ذاتی جلوہ گاہ نہیں بزرگی کے فرش سجھائے۔ اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ پھر فضل و کرم کا باران سے برسا۔ پس پانچ کروہی گئیں جو قبول میں۔ اور پانچ کے لئے پچاس کا ثواب ہے جیسا کہ اس نے ازل میں چاہا اور حکم کیا۔ پھر آپ اسی رات واپس آئے۔ اور حضرت صدیق اکبر نے اور ہر ایک عقل و ہوش اے نے آپ کے سراج کی تصدیق کی مگر قریش نے آپ کو چھٹلایا۔ اور جسے شیطان نے گراہ کیا اور بھلایا وہ مرتد ہو گیا۔

رقیبہ حاشیہ صفحہ ۵۷) شام سے بنی اسرائیل کا ایک لشکر ان کے مقابلے پر بھیجا اور حکم دیا کہ سب کو قتل کر دو اور ایک کو بچھڑو
 نہ چھوڑو انہوں نے حسب اشارہ سب کو قتل کر دیا مگر عمالکہ کے بادشاہ ارم کے ایک بیٹے کو جو بڑا خوب صورت تھا قتل نہ کیا۔ اور اس کا
 فیصلہ حضرت موسیٰ پر اتوی رکھا۔ جب اس لشکر کو ساتھ لے کر لشکر شام میں پہنچا۔ تو حضرت موسیٰ کا انتقال ہو چکا تھا
 بنی اسرائیل نے اس لشکر کو ان فرمان قرار دے کر شام میں نہ رہنے دیا۔ لہذا وہ لشکر یہود یثرب میں آباد ہوا۔ پھر جب رومی
 ملک شام پر قابض ہو گئے۔ تو یہود کے قبیلے بنو النضیر۔ بنو قریظہ اور بنو بھدل و ماں سے بھاگ کر یثرب میں آباد ہو گئے۔
 اس طرح یثرب یہود کا ایک بڑا مرکز بن گیا تھا۔ اور وہاں کے یہود دیگر یہودیوں کی نسبت بڑے ثروت و عزت والے تھے۔
 اس کے بعد جب ماریہ واقع مین میں آمد تھا نے سہیل النعم بھیجا۔ تو وہاں کے لوگ جو از بن النوث بن بنت بن النک
 بن اود بن زید بن کلمان بن مہجوب بن یثرب بن قحطان کی اولاد سے تھے مختلف مقامات میں جا آباد ہوئے۔ چنانچہ
 جو شہن میں آباد ہوئے ازوشنہ وہ کلمات۔ جو یثرب میں جا رہے وہ خزاعہ کہلائے۔ جو بصرہ و حضیر واقع ملک
 شام میں جا بے عثمان مشہور ہوئے۔ جو قصر عثمان میں آباد ہوئے۔ وہ از و عثمان کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور جو یثرب
 آ رہے وہ اوس و غزوہ ج تھے۔ ان کے علاوہ غسانہ۔ ہارق۔ دوس۔ عیتک اور غافق بھی ارد کے قبائل ہیں۔ اس و غزوہ
 میں سے جو ابتدا میں اسلام لائے وہی لوگ انصار ہیں۔ لفظ انصار جمع ہے نصیر کی جس کے معنی مددگار کے ہیں۔ چونکہ انہوں
 نے ایمان لاکر جناب رسالت آپ کی مدد کی تھی۔ اس لئے انصار کہلائے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ تاریخ ابوالنضر کتاب الانفاثی۔
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کے چوتھے سال اپنی رسالت کو ظاہر کیا اور دس سال کہ شریف میں دعوت اسلام
 کی۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ ہر سال امام حج میں تمام قبائل عرب کو دعوت اسلام کرتے اور پکار کر فرماتے کہ آئے فلاں شخص
 کی اولاد۔ میں تمہارے طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ
 اور اس کے سوا دیگر معبودوں کی پرستش سے باز آؤ۔ پھر ایمان لاؤ اور مجھے سچا جانو اور میری حمایت کرو یہاں تک کہ
 میں احکام الہی کو ظاہر کر دوں۔ جب آپ اس کلام کو ختم کرتے۔ تو آپ کے پیچھے ایک شخص بیٹھا سر کی دو طرف سے بال
 گندھے ہوئے اور حلقہ مدنی پہنے ہوئے یوں ندا دی کرتا۔ اے فلاں شخص کی اولاد۔ یہ محمد تم کو رسالت کی طرف بلاتا ہے
 کہ تم لات و عزے کی پرستش کا حلقہ اپنی گردن سے نکال پھینکو۔ اور جو بدعت و گمراہی وہاں ہے اسے اختیار کرو۔ اس کا
 کہنا مذہب انہو اور اس کی ایک نہ سیر۔ یہ بھیگنا شخص ابواب تھا۔ اس طرح آپ نے قبیلہ کندہ و کلب و بنی حنیفہ و بنی عامر
 بن صعصعہ وغیرہم کو دعوت اسلام کی۔ مگر انہوں نے قبول نہ کی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے دین اور اپنے رسول کا اعزاز
 منظور تھا۔ اس لئے نبوت کے گیارہویں سال حسب عادت آپ نے میں عقبہ کے نزدیک قبیلہ غزوہ کی محفہ آدمیوں کو

جنہیں اللہ نے اپنی خوشنودی کے ساتھ خاص کیا۔
سال آئندہ میں انصار میں سے بارہ مردوں نے حج
کیا اور آپ سے بیعت حثہ کی۔ پھر وہ واپس چلے
گئے۔ اس طرح مدینہ میں اسلام ظاہر ہو گیا اور مدینہ اسلام
کی جائے بنام ہو گیا۔ تیسرے سال قبائل اوس و خزرج
کے تہتر یا کچھتر مرد اور دو عورتیں آپ کے پاس آئیں۔
اور آپ سے بیعت کی آپ نے بارہ بڑے بڑے
مرد اور نقیبوں کو ان کا امیر بنادیا۔ پس دین اسلام
دلوں نے کمرے آن کی طرف ہجرت کی اور اس
ثواب کی امید میں اپنا گھر بار چھوڑا جو ان لوگوں کے
لئے تیار کیا گیا ہے جو کفر کو ترک کریں اور اس سے دور ہو جائیں

لے یہ لوگ نبوت کے تیرہویں سال مصعب بن عمیر کے ساتھ کہیں آئے۔ اور عقبہ بن نضیر نے اس بات پر آنحضرت سے صحبت کی کہ جو چیز ہم اپنے اہل و عیال سے باہر رکھتے ہیں وہ آپ سے بھی باہر رکھیں گے۔ اسے عقبہ کی بہت تائید کرتے ہیں۔ آپ نے انہیں سے بارہ مردوں کو تعقب بنا کر ان سے یوں ارشاد کیا انتم علیٰ تعویذکم یا فہم کظاہرہم ککفالہ للحواریین لعیسیٰ بن مریم واکفیل علی قوم تالو انعم یعنی تم اپنی اپنی قوم کے حالات کے کفیل ہو جیسے وادی حضرت عیسیٰ بن مریم کے کفیل تھے اور میں تمام مسلمانوں کا کفیل ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اس بہت

بہت کم کہیں کفر شریف لائے اور تمام اصحاب سے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں سے ہجرت کر کے دینیہ میں چل جاؤ۔ میری ایک کتاب اس کے بارے میں ہے جو سید احمد رضا رحمہ اللہ نے لکھی ہے، عذرا! سیاتلمکم ولا حظ اثم جنت

وَفَارَقُوا الْوَطَانَ رَغْبَةً فِيمَا بَعْدَ مَنْ هَجَرُوا
 الْكُفْرَ وَنَاءَ ۝ وَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يُلْحَقَ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ عَلَى الْفُورِيَّةِ ۝
 فَأَمَرُوا ابْنَتَهُ فَحَفِظَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كَيْدِهِمْ
 وَغَالَمُوا ۝ وَادْرَكَ فِي الْحَجَرَةِ فَرْقَبَهُ الْمُشْرِكُونَ
 لِيُورِدُوهُ بِزَعْمِهِمْ حِيَاضَ الْمَيْتَةِ ۝ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ
 وَنَثَرَ عَلَى رُءُوسِهِمُ التُّرَابَ وَحَنَاءَ ۝ وَأَمَّ غَارَ
 قُورٍ وَفَارَزَ الصِّدِّيقُ فِيهِ بِالْمَعِيَّةِ ۝
 وَأَقَامَ فِيهِ ثَلَاثًا نَحْيَ الْحَمَامِ وَأَمَّا الْكُفْرَاءُ ۝
 نُخْرِجَ جَانِبَهُ كَيْلَةَ الْإِثْنَيْنِ وَهُوَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَطِيَّةٍ ۝ وَتَعَرَّضَ لَهُ
 سُرَاقَةٌ فَأَبْطَهَلَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ وَدَعَاهُ ۝

قریش نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہیں فوراً اپنے
 اصحاب سے مل جائیں۔ پس انہوں نے آپ کے قتل کرنے
 کے لئے مشورہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے کر کے
 بچا لیا اور نجات دی۔ اور آپ کو ہجرت کی اجازت دی
 گئی۔ پس سرک اس تاک میں گئے کہ آپ کو بزعم خود
 موت کے حوضوں میں آمار دیں۔ آپ ان کی طرف گئے
 اور آگے سروں پرٹی کی کٹی بھر کر پھینک دی۔ اور
 غار ثور کا قصد کیا۔ صدیق اکبر نے اس غار میں ساتھ
 ہوئے کا شرف پایا۔ دو تو اس میں میں تیس رہے کہ تیرا
 کر دیاں آپ کی محفوظ جگہ کی حفاظت کرتی تھیں۔
 پھر درشنہ کی رات کو دو نو غار سے نکلے۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ندہ اونٹنی (قصواء) پر سوار تھے
 سراقہ آپ کے آگے آیا۔ پس آپ نے اس معاملہ
 میں اللہ تعالیٰ سے عاجزی کی۔ اور سراقہ کو بڑھا دی۔

میں جب قریش نے دیکھا کہ جناب رسالت آپ کے معاون و مددگار بہت ہو گئے ہیں اور اصحاب میں بھی بہت سے
 آدمی داخل ہیں۔ تو انہیں خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے معاونین کو ہراہ لے کر مدینہ پر چڑھائی کر کے آپ کے
 قبضے میں لائیں۔ اس لئے وہ مشورہ کے لئے دارالندوہ میں جمع ہوئے جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا اور کبار درویش
 مسجد کعبہ کی طرف تھا۔ بعض نے کہا کہ جب صبح ہو کر آنحضرت کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دو۔ بعض
 نے کہا کہ ان کو یہاں سے نکال دو۔ ابو جہل لعین نے کہا۔ نہیں بلکہ انکو قتل کر دو۔ سب شیخ نجدی مبنی شیعان کے تھے
 ابو جہل کی رائے سے اتفاق کیا اور بل کر آنحضرت کو گھر میں آگھیرا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع کر دیا۔ پس آپ نے
 حضرت علی سے کہا۔ یا علی تم یہ میری سبز چادر اوڑھ کر میری جگہ لیٹ جاؤ۔ آپ نے خاک کی ایک مٹی لے کر اس پر
 سورہ یس شریف کی شروع کی آیات ناخشیہم فہم لا یبصرُونَ تک پڑھ کر کفار کے سروں پر

(بقیہ صفحہ ۴۵) پھینک دی۔ اور اس مجمع میں سے مناف کل گئے۔ کسی نے آپ کو پہچانا۔ ایک شخص جو اس
 مجمع میں نہ تھا ان کو اطلاع دی کہ آنحضرت تو تمہاری آنکھوں میں خاک ڈال کر چلے گئے ہیں۔ مگر حضرت علی کو سب پر
 سبز چادر اوڑھے ہوئے دیکھ کر وہ اسی خیال میں رہے کہ جناب رسالت آپ سہرے ہیں۔ جب صبح کو حضرت علی بیدار
 ہوئے تو سب ہاتھ ملتے رہ گئے۔ آیت وَذُرِّيَّتُكَ الْكَافِرُ الَّذِي كَفَرُوا بِآيَاتِكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ
 وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ میں اسی قصہ کی طرف اشارہ ہے۔
 آنحضرت اپنے دولت خانہ سے حضرت ابو بکر کے گھر گئے۔ اور اس سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے حضرت
 ابو بکر نے عرض کی۔ الصحابۃ بآجی انت یا رسول اللہ میں صحابہت چاہتا ہوں۔ میرا باپ تجھے قربان ہو یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا نعم راہ حضرت ابو بکر نے عرض کی۔ فخذ بآجی انت یا رسول اللہ احدی داخلتی ہا تین
 میرا باپ تجھے قربان ہو یا رسول اللہ۔ میری ان دو بیٹیوں میں سے ایک لے لیں) آپ نے فرمایا: ہائیں صبی میرے
 لیتا ہوں۔ بی بی عائشہ جو اس وقت اپنے باپ کے گھر میں آئی ہوئی تھیں بیان کرتی ہیں کہ میں نے بغیر کیڑوریا
 کو جلد تیار کر دیا اور دو نو کے لئے زاوراہ تیار کر کے ایک عسلی میں ڈال دیا۔ حضرت ہمارا بنت ابی بکر نے اپنے کونہ کے ایک
 ٹکڑے سے عسلی کا سبب بند کر دیا اور دوسرے سے شکرے کا سبب بنا دیا۔ اس وجہ سے اسماء کو ذات النطاقین کہتے ہیں۔
 عرض جناب رسالت آپ صدیق اکبر کو ساتھ لے کر جبل ثور کی غار میں جا چھے۔ اور الہی سے اس غار کے منہ پر
 کڑھی نے چالانا۔ اور اس کے کنارے پر کبوتری نے اٹھے دئے کفار قریش لے آیا تھا تب کیا کہ اس غار کے
 دروازے پر پہنچ گئے۔ مگر کڑھی کا چالانا اور کبوتری کے اٹھے دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر آنحضرت اس میں داخل ہوتے۔ تو
 کڑھی چالانا فتنی اور کبوتری اٹھے نہ دیتی ہے وطنوا الحام وظنوا العنکبوت علی۔ خیر البریۃ لہم تنجہ ولہم تخم
 صدیق اکبر نے گھبرا کر عرض کی۔ یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی ہذا بصرنا یا رسول اللہ
 اگر انہیں سے کوئی اپنے قدم کی طرف نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ لے گا) آپ نے فرمایا۔ یا ابا بکر ما ظنک بالذین اللہ ثالثہما
 راے ابو بکر تیرا کیا لگاں ہے ان دو کی نسبت خبکا تیسرا اللہ ہم تین دن کے بعد اس غار سے نکلے تو سراقہ تھا تب میں
 آپ کے نزدیک آ پہنچا۔ حضرت ابو بکر بولے۔ ایتنا یا رسول اللہ (ہم پہنچے یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا لا تحزن
 اِنَّ اللہَ مَعَنَا رُوئے لکین نہ ہو۔ البتہ اللہ ہمارے ساتھ ہے) پس آپ نے سراقہ پر بددعا کی۔ سراقہ کا گھڑا
 سراقہ سمیت پٹ پٹ زمین میں دھس گیا۔ سراقہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ۔ میرے واسطے دعاے خیر کریں۔ میں کسی
 کافر کو آپ تک نہ آنے دوں گا۔ پس آپ کی دعا سے سراقہ نے نجات پائی۔ اور وہ واپس لوٹا۔ راستے میں جس سے تمنا ہے

نَسَاجَتْ تَوَاسِيْمٌ يَقْبُوبُ بِهٖ
 فِي الْأَرْضِ الصَّلْبَةِ الْقَوِيَّةِ ○
 وَسَأَلَهُ الْأَمَانُ نَفْخَهُ إِيَّاهُ ○
 عَطِرِ اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمِ
 وَمَرَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِقُدَيْدٍ عَلَى أَمْرِ مَعْبِدٍ الْخَزَاعِيَّةِ ○

اس پر سراقہ کے لیے تیز رفتار گھوڑے کی ٹانگیں سخت
 کڑی زمین میں دھس گئیں۔ اور اسے آپ سے پناہ
 مانگی۔ پس آپ نے اسے امان دی۔

الہی عطر درود و سلام
 معطر کن قبر خیر الامم
 اور مقام قدیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امجد
 خزاہ پر گزرے۔

رقیہ عاشیہ صفحہ ۵۵) کہہ کر واپس کر لیا کہ میں نے بہت ڈھونڈا۔ آنحضرت اوسر نہیں ہیں۔ غرض آنحضرت صلی
 بارہویں بیچ الاول و ثانیہ کے دن تھر کے وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ اللہ جل و سلم ہمارے علیہ۔ سیرت ابن
 ہشام۔ دلائل حافظ ابی نعیم۔ مشکوٰۃ و صحیح بخاری۔

۱۷ سراقہ بن مالک بن جشم شاعر تھا۔ فتح مکہ کے روز ایمان لایا اور ابو جہل سے یوں کہا۔

ایا حکم واللہ لو كنت شاهداً + مرجوا دی اذ تسبیح قوائمه + علمت ولم تشكك بان محمداً
 نے ابونعمان سے کہ تم اگر توجہ دیکھتا + میرے محمدؐ کا حال جب جنتی تھیں انکی ٹانگیں + تو جان جتا اور شک نہ کرتا کہ محمدؐ
 رسول وبرہان فمن ذل بقاومه + جناب رسالت آپ نے سراقہ سے فرمایا تھا۔ کیف بک
 رسول جہاں ہیں پس کون مقابلہ کرتا ہے آپ کا
 اذ البست سوادى کسرے دیر کیا حال ہو گا جب تو کسرے کے دو گنگن پہنا یا یا بیکام جب خلافت عمرؓ میں دو نو گنگن حضرت
 عمرؓ کے اٹھ آئے تو آپ نے سراقہ کو پناہ دی اور فرمایا اللہ علیہ السلام ہمارے واسطہٴ رستگاری میں اور کسرے جس نے یہ گنگن
 کسرے چھین لئے اور سراقہ کو پناہ دی۔ مشکوٰۃ ص ۱۷۷ عثمان غنی سراقہ نے وفات پائی۔

۱۸ محمدؐ دینے کے داتے میں رانج کے نزدیک ایک جگہ ہے۔

۱۹ ام سہیلانام مالک بن خثعم بن ربیعہ ہے۔ وہ بارہا اور قوی تھی۔ اپنے غم کے صحن میں بٹھیا کرتی اور سائیں
 و فقر کو پانی پاتی۔ اسے کھا کھلا کرتی تھی۔ استیجاب لابن عبدالبر۔

وَأَمَّا إِذَا ابْتِغَاءَ الْحِجَابِ فَلَبَّ مِنْهَا فَلَمْ يَكُنْ
 شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ خَبَاءً وَهَذَا قَدْ حَوَاهُ فَتَقَدَّرَ
 إِلَى شَأْنِهِ فِي الْبَيْتِ خَلْفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الرَّعِيَّةِ
 فَاسْتَأْذَنَهَا فِي حُلِيِّهَا فَأَذِنَتْ وَقَالَتْ لَوْ كَانَ
 بِهَا حَلَبٌ لَا صَبْنَاهُ ۝ فَهَمَّ الصَّرْعُ مِنْهَا
 وَدَعَى اللَّهُ مَوْلَاهُ وَوَلِيَّهُ ۝ فَدَارَتْ
 وَحَلَبٌ وَسَقَى كُلًّا مِنَ الْقَوْمِ وَأَرْوَاهُ ۝ ثُمَّ
 حَلَبَ وَمَلَأَ الْإِنَاءَ وَغَادَرَهُ لَدَيْهَا آيَةً حَلِيَّةً هـ
 فَجَاءَ أَبُو مُعْبِدٍ وَرَأَى اللَّابَنَ فَذَهَبَ بِهِ الْعَجَبُ إِلَى
 اقْتِصَافِهِ قَالَ أَنَّى لَكَ هَذَا وَلَا حَلُوبَ بِالْبَيْتِ
 تَبِضُّ قِطْرَةً لِبَنِيَّتِي فَقَالَتْ مَرَّ بِنَارِجَلٍ مُبَارَكٍ
 لَدَاؤُكَ أَجْمَانُهُ وَمَعْنَاهُ ۝ فَقَالَ هَذَا حَلَبُ
 قُرَيْشٍ وَأَقْسَمَ بِكُلِّ آيَةٍ ۝ بَأَنَّهُ لَوْ مَرَّ
 لَأَمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَأَدْنَاهُ ۝ وَقَدْ مَرَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
 ثَانِي عَشَرَ رَمَضَانَ الْأَوَّلِ وَأَشْرَقَتْ
 بِهِ أَرْجَاؤُهُمَا الزَّكِيَّةُ ۝

اور اُس سے گوشت یا شور و غریہ چاہا۔ مگر اُس کے ختمے میں
 انیس سے کوئی چیز موجود نہ تھی۔ آپ نے اُس کے گھر
 میں ایک بکری رکھی جو کڑوی ولاغری کے سبب دوسری
 بکریوں سے گھر میں پیچھے رہ گئی تھی۔ آپ نے اُس کے
 دہسنے کی اجازت مانگا۔ ام مہدی نے اجازت دیدی اور
 بولی۔ اگر اُس کے نیچے دو ہوتا تو البتہ ہم خود اسے دہ لیتے
 آپ نے اس کے حق پر ہاتھ پھیرا اور اپنے مالک و دو گار احمد
 و ملائگی پس دوہا تر کیا۔ آپ نے دوہا اور قوم میں سے
 ہر ایک کو پلا کر سیراب کر دیا۔ آپ نے پھر دوہا اور دہسنے کے
 برتن کو بھر لیا اور اسے ام مہدی کے پاس بطور ایک طہر نشانی
 کے چھوڑا۔ اس کا خاتمہ ابو مہدی آیا۔ اور اُس نے دوہا دیکھا۔
 اسے نہایت درجے کا تعجب ہوا۔ پوچھا۔ دوہا تو میرے پاس
 کہاں سے آیا۔ حالانکہ گھر میں تو کوئی دوہا دینے والی
 بکری نہیں جو دوہا کا ایک قطرہ بھی دے۔ ام مہدی نے
 جواب دیا کہ ہمارے پاس ایک مبارک شخص اس اس
 طرح کی ظاہری و باطنی سنیت والا آیا تھا۔ ابو مہدی بلا دہی
 تو قریش کے سردار ہیں۔ اور طرح طرح کی قسمیں کھائیں
 کہ اگر میں ان کو دیکھ پاؤں۔ تو آپر ایمان لائوں۔ ابھی
 بیرونی کروں اور آنکھیں پاس ہوں۔ غرض آنحضرت مسلم
 بارہویں حج الاول و ثانیہ کے دن مدینہ میں پہنچے۔

۱۔ شکوہ شریفی ہے۔ عن حزام بن هشام عن ابيه عن جدّه حبیش بن خالد وهو
 اخو ام مہدی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اخرج من مكة خرج مهاجرا

الى المدينة هو وابو بكر ومولى ابى بكر عامر بن فهيرة ودليلهما مروا على نخمى
ام معبد فسألوها الحما وتمر اليشتر وامها فلم يصيبوا عند هاشمياً من ذلك
وكان القوم مرملين مسنتين فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم
الحاشية في كسر الخيمة فقال ما هذه الشاة يا ام معبد قالت
شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها من لبن قالت هي الجهد من
ذلك - قال اتاء بنين لى ان احلبها قالت بابى انت وامى ان رأيت بها
حلباً فاحلبها فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسح بيده
ضرعها وسمى الله تعالى ودعا لها في شاتها فتفاجت عليه ودرت
ولحبت فدعا با تاء يربض الرهط فحلب فيه ثجاحتى علاه اليها ثم سقاها حتى
رويت وسقى اصحابه حتى دووا ثم شرب اخرهم ثم حلب فيه انا ثانياً بعد بدئ حتى ملأ الاثاء ثم غادره
عند ها وباعها وارخلوا عندها رواه في شرح السنة وابن عبد البر في التمهيد وابن الجوزى في كتاب الوفاء
وفى الحديث قصة انتهى -

ترجمہ۔ ام معبد کے بھائی حبش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ سے نکلاے گئے۔ مریہ کبیر
ہجرت کرتے ہوئے نکلے وہ ابو بکر اور ابو جبر کا آزاد کیا ہوا غلام عامر بن فهیرہ اور دو نو کار ہبر (عبد اللہ بن ارقط
الیشی) اور ام معبد کے دو غموں پر گزرے۔ اس سے گوشت اور چھارے دریافت کئے تاکہ خرید لیں۔ پس اس کے پاس
ان میں سے کوئی چیز نہ پائی۔ ام معبد کی قوم بے زاد و بے ترشہ اور قحط زدہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خمر کی جانب ایک بکری دیکھی۔ پوچھا اسے ام معبد بکری کیسی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ لا غری و کز زدی کے سبب
بکریوں سے پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ نے پوچھا۔ کیا اس کے بچے دوہے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ اس سے بید ہے کہ
دو دوہے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے اجازت دیتی ہے کہ اسے رو لیں۔ اس نے عرض کی۔ میرے ماں باپ بچہ قربان
ہوں۔ اگر تو اس کے بچے دو دیکھے۔ تو اسے دوہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بکری طلب کی اور
اپنا ہاتھ اس کے غنم پر پھیرا اور لبسم اللہ پڑھی اور ام معبد کے لئے اس کی بکری کی نسبت دعا کی۔ پس بکری نے
آپ کے لئے اپنی دو ٹانگیں چوڑی کر دیں اور دو دیا اور جگالی کی۔ آپ نے برتن نکالا جو گردہ کسیر اب کر دے۔
پس آپ نے اس میں خوب دو دیا یہاں تک کہ اس پر جھاگ آگئی۔ پھر اسے چایا یہاں تک کہ سیر ہو گئی اور اپنے

ساتھیوں کو پلایا بیان تک کہ سیراب ہو گئے۔ پھر سب کے بعد آپ نے پایہ پھر پہلی بار کے بعد دوسری دفعہ دوایا تک کہ برتن کو بھر دیا۔ پھر اس برتن کو ام مہر کے پاس چھوڑا اور ام مہر کو اسلام میں بہت کی۔ اور سب اس کے پاس کوچ کر گئے۔ اس حدیث کو شرح السنہ میں اور ابن عبد البر نے استیجاب میں اور ابن الجوزی نے کتاب الرقاہ میں روایت کیا ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ اتنے۔ وہ قصہ استیجاب میں ایک بعد ہی یوں مذکور ہے۔ فقہ الثبت حتی جاء زوجها ابو معبد يسوق اعجازا عجافا يتساوكن هزالا مخمض قليل فلما رأته ابو معبد اللہ بن عجب وقال من لك هذا اللہ بن يا ام معبد الشاة عازب حبال ولا حلوب في البيت قالت والله الا اندميتا رجل مبارك من حاله كذا وكذا قال صفيه لي يا ام معبد قالت رأيت رجلا ظاهرا الوضوء ابهر الوجه حسن الخلق لم تعب ثجلة ولم تزر به صولة وسيم قسيم في عينيه وعجرو في اشفاره عطف وفي عنقه مطع وفي صوته ههل وفي لحيته كشاة ارجم اقترن ان صمت فعليه الوقار وان تكلم سما وعلا له اليها اجمل الناس وابهاه من بعيد واحسنه واجله من قريب حلوا المنطق فصل لا تنزرو ولا هذر كان منطق خمرات نظم يتحدرن وبعثة لا بائن من طول ولا تقتمه عين من قصر غصن بين غصنين فهو انظر الثاثة منظر او احسنهم قد راله رفقاء يحفون به ان قال النصارى لقوله وان امرت بادروا الى امره محفود محشود لا عابس ولا مفند قال ابو معبد هو والله صاحب قریش الذي ذكر لنا من امره ما ذكر بمكة ولقد هممت ان احببه ولا فعلن ان وجدت الى ذلك سبيلا۔ فاصبح صوت بمكة عال يسمعون الصوت ولا يدرون من صاحبه وهو يقول

جزى الله رب الناس خير جزائه	رفيقين حلا خيمتي ام معبد
هبانزلاها بالهدى فاهتدت به	فقد فاز من امسى رفيق محمد
فيا القصي ما زوى الله عنكم	به من فعال لا تجازي وسود
ليهن بني كعب مقام فتاتهم	وصعد هال المؤمنين ببرصد
سلوا اختكم عن مشائهما وانا ثناها	فانكم ان تسالوا الشاة تشهد

دعاها بشاة حائل فخلبت
عليه بصريح ضرة الشاة مزبد
فغادرها رهنالديها لالحا لب
يردد هافي مصدر مشموس د

ترجمہ۔ پس ام مہر خٹوڑی دیر پھیری کرتے ہیں اسکا خاوند ابو مہر لاغر بچیاں مانگتے ہوئے آیا جو دہلا پن کے سبب آہستہ چلتی تھیں اور انکی بیویوں میں منکر تھا۔ جب ابو مہر نے دودھ دیکھا۔ تو تعجب ہو کر کہنے لگا۔ اے ام مہر تیرے پاس یہ دودھ کہاں سے آیا حالانکہ بچیاں دودھ چراگاہ میں تھیں اور عالمہ نہ تھیں اور گھر میں کوئی دودھ دینے والی نہ تھی۔ اس نے کہا۔ نہیں قسم خدا کی مگر ہمپر ایک مبارک روگڑا جس کا حال ایسا تھا۔ اس نے کہا اے ام مہر میرے لئے اس کے اوصاف بیان کر۔ ام مہر نے کہا۔ میں نے اس کو دیکھا۔ اس کی خوب صورتی ظاہر۔ چہرہ نورانی۔ خلق اچھا۔ کلائی شکم نے اس کو عیب ناک نہ کیا۔ اور سر کی چٹائی نے اس کو میوٹ بنایا۔ خوب صورت خوبرو۔ دونوں آنکھیں سیاہی۔ پلکوں میں دساری۔ گردن میں لمبائی۔ آواز میں نہ خشونت۔ ڈاڑھی کھنٹی۔ بھوس باریک و رازر بظاہر دور و نزدیکوں کے درمیان لی ہوئیں۔ اگر وہ چپ ہو تو اس پر وقار و تمکین ہے۔ اگر کلام کرے۔ تو اس پر خوبی و زیبائی آجاتی ہے۔ دور سے سب لوگوں سے خوب صورت و زیبا۔ اور قریب سے سب حسن و جمال میں سوا۔ کلام شیریں حق و باطن میں فرق کرنے والا نہ حد سے کم نہ حد سے زیادہ۔ گویا اس کا کلام لاشی کے موتی ہیں جو گرہے ہیں۔ میانہ قدر نہ طول میں بہت زیادہ اور نہ اتنے کوتاہ کہ آنکھ اس کو حقیر سمجھے۔ ایک شہنی ہے دو ٹہنیوں کے درمیان۔ پس وہ تینوں میں شکل کے لحاظ سے سب تازہ اور قدر میں سب اچھا۔ وہ مخدوم ہے اپنے اصحاب سے گھرا ہوا۔ نہ ترش و نہ بڑھاپے سے جو اس باختہ۔ ابو مہر نے کہا۔ اس کی قسم وہی قریش کا سردار ہے جس کے حال سے کہ میں ہمارے پاس ذکر کیا گیا جو ذکر کیا گیا۔ اور بیشک میں نے قصد کر لیا ہے کہ میں اس کا ساتھ دوں۔ اور میں عرضد ایسا کرونگا اگر اس طرف راہ پاؤں۔ پس صبح کو کہ میں ایک بندہ واز آئی۔ لوگ اس آواز کو سنتے تھے مگر آواز والے کو نہ جانتے تھے۔ وہ ماتھ یہ کہتا تھا۔

(راشکار کا ترجمہ لفظی)

اسد کو گشتہ ہانے والا نیک حسنا دے دور فقیروں کو جو اترے ام مہر کے درخیزوں میں

وَتَلَقَّاهُمُ الْإِنصَارُ وَنَزَلَ بِقُبَّاءٍ
وَأَسَّسَ مَسْجِدَ هَاعَلَى تَقْوَاهُ ۝
عَطَّرَ اللَّهُ قَبْرَهُ الْكَرِيمِ
بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَتَسْلِيمِ

اور آپ نے مدینہ کے پاک اطراف روشن ہو گئے۔ اور
انصار آپ سے ملے آپ قبائیں اترے اور مسجد تباکی بنا
تھوڑے پر زوالی۔

الہی بر عطر درود و سلام معطر کن قبر خیر الانام

(تقریباً ۶۰ صفحہ)

دو نو اسکے ہاں اترے ہر ایک ساتھ پس نے ہر ایک اس
تجربہ آقسی رکی اولاد جو کچھ اٹھایا اندر نے تم
سبارک ہونی کعبہ رام مسجد کی قوم آگے جو ان کی کھڑا
تم پر چھ لڑائی ہیں آگے بڑی اور آگے بڑی کی نسبت
آنحضرت نے ام مسجد کی بے حل بڑی کے لئے دعا کی پس ان
پس آپ چھوڑا بڑی کو ثابت اسکے پاس دور رہے تھے
پس کا سیاب ہوا اور جو بنارسیت مسند کا
آگے بڑی کے سبب کم و کثرت سے اسکا مقابلہ نہیں کیا
اور مٹھیا بر سر لے لے انتظار کی مسجد میں
تحقیق اگر تم پر چھو گے بڑی شہادت دے گی
آپ پر بھاگ لے والا خالص دور بڑی کے قص نے
جو پھر آتا تھا اسکو اسکے لٹنے اور جانے کے مکان میں اٹھتا

لے آنحضرت نے ام علیہ وسلم مسجد کے دن قبائے آگے باطن مدینہ کو روانہ ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری سے جو خوشی
اہل مدینہ کو ہوئی۔ اسکا بیان نہیں ہو سکتا حضرت براہ بن عازب جو مشاہیر انصار میں سے ہیں فرماتے ہیں۔ فعادایت
اهل المدينة فرحوا بنبی فرحهم به حتی رایت الولائد والصبيان يقولون هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء
رسولهم من اهل مدینہ کو کسی شے سے ایسے خوش نہ رکھا جیسے کہ حضور کی تشریف آوری سے یہاں تک کہ میں نے
لو کے لڑکیوں کو یہ کہتے دیکھا۔ یہ رسول ام صلی ام علیہ وسلم ہیں جو تشریف لائے ہیں۔ مشکوٰۃ۔ باب غات انبی صلی ام علیہ
وسلم حضرت ابن خاتم جناب سرور کائنات فرماتے ہیں لھا قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة لبعث
لجيشة بجوابهم فرحوا بقدومه رجب رسول ام صلی ام علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو آپ کی تشریف آوری
کی خوشی میں حبشی غلام تھیادوں سے کھیلتے تھے۔ (ابوداؤد) مانتے میں یہ حالت تھی کہ جو لوگ آنحضرت کے ناتہ کو
دیکھتے تھے اور انصار کے جس گھر پر حضور کا گزر ہوتا تھا۔ بہت تواضع و تحريم سے پیش آتے تھے اور حضرت کے ناتہ کو
روک روک لیتے تھے اور یہ عرض کرتے تھے کہ حضرت ہمیں قدم نہ مجھ فرمائیے۔ آنحضرت سب کے لئے دھمے خیر کرتے تھے

(فقیر حاشیہ صفحہ ۶۱)

اور فرماتے تھے کہ میری یہ ناکہ مامور ہے۔ جس جگہ یہ بیٹھے گی وہی میری قرار گاہ ہے۔ اس تزک و احتشام سے آپ
مجر کے وقت قبیلہ بنی سالم میں پہنچے اور نماز جمعہ اُس جگہ پڑھی جو اب مسجد جمعہ کے نام سے مشہور ہے۔
اس کے بعد وہاں سے نکلے۔ قبائل اُسی طرح سے قزیم رکاب کرامت مآب ہو کر ہترسنے کے لئے الجھا کرتے
تھے۔ حضور سب کے لئے دُعا سے غیر فرماتے تھے اور منتظر تھے کہ ناکہ کہاں بیٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ اُس مقام
پر پہنچے جہاں مسجد نبوی کا منبر شریف ہے۔ ناکہ بے اختیار وہاں بیٹھ گئی۔ پھر بے اختیار وہاں سے اُٹھ
کر چند قدم آگے چلی۔ مگر واپس آکر اپنی پہلی جگہ پر بیٹھ گئی۔ ناکہ کا بیٹھنا تھا کہ بنی نجار کی لڑکیوں کی
ایک جماعت جناب سید ابراہیم کی تشریف آوری کی خوشی میں دن بجاتی ہوئی آئیں اور یہ گائیں۔

ش

نخن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار

(ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں۔ واہ محمد ہمارے)

آنحضرت نے اتر کر اُس جگہ کو برکت دی۔ ابو ایوب انصاری مارے شوق کے حضرت کے ناکہ کا بکا وہ اپنے
گھر لے گیا۔ آپ بھی المراء مع وصلہ فرما کر ابو ایوب کے گھر تشریف لے گئے۔ اور مسجد نبوی اور مسکن
شریف کی تیاری تک وہیں قیام پذیر ہوئے۔

ش

مبارک سزلے کان خانہ را ہے جنیں ہاشد

ہمایوں کشرے کان عرصہ را شاہے جنیں ہاشد

وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْمَلَ النَّاسِ خُلُقًا وَخُلُقًا إِذَا ذَاتِ
وَصِفَاتٍ سَنِيَّةٍ ۝ مَرْبُوعَ الْقَامَةِ
أَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْدَةٍ وَاسِعَةٍ
الْعَيْنَيْنِ أَكْثَلَهَا أَهْدَبَ الْأَشْفَارِ
قَدْ مِخَّ الزَّجَّجُ حَاجِبَاهُ ۝ مُفَلِّجُ
الْأَسْنَانِ وَاسِعَ الْفَوْحِ حَسَنَهُ
وَاسِعَ الْجَبِينِ ذَا جَبْهَةٍ هِلَالِيَّةٍ ۝

اور تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صورت و سیرت میں سب لوگوں
سے کامل۔ عالی ذات و صفات۔ بیاض قدر سعید رنگ سرخی
ظاہر۔ بڑی بڑی آنکھیں سرگرمیں۔ لمبی لمبی چکیں۔ جوڑیں
لمبی ہار کی۔ دانت کشادہ۔ منہ خوبصورت چوڑا۔ جانب
پیشانی کشادہ۔ پیشانی ٹیکل ہلال۔

ملہ میاں سے ہمارے آقاؐ کا علیہ شریف بیان ہوتا ہے۔ گریہ ہمارے کہ جن بزرگوں نے آپؐ کا وصف بیان کیا ہے۔
صرف سبیلِ نبیل بیان کیا ہے۔ در حقیقت وصفِ آنجنابؐ کو کوئی ہندو سوا خالق کے نہیں جانتا۔ ایسا ملے امام و میری عمر
نے ہمزہ میں فرمایا ہے۔ انہما مثلوا صفاتک للناس کما مثل النجوم الماء یعنی وصف کرتے ہوں نے
لوگوں نے تیری صفات کی صرف صورت دکھائی ہے جیسا کہ پانی ستروں کی صورت دکھاتا ہے۔ حاشیہ الشیخ ابراہیم البجوری
علیہ الشّمال الحمدیہ ترمذی رحمہ عن جابر بن سمرقہ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوشة وکان لا یفعل
الا بتسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکل العینین ولیس باکل وواہ الترمذی
ترجمہ جابر بن عمر سے روایت ہے۔ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نو آنکھوں میں ہار کی تھی۔ اور آپؐ نہ ہنستے تھے گر
بہر حق قسم۔ اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ آپؐ آنکھوں میں سر نہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ آپؐ سر نہ لگائے ہوئے نہ ہوتے
تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔ علیہ الشّمال ترمذی میں اذج الحواجب سوا یغ فی غیر قرن
دار ہے جس سے ظاہر ہے کہ آپؐ کی جوڑیں ہار کی دو نو آنکھوں کے درمیان باہم ملی ہوئی تھیں۔ حدیث ام سہیل
اذج اقرون ودار ہے جس سے ظاہر ہے کہ دو نو آنکھوں کے درمیان ملی ہوئی تھیں۔ دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ
اگر کوئی شخص سرسری طور پر بغیر بال و غیر کے دیکھا تو اسے ملی ہوئی نظر آتی تھیں جیسا کہ ام سہیل نے بیان کیا۔ مگر جو شخص غور سے دیکھتا
و مدد میں فاصلہ پاتا جیسا کہ حدیث ترمذی میں آیا ہے پس آپؐ حسب الظہار اقرن تھے گردنے الرفع اذج تھے۔ حاشیہ الشیخ ابراہیم
البجوری علیہ الشّمال الحمدیہ۔ علیٰ عربی میں جبیں جانب پیشانی کو اور جبہ پیشانی کہتے ہیں پس جبہ برد و جبین کے بیان
ہوئے۔ فافہم ہے سلم میں حدیث جابر میں دکان مستدیرا اور شمال ترمذی میں حدیث علیؑ میں کانی و جھندوی

سَهْلُ الْخَدَّيْنِ يُرَى فِي أَنْفِهِ بَعْضُ أَحَدَيْدِ أَبِي
 حَسَنِ الْعَرَبِيِّنَ أَقْنَاءُ ۝ كَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ
 سَبْطُ الْكَفَّيْنِ فَخْمُ الْكَرَادِيْسِ قَلِيلُ حِمْرِ الْعَقِبِ
 كَثُ الثَّجِيْبَةِ عَظِيمُ الرَّأْسِ شَعْرُهُ إِلَى الشَّعْمَةِ
 الْأَذْنِيَّةِ ۝ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ قَدْ عَمَّ
 النُّورُ وَعَلَاهُ ۝ وَعَرْقُهُ كَاللُّوْلُوِّ وَعَرْفُهُ
 أَطْيَبُ مِنَ النَّفْحَاتِ السُّكِّيَّةِ ۝ وَيَتَكَفَّأُ فِي
 مَشْيِهِ كَأَنَّمَا يَخْطُ مِنْ صَبَبٍ أَوْ ثَقَاءٍ ۝ وَ
 كَانَ يُصَافِحُ الْمُصَافِحَ بَيْدَ الشَّرِيفَةِ ۝ فَيَجِدُ
 مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ رَاحَةً عِبْرِيَّةً ۝ وَ
 يَضَعُهَا عَلَى رَأْسِ الصَّبِيِّ فَيَعْرِفُ مَسَّهُ
 لَهُ مِنْ بَيْنِ الصَّبِيَّةِ وَيَدْرَاهُ ۝ يَتَلَاوُ
 وَجْهَهُ الشَّرِيفُ تَلَاوُ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلِ
 الْبَدْرِيَّةِ ۝ يَقُولُ نَاعَتُهُ لَمَّا رَقَبَلَهُ
 وَلَا بَعْدَهُ مِثْلُهُ وَلَا بَشَرِيَّاهُ ۝

عَظِيمُ اللَّهِ قَبْلَهُ الْكَرِيمُ
 بِعَرَفِ شَيْءٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمِ

خمسارے ہزار۔ تاک خوب صورت لہی۔ دریاں میں بہر
 نمایاں۔ درویشانوں کے دریاں فرخ۔ دروہتیلیاں شاہ
 پڑیوں کے جوڑ موٹے۔ اڑیاں کم کشت۔ دروہی گھنی۔ ہر
 بڑا سر کے بال کاڑی کی بوتک۔ دروہانوں کے دریاں
 ہر بہت جسے لڑے گھیرا ہوا تھا۔ ایک پسینہ موتی کی اندر اور
 آپ کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبو دار چلتے وقت آپ چلتے
 تھے (کے کم) گریا کہ آپ اس اپنی جگہ سے ہٹے آتے ہیں ہر
 پڑے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص سے اپنے
 ہاتھ سے مصافحہ کرتے۔ در تمام دن آپ کے دست مبارک
 کی گل کٹا کی سی خوشبو پاتا تھا۔ آپ اپنا دست مبارک جس
 بچے کے سر پر رکھتے تھے۔ آپ کا اس سر کو چھونا بچوں میں سے
 پہچانا جاتا تھا۔ اور معلوم کیا جاتا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک اس
 طرح چمکتا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند۔ آپ کا مصحف
 کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ کا شکل نہ آپ سے پہلے
 دیکھا نہ آپ کے بعد۔ اور نہ کوئی انسان آپ کا مثل دیکھا

الہی مہر و درود سلام
 سطر کین قبر خیر الامم

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۱) فاروقی ہے۔ اس استدرات و تدویر سے یہ راوی نہیں کہ آپ کا چہرہ پورا گول تھا۔ کیونکہ اسی حدیث علی میں
 لا بالکلام آیا ہے جس کے معنی ہیں کہ آپ گول چہرے والے نہ تھے۔ بلکہ یہ راوی ہے کہ آپ کے چہرے میں کسی سیدہ گروانی تھی۔ پشانی کے
 شکل ہلال ہونے سے بھی یہی راوی ہے یعنی پشانی بہت بہت مزاحمتی اور بہت گول۔ بلکہ دوز کے بین میں تھی سو خیر اللہ و اسطفا
 لے جس مرد کی تاک میں یہ حضورؐ سے عربی میں اتنے کہتے ہیں جس کی عزت تو انہوں سے۔ عجب شاعر ایک ہریت کے وصف میں لکھتا ہے۔
 از سان ابدت و اضا مفلجا۔ اغو بر اقا و طرفنا ابرجا۔ ومقلد و حلقبا من حجا۔ وفا حبا و مرسنا مسرجا
 ان دو شعر میں ہاتھوں کی کشادگی۔ آنکھوں کی سیاہی۔ ابرو کی درازی و باریکی اور وسط بینی کا اجڑاؤ سب مذکور ہیں جو اوصاف

مردوح میں سے ہیں۔ مگر ہمارے آقا سے امداد تو اس شجر کے سداق میں ہے ہر چ بتائیں ان دلبروں۔ جلد تراہت
 و زیادت برآں۔ اللهم صل وسلم وبارک علیہ
 ۱۱ وہ دونوں شانوں کے در بیان کی فراخی مستکرم ہے۔ سینہ کی کشادگی کو جو علامت نہایت
 ہے۔

سے سبط الکفین۔ سبط الیدین۔ سبط البنان ان سب کے کما یہ ہے کرم سے۔ اس کی نقیص
 جعد الکف ہے جو کما یہ ہے نخل سے۔ فاض۔

۱۲ بے ڈیوں کے بیڑوں کا ٹکڑا ہونا دلالت کرتا ہے مردوح کی قوسے باطنیہ کے کمال پر ۱۲
 ۱۱ یعنی قدم خوب جھا کر چلتے تھے جیسا کہ رمل بہت و شجاعت کا قادم ہے ۱۱

عنہ عن جابر بن سمرہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلة اضحیان فجعلت
 انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فانما هو احسن
 عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی۔ ترجمہ۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔ کما میں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف
 دیکھنے لگا۔ پس ان کا وہ آپ میرے نزدیک چاند سے خوب صورت تھے۔ اسے ترمذی و دارمی نے روایت کیا ہے۔
 مشکوٰۃ باب اسماء النبی و صفاتہ

۱۳ شائل ترمذی میں تہذیب ابراہیم بن محمد وارہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وصف بیان کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے۔

لویکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المنظر والبالقصر المتورد الخ۔ چند اوصاف بیان کر کے اخیر میں فرماتے
 یقول ناعلمہ لو اقبلہ ولا یعدہ مثله یعنی آپ کے عیاسن صوری و باطنی کا وصف کرنے والا بطریق اجمال کتا
 ہے کہ آپ کا مثل ہم میں نے آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔ وصف کرنے والے سے مراد یا
 تو خاص حضرت علی ہیں یا اس سے عام جو چاہے کہ آنحضرت کا وصف بیان کرے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی وصف
 کرنے والا حضور کے عیاسن کو پورے طور پر تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ عاجز آ کر اسے یونہی کنا پڑتا ہے۔

لہ یخلق الرحمن مثل محمد	ابد او علی انہ لا یخلق
نہیں پیدا کیا رحمن نے مثل محمد کا	کبھی اور مجھے علم ہے کہ وہ پیدا نہ کرے گا

وَكَانَ يَحِبُّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْحَبَاوِ
وَالْتَوَاضِعِ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَرْقُوعُ تَوْبَهُ وَ
يَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَسِيرُ فِي خِدْمَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ
سَرِيحًا وَيُحِبُّ الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ وَيُجْلِسُ
مَعَهُمْ وَيَعُودُ مَرْضَاهُمْ وَيُسْتَعِمُّ جَنَائِزَهُمْ وَكَأَنَّهُ
يَحْقِرُ فَقِيرًا أَدْقَعَ الْفَقْرُ وَأَشْوَاهُ ۝ وَيَقْبَلُ
الْعَذْرَةَ وَلَا يَقَابِلُ أَحَدًا بِمَا يَكْرَهُ وَيَمْشِي
مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَذِي الْعُبُودِيَّةِ وَلَا يَهَابُ
الْمُلُوكَ وَيَغْضَبُ لِلَّهِ تَعَالَى وَيَرْضَى لِرِضَا ۝
وَيُسَيِّدُ خَلْفَ أَصْحَابِهِ وَيَقُولُ خَلَا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ
الرُّوحَانِيَّةِ ۝ وَيَرْكَبُ الْبَعِيرَ وَالْفَرَسَ وَالْبَغْلَةَ
وَحِمَارَ بَعْضِ الْمُلُوكِ إِلَيْهِ أَهْدَاهُ ۝ وَيَغْضَبُ
عَلَى بَطْنِهِ الْحَجْرَ مِنَ الْجُوعِ وَقَدْ أُوتِيَ مَعَاتِقُ الْخَزَائِنِ
الْأَرْضِيَّةِ ۝ وَرَأَوْدَتُهُ لِحَبَالٍ بَانَ تَكُونُ لَهُ
ذَهَابًا فَابَا ۝ وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
اللَّغْوُ وَيَبْدُ وَمَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ وَيُطِيرُ الصَّلَاةَ
وَيُخَصِّرُ الْخُطْبَ الْجُمُعِيَّةَ ۝ وَيَتَأَلَّفُ أَهْلَ الشَّرَفِ وَ
يُكْرِمُ أَهْلَ الْفَضْلِ وَيُزَحُّ وَلَا يَقُولُ إِلَّا حَقًّا حَبَّهَ اللَّهُ
تَعَالَى وَيَرْضَاهُ ۝ وَفِيهَا وَقَفَ بِسُجُودِ الْمَقَالِ
عَنِ الْأَطْرَادِ فِي الْحَلْبَةِ الْبَيَانِيَّةِ ۝

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عیا اور تواضع والے
تھے۔ اپنا جواب گانٹھ لیتے تھے۔ اپنے کپڑے میں
پیر نہ لگاتے تھے۔ اپنی بکری دہ لیتے تھے۔ اپنے اہل
کی خدمت میں اچھی روش سے چلتے تھے۔ غیروں اور
مسکینوں سے محبت رکھتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھے اور
ان کے مریضوں کی بیماری پر سی کیا کرتے تھے۔ ان کے جنازوں
کے پیچھے چلتے تھے۔ اور اس فقیر کو حقیر نہ جانتے
تھے۔ جس کو قباہی نے خوار کر ڈالا اور ضعیف
کر دیا ہو۔ آپ عذر قبول فرماتے تھے۔ کسی مسلمان
سے ایسے ار کے ساتھ پیش نہ آتے تھے جو اسے نا پسند آئے
آپ رائیوں اور غلاموں کے ساتھ چلتے تھے۔ اور بادلوں
سے نہ ڈرتے تھے۔ آپ اللہ کے لئے فتنے ہر تے تھے۔ اور
اللہ کی خوشنودی کے لئے خوش ہر تے تھے۔ آپ اپنے
اصحاب کے پیچھے چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا پس پشت رہو
فرشتوں کے لئے چھڑ دو۔ آپ اونٹ گھوڑے خیر اور دراز کو
پر سوار تھے جو صحن بادشاہوں نے بطور نذر آپ کو بھیجے تھے۔
جھوک کی شدت سے آپ اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔ آپ کپڑوں
کے خزانوں کی گیمیں اور ہاتھوں نے چاہا کہ آپ کے لئے سب سے
نبائش۔ مگر آپ ایسے انکار کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیرونہ کوئی بکرت
تھے جس سے آپ سلام کرتے۔ نماز کو دینا اور عید کو خطبہ کرنا
کرتے تھے۔ بزرگوں کے الفت رکھتے تھے اور اہل فضل کا احترام کرتے تھے۔

نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ
اِثْرُ صَفْرَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكَادِي وَاجَهَ أَحَدٍ بَشَرِيٍّ يَكْرَهُهُ

وَبَلَغَ ظَاغِرٌ أَمْلًا فِي قَدَافٍ
 الْإِضَاحُ مُنْتَهَاهُ ○
 عَطِ اللَّهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ
 بِعَرَفٍ شَدِيدٍ مِنْ صَلَاحٍ وَتَسْلِيمٍ
 اللَّهُمَّ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ يَا عَظِيمَ
 يَأْمَنُ إِذَا دُفِنَتْ إِلَيْهِ أَكْفُ الْعَبْدِ
 كَفَاهُ ○ يَأْمَنُ تَنْزَعُهُ فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ
 الْأَحَدِيَّةِ ○ عَنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ فِيهَا
 نَظَائِرُ وَأَشْبَاهُ ○ وَيَأْمَنُ تَفَرُّدَهُ
 بِالْبَقَاءِ وَالْقَدَمِ وَالْأَزَلِيَّةِ ○
 يَأْمَنُ لَا يُرْجَى غَيْرُهُ وَلَا يُعْوَلُ
 عَلَى سِوَاهُ ○ يَأْمَنُ اسْتِنْدَادُ الْأَكَامِ
 إِلَى قُدْرَتِهِ الْقَيُّومِيَّةِ ○

اور میں کہتے تھے کہ سچی بات ہے اور تمہارے دوست رکھے اور
 پسند کرے یہاں ہمارے کلام کا عمدہ گھڑا ہمارے ساتھ بیان
 کے یہ ان میں چلنے سے ٹھیک گیا۔ اور کھنے کا سارا ایضاح
 مطالب کی ہر روز میزوں میں اپنی غایت کر پونچھ گیا۔
 اسی بظہر و درو سلام سطر مین قر حیر الام
 اسے اسے۔ اسے عظیم کے ساتھ اپنے روزانہ پھیلا کر لے گیا۔
 وہ کہ جب اس کی طرف بندے کے ساتھ اٹھنے جا رہے۔
 کال ہو۔ اسے وہ کہ اپنی ذات و صفات احدیت میں پاک ہے
 اس سے کہ انہیں کوئی اسکا مثل و نظیر ہو۔ اسے وہ کہ باقی
 رہنے اور قدیم مانا لی ہوئے میں ٹھکانہ ہے۔ اسے وہ کہ ہر ایک
 کسی اور سے اسے نہیں کی جاتی اور اس کے سوا کسی اور
 پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔ اسے وہ کہ ساری خلقت اس کی قدرت
 قیومی سے قائم ہے۔

کسی چیز کے ساتھ ساتھ پھیلا، اس چیز کے عطا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اسے وہ ذات جس نے ہر
 بندوں پر انعام و بخشش کے لئے اپنے روزانہ پھیلا رکھے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے۔ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَايْنِ
 یعنی اس کے روزانہ ہر ذل و عطا کے لئے کشادہ ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا ایک نام ہاسط ہے۔
 عے اس کا ایک نام قوم ہے جس کے لئے ہیں۔ قائم بذات خود و قائم دہندہ و غیر خود را۔ جملہ موجودات کا وجود و بقا اس کی
 کی قیومت سے ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى
 رہا۔ طا۔ رکوع ۲) اَمِنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ (پہلا۔ رکوع ۴)

وَأَرْشَدَ بِفَضْلِهِ مَنْ اسْتَرْشَدَ وَأَسْتَمَدَ
تَسْمَاكَ اللَّهُمَّ بِالْأَنْوَارِ الْقُدْسِيَّةِ ○
الَّتِي أَنْزَلَتْ مِنْ ظُلُمَاتِ الشَّكِّ دُجَاةَ ○
وَتَوَسَّلَ إِلَيْكَ بِشَرَفِ الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ○
وَمَنْ هُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ بِصُورَتِهِ
وَأَوَّلُهُمْ بِمَعْنَاهُ ○

اور اپنے فضل سے اس ہندے کو ہدایت کرتا ہے جو اس
سے سیدھی راہ اور ہدایت مانگتا ہے یا اللہ ہم تجھ سے
سوال کرتے ہیں برسیلہ تیرے پاک انوار کے
جن سے شک کے اندھیروں کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور
ہم تیری طرف وسیلہ و صورتہ میں ساقی برکتی ذات
محمدیہ کے۔ جو کہ ظاہر میں سب نبیوں سے اخیر اور حقیقت
میں ان سب سے پہلے ہیں۔

شیخ ترمذی میں حدیث ابی ہریرہ میں ہے۔ قالوا یا رسول متی وجبت لك النبوة قال وادام
بین الروح والجسد صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی اپنے زمانہ
میں کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ چھوڑا تھا
دوسری حدیث میں ہے شیخ السنن میں روایت کیا ہے یوں فاروقی انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان
آدم لم یجد فی تحقیق میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا گیا ہوں حالانکہ آدم اپنی کل و سرشت میں زمین
پر پڑے تھے اس حدیث کے تحت میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اثنیہ طبعات میں یوں لکھا ہے۔ اینجا میگوید
کہ از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است۔ اگر علم و تقدیر الهی است نبوت ہر نبی را شامل است و اگر بالفصل است ان
خود در دنیا خواہ بود۔ جوابش آنست کہ مراد از اہل نبوت اوست صلے اللہ علیہ وسلم پیش از وجود صفری وے و ملائکہ
و ارواح چنانکہ وارد شدہ است کتابتہ اہم شریف از برعش و آسماننا و تصور مہشت و عرفا مائے آں در سینہ مائے
حدالین و برگہائے درختان جنت و درخت طوبی و ابرو و چہسہا فرشتگان و بعضی از عرفا گفتہ اند کہ روح شریف وے
صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہر دو عالم ارواح کو تربیت ارواح سے کرد چنانکہ دریں عالم مجید شریف ربی احباب و دروہ تحقیق
ثابت شدہ است خلق ارواح قبل احباب و اللہ اعلم انتہی۔ عارف نے نے الواقع بڑے مطلب کی بات کہی ہے۔ چنانچہ
علاء الدین سیوطی نے لکھا ہے۔ وقال السبکی هو مرسل الی کل من تقدم من الائم وغیر۔
قال فجميع الانبياء وامهم كلهم من امتہ۔ وشمولون برسالتہ ونبوتہ۔
ولذلك يأتي عيسى في آخر الزمان على شريقتہ۔ فجميع الشرائع

القی جہت بها الانبیاء شرا تعد ومنسوبة الیہ۔ فهو نبی الانبیاء
وما جائز ابہ الی امہم احکامہ فی الا زمنا المتقدمة علیہ۔ فکذا
قریرہ ذلک الامام الحبر الذی لا تکاد تسمع الاعصار ولہ بنظیر۔ وافردہ
تالیفا مستقلا حقہ ان یرقم علی السند من بالنضیر۔ ویوافقہ
من النظم النضیری۔ قول الشرف البوصیری

وکل ای اتی الوسل الکلام بها فانما الصلت من نورہم
فانہ شمس فصلہم کواکبہا یظہر انوارہا القاس فی الظلم
وکلہم من رسول لله ملتمس غرقا من البحر اوہر شفا من اللیم
وواقفون لیدیہ عند حدہم من نقطة العلم ومن مشکاة الحکم

ترجمہ

عزیز امام سبکی سہ نے کہا کہ آنحضرت تمام گزشتہ امتوں کی طرف رسل ہیں یہ تمام انبیاء ان کی امتیں سب آپ کی
امت ہیں احادیث کی رسالت و نبوت میں شامل ہیں۔ اس واسطے اغیزا نے میں حضرت جیسے ام آپ کی شریعت پر آئینگی
میں تمام شریعتیں جو انبیاء لائے وہ آپ کی شریعتیں ہیں اور آپ کی طرف منسوب ہیں۔ پس آپ نبیوں کے نبی ہیں۔
اور انبیاء جو کچھ اپنی امتوں کی طرف لائے کچھ پہلے زمانوں میں آپ کے احکام ہیں۔ اس طرح تردد دیا ہے اس کو اس عالم امام
کہ جس کی نظیر دانی ہے: نہ سینگے۔ اور امام برصوف نے اس مضمون پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا قیاس یہ ہے کہ بیش قیمت و بجا
پرسونے کے ساتھ لکھی جائے۔ اور اسی کے موافق ہے سہری نظم سے امام شرف الدین برصیری ام کا یہ قول۔ (ترجمہ اشعار)

تمام آیات و معجزات جو بزرگ رسول لائے وہ صرف آپ کے دور سے ام کو پہونچے

کیونکہ آپ فصل کے آفتاب ہیں اور وہ جس آفتاب کے کنارے ہیں جو روکنے سے ایک نہیں آئے انوار کو ظہر کرتے ہیں
اور سب انبیاء رسول اور کے سدرے پتے پانی چنے ہوئے ہیں یا آپ کی باروں سے نہ سے چنے والے ہیں
اور سب آپ کے پاس پھیرنے والے ہیں اپنی سدر پر جو کہ آپ کے ام کا ایک نصیب آپ کی مختاری ایک شکل ہے

انتہ (تقریر منہ)

طاس ابن عمرؓ نے شیخ ہزیمؓ میں لکھا ہے کہ عادم بن اللوح والحبہ سے مراد فقیر الحمیریؓ ہیں کیونکہ آپؐ کے سوا اللہ
 انہی میں ایسے ہی ہیں بلکہ مقصود اس سے اشارہ کرنا ہے اس اسریرت کہ آپؐ کی روح عالی کسے وصف نبوت عالم
 ارواح میں ثابت تھا جو دوسرے انبیاء کے لئے نہ تھا۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رو میں دو ہزار برس جہان سے پہلے پیدا
 کی گئیں۔ اسی حقیقت کی تائید قرآن مجید کی آیت ذیل سے ہوتی ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ أَصْرِي قَالُوا اقْرَرْنَا وَقَالَ فَأَشْهِدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝
 فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

ترجمہ۔ اور جس وقت یا اس نے عہد پیروں کا۔ البتہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے۔ پھر آوے تمہارے پاس رسول
 تصدیق کرنے والا اس چیز کو کہ ساتھ تمہارا ہے البتہ ایمان لائے ساتھ اس کے اور البتہ مدد دینا سکونہ کہا کیا اقرار کیا تم نے
 اور لیا تم نے اور آپ اس کے بھاری عہد میرا۔ کہا انہوں نے۔ اقرار کیا ہم نے۔ کہا۔ پس شاہد ہو تم۔ اور میں ساتھ تمہارے
 شاہدوں سے ہوں پس جو کوئی پھر جاوے پیچھے اسکے پس یہ لوگ وہی ہیں فاسق اٹھتے۔ امام سبکیؒ نے کہا کہ یہ آیت تلاوت
 کرتی ہے اس پر کہ اگر انبیاء اور انکی امتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پا دیں۔ تو آپؐ انکی طرف رسل میں پس
 آپؐ کی نبوت و رسالت عام ہے تمام خلقت میں انبیاء اور انکی امتوں کو آدم کے زمانے سے لیکر قیامت تک۔ اور اس صحت
 میں وہ آپؐ کے قول و ارسلت مناسب کافہ میں داخل ہیں۔ اور انبیاء سے اس حد کے لینے کی محنت انکو اور انکی امتوں کو جہاں
 ہے کہ آنحضرتؐ آنے پہلے ہیں اور انکی نبی اور رسول ہیں۔ یہ امر دنیا میں یوں ظاہر ہوا کہ شب مزاج میں آپؐ ان کے امام
 بنے۔ اور آخرت میں یوں ظاہر ہو گا کہ وہ سب آپؐ کے جھنڈے تلے ہونگے۔ بلکہ اخیر زمانے میں بھی یوں ظاہر ہو گا کہ حضرت
 عیسیٰؑ آسمان سے اتر کر شریعت محمدیؐ کے ساتھ حکم لگائیں گے اور اپنی شریعت کے ساتھ فیصلہ نہ کریں گے۔ اٹھتے۔

وَبِالْهِ كَوَاكِبِ اَمِّنَ الْبَرِّيَّةِ وَسَفِينَةِ السَّلَا
وَالْجَاهِ وَالْبَحْرِ وَبِأَحْيَايَا وَلِي الْهَدَايَةِ وَالْاَفْضَلِيَّةِ
الَّذِينَ بَذَلُوا نَفْسَهُمْ لِلَّهِ يَتَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ
وَيَحْمِلُونَ شَرِيْعَتَهُ اُولَى الْمَنَاقِبِ وَالْخُصُوصِيَّةِ
الَّذِينَ اسْتَبَشَرُوا بِنِعْمَةٍ وَفَضْلٍ مِّنَ اللَّهِ
اَن تَوْفِقَنَا فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ لِاِخْلَاصِ
النِّيَّةِ وَتَنْجِي كُلِّ مِّنَ الْحَاضِرِينَ مَطْلَبَهُ وَ
مَنَاهُ وَتَخْلِصَنَا مِّنَ اَسْرِ الشَّهَوَاتِ الْاَدْوَاءِ
الْقَلْبِيَّةِ وَتُحَقِّقَ لَنَا مِّنَ اَلْمَالِ مَا يَكُنْ مَخْذُومًا
وَتَكْفِيَنَا كُلَّ مَذْلِهٍ مَّيَّةٍ وَيَلْتَقِيَنَا وَتَجْعَلَنَا
مِّنْ اَهْوَاهِ هَوَاهُ وَتُدْخِلَنَا مِّنْ حُسْنِ الْبَقِيَّةِ
تُقَوِّدَانِيَّةَ حَسِيَّةٍ وَتُحَوِّعَنَا كُلَّ ذَنْبٍ
جَنِينًا وَتُسْتَرِّ لِكُلِّ مَنَاعِبَةٍ وَعَجْزَةٍ وَ
حَصْرَةٍ وَعَيْتٍ وَتُسَرِّحَ لَنَا مِّنْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ
مَا عَزَّ ذُرَاهُ وَتَعْمُرَ جَمْعَنَا هَذَا مِمَّنْ جَزَاءُ تَخْلُصِ
السَّيْنَةِ بِرَحْمَةٍ وَمَغْفِرَةٍ وَتُدْخِلَنَا مِّنْ سَوَالِ
غَنَاهُ اَللّٰهُمَّ اَمِّنِ الرَّوْعَا وَاصِلِ الرَّعَا وَالرَّعِيَّةِ

اور ساتھ آپ کی آل کے جو عظمت کے اس کے سارے
اور سلاستی اور نجات کی کشتی میں۔ اور ساتھ آپ کے صاحب کے
جو ہدایت والے اور افضل میں کہ جنہوں نے فضل الہی کی طلب
میں اپنی جانوں کو اور کیوں اسے خرچ کر دیا۔ اور ساتھ آپ کی
شریعت کے حاملین جو بری اور خصوصیت میں جو
اللہ کے فضل و کرم سے خوش ہوئے کہ تو ہمیں اقبال
و محال میں غرض نیت کی توفیق دے اور حاضرین مجلس میں
سے ہر ایک کی مرادیں پوری کرے۔ اور ہر کہ شہوتوں کی قید
اور باطنی بیماریوں سے نجات دے۔ اور ہماری رو بہداری
ظہور میں لاوے جبکہ اپنے تجر گمان کیا ہے۔ اور ہر ایک سختی
اور بلا سے بچا دے۔ اور ہم کو ایسے لوگوں سے نکرے کہ جنہیں
انہی مضامین غور میں نے اٹھا کر رکھے اراہے۔ اور حسن عقیدت کے
تماز سے قریب خوشے ہمارے ساتھ نزدیک کرے۔ اور ہر گناہ جو
ہم نے کیا ہے اسے شام دے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کا عیب کو مٹا دی
اور تنگی اور ماندگی مٹا کر دے۔ اور ہمارے واسطے وہ نیک
اعمال آسان کر دے کہ جنکی چڑیاں دشوار ہیں۔ اور ہماری
جماعت کو اپنی بڑی بخششوں کے خزانوں سے رحمت و مغفرت
کے ساتھ گھیرے۔ اور انکو ہمیشہ کے لئے اپنے سوا غیر سے بے نیاز
کر دے۔ یا اللہ ہمیں خوفوں سے امن میں رکھ۔ اور گنہگاروں کو عفو
کو تکبیر بناوے۔

سے غلام و بند ہر ایک یا الہی ہم تیری اتنا کہ انوار کو اور تیرے حبیب کے بزرگ رتبے کو اور آپ کی آل اصحاب و حامین غرضت کو اپنا
جگہ تیرے یہ سوال کرتے ہیں کہ تو قول فضل میں ہیں غرض نیت کی توفیق دے۔

اللہ ہر ایک کے لئے ہیں برکات میں اٹھا کر دے۔ مگر قرآن مجید میں ہے۔ واللہ تفکر بری۔ کتاب الغرر والافعال المصنفا فی۔

وَأَعْظِمُ لِأَجْرِي مَنْ جَعَلَ هَذَا الْخَيْرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ
وَأَحْرَأَهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ هَذِهِ الْبَلَدَةَ وَمَسَاكِينَهَا وَ
أَهْلَهَا مِنْ قَرَحِيَّةٍ وَأَسْقِنَا غِيَاثَهُمُ النَّسِيَابَ
سَيِّدَهُ السَّبَّابَ وَرَبَّاهُ ۝ وَاعْفِرْ لَنَا بِهَذَا
الْبُرْدِ وَالْخَيْرِ الْمَوْلُودِيَّةِ سَيِّدِنَا جَعْفَرٍ مِنْ آلِ
الْبِرِّ زَيْجِي نَسَبَهُ وَمَتَّاهُ ۝ وَحَقِّقْ لَهُ الْفَوْزَ بِقُدْرِكَ
وَالرَّجَاءَ وَالْأَمْنِيَّةَ ۝ وَاجْعَلْ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ مَقِيلَهُ
وَسُكْنَاهُ ۝ وَاسْتُرْ لَهُ عَيْبَهُ وَعَجْزَهُ وَحَصْرَهُ
وَعَيْبَهُ ۝ وَلَكَ بِهَا وَفَارِثُهَا وَمَنْ أَصَاخِ إِلَيْهَا
سَمْعُهُ وَأَصْفَاهُ ۝ وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى أَوَّلِ
لِلتَّعَالَى مِنَ الْحَقِيقَةِ الْكَلْبَةِ ۝ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَمَنْ نَصَرَهُ وَوَالَاهُ مَا شِئْنَتْ
الْأَذَانُ مِنْ وَصْفِهِ الدَّرِي بِأَقْرَاطِ
جَوْهَرِيَّةٍ ۝ وَتَحَلَّتْ صُلُوكَ وَالْحَافِلِ الْمُنِيفَةِ
بِعُقُودِ حِلَالَةٍ ۝ وَأَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَآتَمَّ التَّسْلِيمِ
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ
الْمُرْسَلِينَ ۝ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۝
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور اس شخص کو بڑا ثواب دے جسے آج - خیر کا
کلام کیا اور اسے جاری کیا - یا اللہ اس شہر کو اور اس
کے باقی تمام شہروں کو امن اور رزق و معیشت کی فراخی
میں کر دے - اور ہر ایسا مینہ برساکہ جسکی سخاوت کا بہنا
میدان اور نیلوں کو شامل ہو - اور اس برادر کی بخشش
چاروں کے لئے سیدنا جعفر کو جس کی بہت بزرخی
کی طرف سے بخش دے - اور اس کے لئے اپنے قریب میں
پونچھا اور اسید و آرزو میں کامیاب رہنا ثابت کر دے -
اور اس کی خواب گاہ و سکونت مغربین درگاہ کے ساتھ
کر دے - اور اس کے عیب کو تباہی اور اس کی کلام کی تسکین
و مساندگی پر پردہ ڈال دے - اور بخشنے سے اس کو اور کے کھنکھنے
ولے اور پڑھنے والے کو اور اس کو جس کی طرف کان لگا
اور سنے - یا اللہ درود و سلام بھیج اس نبی پر جس سے پہلے
حقیقت کلیہ سے قبل کے قبول کرنے والا ہو - اور اپنے آل
و صحابہ پر اور ان پر جنہوں نے آپ کی مدد کی اور آپ سے دوستی
رکھی - جب تک کہ ان آپ کے روشن وصف کے سرگزار
نہیں - اور مجالس شریفہ کی چٹکیاں ہیں آپ کے وصف کے زیورات
کے لہروں جلوہ گر ہوں اور افضل درود و اس کی تسکین ہر سرور
اور ہمارے آقا محمد خاتم انبیاء و مرسلین پر اللہ آپ کی آل و تمام
پر ہو - پاک رہے تیرا پروردگار عزت والا ان باتوں سے جو وہ بنا رہے - اور اس
بقیہ صفحہ ۲۰ سے ہے

بقیہ صفحہ ۲۰ سے ہے غرض کہ اسے ہیں عاجزی کو تباہی و زکریا - جس کے سے بہت شرم و شرم و شرم - جس کے سے رہا نہ گی و کلام
فعل و افعال - سب سے یہاں چسپاں ہو سکتے ہیں - بلکہ عیب و عجز خالی میں یہ تعرونی اقوال میں مراد ہے - واللہ اعلم بحقیقہ میں کما حقہ
کہ ہر شکل ہے - جسے گمبازوں سے مراد حکام ہیں -
حاشیہ صفحہ ۲۰ - نیک کام سے مراد مجلس مولود شریف ہے - جسے اللہ بخشنے دے اس کو اور کے زجر کرنے والے اور اس کا مت کرنے والے کو ہر جنگ

یاد رکھو کہ اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے

یاد رکھو کہ اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ سب ہی اس میں ہے

رسالة في اثبات وجود البتة في كل مكان

ہر مکان کا اجالا ہمارا ہی



تصنیف
امام حسین بن محمد شافعی المتوفی ۹۶۶ھ
ترجمہ
مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

1- فیح روڈ اسلامیہ پارک لاہور فون: 7594003